قوانین عالم میں

اسلامی قانون کا امتیاز

جلد دوم

بابِ سوم

دنیا کے مشہور غیر اسلامی قوانین کا تعارف اور خصوصیات

یعنی دنیا کے بڑے غیر مسلم ممالک!

- ☆ برطانیہ
- ☆ امریکہ
- ☆ سویت یونین (روس)
- ☆ سوئزرلینڈ
- ☆ فرانس
- ☆ جاپان
- ☆ کناڈا
- ☆ آسٹریلیا
- ☆ اور ہندوستان

کے قوانین کا اجمالی تعارف اور خصوصیات

تمہید

اسلامی قانون کے تقابلی مطالعہ کے ضمن میں غیر مسلم ملکوں کے قوانین کا مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے، اسی لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بعض اہم ممالک کی مختصر دستوری تاریخ پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے، تاکہ ان قوانین کے تاریخی پس منظر اور اسباب ومحرکات کا اندازہ ہو، نیز کوئی صاحب نظر اس پر بھی غور کر سکے کہ بعد میں مرتب ہونے والے قوانین اسلامی قانون سے کس حد تک متأثر ہوئے ہیں؟

مختلف ملکوں کے قوانین کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ قوانین میں برطانوی آئین کو اساسی حیثیت حاصل ہے، اور ان کے زیادہ تر مرتبین نے قانون کی ترتیب وتدوین کے وقت برطانوی قانون کو بنیادی رہنما کے طور پر سامنے رکھا ہے، اس لیے اس بحث کا آغاز برطانوی آئین سے کیا جانا مناسب ہے، (اس موضوع پر انگریزی، ہندی اور اردو میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر میرے پیش نظر اس وقت جناب شجاع الدین فاروقی (علیگ) کی کتاب ''منتخب دساتیر کا تقابلی مطالعہ'' اور ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی کی کتاب ''دنیا کی حکومتیں'' ہیں اور اس مضمون کا بڑا حصہ انہی کتابوں سے ماخوذ ہے)

برطانوی آئین کی تاریخ۔ پس منظر اور خصوصیات

برطانیہ کو ''گریٹ برٹین'' اور ''یونائٹڈ کنگڈم'' کہا جاتا ہے، اس میں انگلینڈ، ویلز، اسکاٹ لینڈ، اور شمالی آئرلینڈ (السٹر) کے علاوہ آبنائے برطانیہ کے کچھ جزائر شامل ہیں، برطانوی مجمع الجزائر یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہیں، اس کا رقبہ ۹۴۲۱۲ر مربع میل اور آبادی تقریباً چھ (٦) کروڑ ہے، برطانیہ کے چاروں طرف سمندر ہے، اس وجہ سے یہ خارجی حملوں سے محفوظ رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ برطانوی مسلح افواج میں بحریہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے، بیرونی حملوں سے محفوظ رہنے کی وجہ سے برطانوی آئین اور روایات کا مسلسل ارتقا ہوا ہے، جہاز رانی کی بدولت برطانیہ تجارت میں ہمیشہ ترقی یافتہ رہا، اور اسی کی بدولت دنیا کے بڑے حصے پر قابض ہوسکا۔

آبادی ورقبہ کے لحاظ سے یہ دنیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے، تاہم اس کی سیاسی اہمیت بہت زیادہ ہے، انیسویں صدی اور بیسوی صدی کے نصف اول تک برطانیہ کی حکومت دنیا کے وسیع وعریض حصے پر پھیلی ہوئی تھی، پورا برصغیر، مشرق وسطیٰ کا بڑا حصہ مشرق بعید کے اکثر ممالک، افریقہ کا بہت بڑا علاقہ اس کے زیر نگیں تھا، دنیا کے سمندروں پر اس کی حکمرانی تھی، اور اس کی سلطنت کے بارے میں مشہور تھا کہ برطانیہ کی حکومت میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا، کیوں کہ ایک طرف پرانی دنیا کا بڑا حصہ اس کے قبضے میں تھا تو دوسری طرف جدید امریکہ پر بھی اس کی حکمرانی تھی۔

آج بھی برطانیہ دنیا کے اہم ممالک میں سے ایک ہے، اس کا شمار ایٹمی طاقتوں میں کیا جاتا ہے، یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے، اس کے علاوہ برطانوی آئین،

جمہوری ممالک کے لیے ایک مثال ہے، برطانوی آئین اورنظامِ حکومت نے دنیا کے بیشتر ممالک کومتأثر کیا ہے، برطانیہ جمہوریت کی آماجگاہ ہے، پروفیسر منرو کے الفاظ میں:

’’برطانوی دستور، دساتیر کی ماں ہے، اور برطانوی پارلیمان مادر ہے

(GOVERNMENT OF EUROPE P. 1. 11. MUNRO. WB.)

جدید ریاستوں کے دساتیر میں برطانوی دستور سب سے قدیم ہے، اگر یوں کہا جائے تو بھی بیجا نہ ہوگا کہ برطانیہ ہی وہ جدید ریاست ہے جہاں آئینی حکومت کا سب سے پہلے ظہور ہوا، امریکہ، فرانس، روس، اور اکثر ممالک انقلاب کے نتیجے میں وجود میں آئے، لیکن برطانوی آئین اور نظام حکومت گذشتہ ایک ہزار سال سے بھی زائد عرصہ کے تاریخی واقعات کا ثمرہ ہیں، اس نے سینکڑوں ارتقائی منازل طے کیے ہیں۔

برطانیہ نے دنیا کے تمام ممالک کے نظام حکومت کو بڑی حد تک متأثر کیا ہے، دولت مشترکہ کے تقریباً تمام ممالک میں برطانوی نظام حکومت کی تقلید کی گئی ہے، دوایوانی مجلسِ قانون ساز، پارلمانی طرز حکومت، جواب دہ حکومت، اجتماعی جواب دہی، اسپیکر، کمیٹی سسٹم، قانون کی حکمرانی، مالی طریقۂ کار وغیرہ برطانیہ ہی کی دین ہیں، مقامی خوداختیار حکومتوں کا قیام اور ان کا طریقۂ کار اکثر ممالک میں برطانیہ کی مقامی خودمختار حکومتوں کے طرز پر منظّم کیا گیا ہے۔

برطانوی آئین میں روایات اور رسم ورواج کی بڑی اہمیت ہے، گو ان کا کوئی تحریری اور قانونی وجود نہیں ہے، لیکن چوں کہ یہ صدیوں سے رائج ہیں اس لیے ان کی اہمیت قانون سے کم نہیں ہے، ان روایات کی بدولت برطانوی آئین غیر تحریری کہلاتا ہے، آئینی ارتقاء میں ان روایات کی بڑی اہمیت ہے۔

برطانوی آئین کے مأخذ

برطانوی آئین کو ایک خاص مدت میں کسی آئین ساز ادارے نے ترویج نہیں دیا ہے، بلکہ یہ مختلف حالات و واقعات کا نتیجہ ہے، اسی لیے اکثر علماء قانون نے اسے آئین تسلیم کرنے ہی سے انکار کیا ہے۔

مشہور فرانسیسی مصنف ''ٹاکولے'' کا قول ہے ''انگلینڈ میں آئین جیسی کوئی شئ نہیں ہے، (BERNARD SHAW, GEORGE QUOTED BY MAHAJAN V.D. SELECT MODERN GOVERNMENTS. P. 2. V. EDI nON (1962)

تھامس پین نے بھی ایک بار برک سے سوال کیا تھا کیا مسٹر برک انگریزی آئین کی دستاویز مہیا کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں کر سکتے تو پھر ہم بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اگرچہ اس کا تذکرہ تو بہت کیا گیا مگر آئین جیسی کوئی شئ نہ موجود ہے اور نہ پہلے کبھی تھی، (JENNINGE, (1. THE LAW AND THE CONSTITUTOIN P. 8 (1948)

برطانوی آئین کی تعریف پروفیسر منرو نے ان الفاظ میں کی ہے:

جارج برنارڈ شا نے بھی ایک بار کہا تھا ''ہمارا آئین ہے مگر کوئی نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے، اس کی کوئی تحریری شکل نہیں ہے مگر امریکہ کا آئین واضح اور قابل مطالعہ مسودہ ہے، اور میں آپ کو اس کا ہر جملہ سمجھا سکتا ہوں

DE- TOEQUEVILLES, QUETED BY MUNRU W.B. THE GOVERNMENT OF EUROPE P. 14.11 EDITION (1931).

برطانوی آئین کی تعریف پروفیسر منرو نے ان الفاظ میں کی ہے:

''یہ اداروں، اصولوں، اور عمل کا عمدہ اختلاط ہے، یہ فرامین، ضوابط، عدالتی فیصلے جات،

رواجی قوانین اور رسوم ورواج کا مجموعہ ہے، یہ ہزاروں مسودات کا مرکب ہے، اس کا ذریعۂ حصول ایک ہی سرچشمہ نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ (حوالۂ سابق ص۲۱/ ایڈیشن ۱۹۳۸)

مختصراً برطانوی آئین کے پانچ اہم ماخذ ہیں، جن سے اس کی تعمیر ہوئی ہے۔

(۱) شاہی فرامین اور عہد آفریں واقعات:

CHARATERS AND LAND MARKS,

یہ فرامین برطانوی آئین کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(الف) میگنا کارٹا:

ان میں سب سے اہم میگنا کارٹا (Magana Carta) ہے، بادشاہ جان کو اپنے بڑے جاگیرداروں (Barons) کے مطالبات سے مجبور ہوکر ۱۲۱۵ء میں ایک فرمان جاری کرنا پڑا، جسے ’’میگنا کارٹا‘‘ کہا جاتا ہے، یہ فرمان انگریزوں کی آزادی کی بنیاد مانا جاتا ہے، یہ پارلیمان کے اختیارات کی ابتدا تھی، اور بعض مبصرین کے بقول ’’میگنا کارٹا‘‘ برطانوی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ (دی گورنمنٹ آف یورپ، منرو: ۳۹)

(ب) عرضداشت حقوق: (Petition of Rights)

یہ وہ عرض داشت ہے جسے ۱۶۲۸ء میں پارلیمان کے دونوں ایوانوں نے بادشاہ چارلس کے سامنے حقوق کے لیے پیش کی گئی تھی۔

(ج) حقوق کا بل: (Bill of Rights)

عظیم انقلاب ۱۶۸۸ء کے بعد تاج اور پارلیمان کو اختلاف سے بچانے کے لیے ایک مسودہ تیار کیا گیا جسے ۱۶۸۹ء کا ’’حقوق کا بل‘‘ کہا جاتا ہے، اس مسودے میں پارلیمان کی برتری کا اعلان پوشیدہ ہے۔

(د) ۱۷۰۱ء کا سیٹل منٹ ایکٹ: اس ایکٹ کے ذریعہ شہنشاہ کی

جانشینی کے مسئلہ کو طے کیا گیا۔

(ہ) ۱۷۰۷ء کے ایکٹ کے مطابق انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کے درمیان متحدہ ریاست قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۲) ضوابط یا پارلیمان کے پاس کردہ قوانین

برطانوی پارلیمان نے وقتاً فوقتاً بہت سے اہم قوانین پاس کئے ہیں، جن کی آئینی حیثیت ہے، یہ قوانین بھی برطانوی آئین کے مأخذ سمجھے جاتے ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱) قوانین اصلاحات (Reforms ACT of 1832-1867-1884)

(۲) ہیبس کارپس ایکٹ (Habeas Corpus ACT 1679
1918-1928- of 1679)

(۳) سیپٹی نل ایکٹ (Septinnal ACT of 1716)

(۴) پارلیمانی اور میونسپل انتخابات کا قانون (Parliamentary And Municipal
Election ACT of 1872)

(۵) مقامی حکومت کے قوانین (The local Government ACT of 1888)

(۶) ایبڈیکیشن ایکٹ (ABdication ACT. 1936-1884
1929-1933)

(۷) تاج کے وزراء کا ایکٹ ۱۹۳۷ء (The Ministers of Crown ACT
اور ۱۹۳۱ء کا ویسٹ منسٹر ضوابط 1937 Statures of West Ministers
1913)

(۸) آئرستان کی آزاد حکومت کا (The Irish Free State ACT
قانون ۱۹۲۲ء of 1922)

(۹) پبلک آرڈر ایکٹ ۱۹۳۶ء (Public Order ACT 1936)

(۱۰) عوامی نمائندگی کا قانون ۱۹۴۸ء （Peoples Representation
ACT 1948）

(۱۱) ۱۹۱۱ء اور ۱۹۴۹ء کے ترمیمی بل برائے پارلیمان، جن کے تحت ایوانِ امراء کے اختیارات کم کیے گئے

(۱۲) آزادیٔ ہند کا قانون ۱۹۴۷ء

(۳) عدالتی فیصلہ جات: JUDICIAL DECISIONS

یہ برطانوی آئین کا تیسرا مأخذ ہیں، ان عدالتی فیصلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) جمہوری کی آزادی ۱۶۷۰ء کے مشہور مقدمے بوشل کے ذریعے قائم ہوئی۔

(۲) ویلکز بنام ووڈ (Wilkes, V, Wood) مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسی نامعلوم مصنف کی تلاش یا اس کے کاغذات کو قبضہ میں کرنے کے لیے عام وارنٹ غیر آئینی سمجھا جائے گا۔

(۳) لیچ بنام منی (Leach V Money) مقدمہ میں یہ طے کیا گیا کہ کسی نامعلوم شخص کی گرفتاری کے لیے جاری کیا گیا وارنٹ غیر قانونی ہوگا۔

(۴) سامر سیٹ (Somer Set) کے مقدمہ میں برطانیہ سے غلامی کے خاتمہ کا اعلان کیا گیا ہے۔

(۵) ہاول (Howell) کے مقدمہ میں ججوں کو آزادی کی گارنٹی دی گئی۔

(۶) بیزج بنام پوسٹ ماسٹر جنرل (۷) بیٹی بنام گل بنکس (۸) وائز بنام ڈننگ
(۹) گوڈن بنام ہیلس (۱۰) اسٹاک ڈیل بنام ہنسارڈ (۱۱) شرلے بنام نیگ
(۱۲) ریشلے بنام وائٹ وغیرہ:

پروفیسر ڈائسی نے کہا ہے:

برطانوی آئین قوانین کی پیداوار نہیں، بلکہ لوگوں نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے جو مقدمات دائر کئے ہیں ان کا ثمرہ ہے، (Quoted by Mahajan VD Select Modern Government P 4 V Edition 1962）

(۴) عام قوانین （Common Laws)

پروفیسر فریڈرک آئسن اوگ نے لکھا ہے:

''عام قوانین ان قانونی اصولوں اور روایات کا مجموعہ ہیں جو صدیوں سے جاری رہنے کی وجہ سے نا قابل تبدیل ہو چکے ہیں، （Quoted by Mahajan V D Select ） Modern Govern Ments P 4 V 1962）

(۵) روایات اور رسم و رواج:

برطانوی آئین کا اہم ترین حصہ رسم و رواج اور روایات ہیں، جنہوں نے آئین کے طریقۂ کار کو بڑی حد تک متأثر کیا ہے اور بعض کو یکسر بدل دیا ہے۔

(۶) برطانوی آئینپر تبصرے

برطانوی آئین کا ایک اور اہم مأخذ آئین سے متعلق لکھے ہوئے تبصرے بھی ہیں، جو برطانوی آئین کو سمجھنے میں خصوصیت سے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

☆ برطانوی آئین کی اہم خصوصیات

برطانوی آئین کی درج ذیل اہم خصوصیات ہیں:

(۱) غیرتحریری: -دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں باقاعدہ تیارکردہ اورتحریرشدہ آئین ہیں، لیکن برطانیہ جیسے اہم ملک کا آئین غیرتحریری ہے، برطانوی آئین کے چار اہم اجزاء فرامین، ضوابط، ججوں کے فیصلے اور روایات ہیں، ان میں فرامین، پارلیمان کے پاس کردہ قوانین اور ججوں کے فیصلے تحریری طور پر موجود ہیں، مگر روایات غیرتحریری ہیں، چوں کہ برطانوی آئین کا زیادہ تر حصہ روایات پر مبنی ہے، اس لیے اکثر لوگ اسے غیرتحریری کہتے ہیں، اسے کسی آئین ساز اسمبلی نے مخصوص مدت میں نہیں بنایا ہے، اس لیے اس کی کوئی ایسی دستاویز نہیں ملتی، جس میں تمام اصول آئین باقاعدہ تحریری شکل میں درج ہوں۔

(۲) ارتقائی:

برطانوی دستور چوں کہ باضابطہ مرتب نہیں ہے اس لیے یہ ہر وقت ترقی پذیر حالت میں ہے، اور بقول پروفیسر مزو:

”یہ ایک مکمل شئی نہیں ہے، بلکہ ترقی پذیر عمل ہے، یہ فہم وفراست اور وقت کی پیداوار ہے، جس کی رہنمائی کبھی اچانک اور کبھی اعلیٰ درجے کے منصوبوں کے ذریعہ ہوئی۔

(گورنمنٹ آف یورپ: ص۹-۱۰)

(۳) وحدانی طرز حکومت:

برطانیہ میں وحدانی طرز حکومت ہے، جب کہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں وفاقی طرز حکومت ہے، جس میں مرکز کے اختیارات محدود ہوتے ہیں، برطانیہ میں ریاستوں کے

اختیارات بہت محدود ہیں، اور مرکز ہی کو اصل اقتدار اعلیٰ حاصل ہے، برطانوی پارلیمان کے پاس کردہ قوانین کو کوئی بھی عدالت غیر آئینی قرار نہیں دے سکتی۔

(۴) لچک دار آئین

عام طور پر دو طرح کے آئین ہوتے ہیں، لچک دار اور غیر لچک دار، غیر لچک دار آئین میں ترمیم کا طریقہ مشکل ہوتا ہے، برطانوی آئین انتہائی لچک دار ہے، فائز کے بقول آزاد ممالک میں برطانیہ کا آئین سب سے زیادہ لچک دار آئین ہے۔

(دی گورنمنٹ آف گریٹر پورپین پاورس:۵۲/۱۹۵۶ء)

چوں کہ برطانوی پالیمان کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہے اس لیے وہ آئین میں عام قوانین کی طرح معمولی اکثریت سے ترمیم کرسکتی ہے، ۱۹۳۶ء کا ایبڈیکشن ایکٹ پیش ہونے کے صرف آدھا گھنٹہ بعد ہی پاس ہو گیا تھا۔

برطانوی آئین میں ترمیم کے لیے کوئی خاص طریقہ کار نہیں ہے۔

(۵) پارلیمانی طرز حکومت:

برطانیہ میں پارلیمانی طرز حکومت ہے، پارلیمانی طرز حکومت میں صدر ریاست یا بادشاہ کے پاس برائے نام اختیارات ہوتے ہیں، اور حکومت کا سربراہ (وزیر اعظم) حقیقی اختیارات کا مالک ہوتا ہے، وزیر اعظم اور اس کے ساتھی وزراء بادشاہ کے تمام اختیارات کا استعمال اس کے نام سے خود کرتے ہیں، اور وہ اپنے تمام کاموں کے لیے پارلیمان کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

برطانوی آئین میں پارلیمان کو برتری حاصل ہے، برطانیہ میں عام قوانین اور آئین میں کوئی فرق نہیں ہے، پارلیمان دونوں میں معمولی اکثریت سے ترمیم کرسکتی ہے، اس طرح

پارلیمان کو آئین پر بھی برتری حاصل ہے، پارلیمان کا فیصلہ آخری ہے اور اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

فائز کے بقول پارلیمان کے الفاظ ہی قانون ہیں۔

(دی گورنمنٹ آف گریٹر یورپین پاورس: ۴۵)

اور ڈیلوم کے مطابق ”پارلیمان سب کچھ کرسکتی ہے صرف مرد کو عورت اور عورت کو مرد نہیں بناسکتی۔ (دی لاء آف دی کانسٹی ٹیوشن: ۴۳/ ۱۹۵۹ء)

(٦) امتزاجی نظام حکومت

بظاہر بادشاہت، جمہوریت اور اشرافیہ اقسام حکومت میں تضاد نظر آتا ہے، مگر برطانوی آئین کی یہ اہم خصوصیت ہے کہ اس میں حیرت انگیز طور پر ان تینوں اقسام کا امتزاج پیدا کیا گیا ہے، برطانیہ میں بادشاہت اور اشرافیہ کے ہوتے ہوئے بھی مکمل جمہوریت رائج ہے، دراصل بادشاہ اور اشرافیہ کے مظہر ایوان امراء کے اختیارات بہت محدود ہوگئے ہیں، اور جمہوریت کی علامت پارلیمانی ایوان عام اور وزارت کے اختیارات وسیع سے وسیع تر ہوگئے ہیں۔

(۷) اصول اور عمل کا فرق

برطانوی آئین کی ایک اہم خصوصیت اصول اور عمل کا فرق ہے، (ا) اصولی طور پر اختیارات کا سرچشمہ بادشاہ ہے، لیکن عملاً وہ کسی اختیار کا استعمال نہیں کرتا، بلکہ اس کے نام سے وزراء اس کے اختیارات کا استعمال کرتے ہیں، بادشاہ کی حکومت، بادشاہ کی فوج، بادشاہ کی عدالت، اور بادشاہ کی وفادار حزب مخالف وغیرہ کے جملے محض استعمال کے لیے ہیں، عملاً بادشاہ کا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی حقیقت میں کچھ نہیں ہے، ان جملوں کے ساتھ ایک اور جملہ بھی بہت

مشہور ہے کہ، بادشاہ کبھی غلطی نہیں کرتا (King Can Do Not Wrong) لیکن یہ محض بے معنی جملہ ہے، دراصل بادشاہ کو کوئی اختیار ہی حاصل نہیں، اور نہ وہ اپنی مرضی سے کچھ کر سکتا ہے، اس لیے وہ غلطی بھی نہیں کر سکتا۔

(۲) مگر اس کا ایک دوسرا معنی بھی ہے، وہ یہ کہ بادشاہ قانون سے بالاتر سمجھا جاتا ہے، بادشاہ کے خلاف کوئی دیوانی یا فوجداری کاروائی نہیں ہو سکتی، ڈائسی کے بقول اگر بادشاہ وزیر اعظم کو بھی گولی مار دے تو کوئی قانونی کاروائی اس کے خلاف نہیں ہو سکتی، جب کہ برطانوی آئین کی رو سے قانون کی نظر میں امیر و غریب، بادشاہ و فقیر، چھوٹا اور بڑا سب برابر ہیں، قانون کسی کے ساتھ امتیاز نہیں برتے گا، اس کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

(۳) برطانوی آئین کی رو سے بادشاہ ہر طرح کے اختیارات کا سرچشمہ ہے، لیکن بادشاہ کے اختیارات برائے نام ہیں، ایک بار ایک درباری نے بادشاہ چارلس دوم کے سونے کے کمرے (Royel Bed Chamber) کے باہر درج ذیل جملے لکھ دیئے تھے۔

> ”یہاں پر ایک عظیم اور با اقتدار شہنشاہ آرام فرما ہیں، جن کی کسی بات کا کوئی بھی یقین نہیں کرتا جو نہ کبھی احمقانہ بات کہتا ہے اور نہ ہی عقلمندی کا کام کرتا ہے“

اس پر چارلس دوم نے جواب دیا کہ یہ بات صحیح ہے کیوں کہ اس کے الفاظ اس کے ہیں مگر اس کے کام وزراء کے۔ (منتخب دساتیر: ۵۰)

(۴) برطانوی باشندے عام طور پر روایت پرست کہے جاتے ہیں، بلکہ بعض مرتبہ ان کی روایت پرستی تو ہم پرستی کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں آئینی طور پر روایات اور رواجوں کا بڑا احترام ملحوظ رکھا گیا ہے، لیکن بادشاہ کے اختیارات کی قدیم روایت ان کے یہاں باقی نہیں رہی، قانونی طور پر اس کو توڑ دیا گیا، برطانیہ میں بادشاہت اینگلوسیکسن کے دور سے قائم ہے، اس وقت بادشاہ جو چاہتا تھا کرتا تھا، اس کی مرضی ہی قانون تھی،

وہ حکومت اور ملک کا مختارِ کل ہوتا تھا، لیکن سترہویں صدی سے اس کے اختیارات کم ہوتے ہوتے اس کی حیثیت محض آئینی رہ گئی، اسی لیے پروفیسر مزو نے کہا ہے کہ: برطانوی آئین میں کوئی بات جیسی دکھائی دیتی ہے حقیقت میں ویسی نہیں ہے، اور جیسی ہے نظر نہیں آتی۔

(دی گورنمنٹ آف یورپ: ص۱۳/۱۹۳۱ء)

برطانوی روایات پر توہمات کا سایہ

برطانوی آئین روایات کا حامل ہے، یہ روایات ورسوم ضبطِ تحریر میں نہیں لائے گئے ہیں، لیکن چوں کہ یہ برسوں سے قائم ہیں اس لیے ان کی اہمیت تحریری مسودات سے بھی زیادہ ہے، ان روایات کا ایک بڑا حصہ محض توہمات وخیالات یا بھولی بسری یادوں پر مبنی ہیں، جن کی فی الواقع کوئی اصلیت نہیں ہے، اس کی کئی مثالیں برطانوی روایات میں ملتی ہیں، صرف پارلیمان سے متعلق چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) تقریباً تین سو پچاس (۳۵۰) سال قبل بادشاہ کے دشمنوں نے پارلیامنٹ کے کسی کمرے میں بارود بچھادی تھی، جب سے ہی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ نئی پارلیمان کے پہلے دن بارہ (۱۲) سپاہیوں کی ایک جماعت قدیم پوشاک پہن کر سولہویں صدی کے طرز کی لالٹینیں ہاتھ میں لے کر لارڈ چیمبرلین کی رہنمائی میں پورے ایوان کی تلاشی لیتی ہے، اس روایت پر ہر نئی پارلمان کے اجلاس کے موقعہ پر مستقل عمل کیا جاتا ہے۔

(۲) ایوان کا اجلاس ہر روز اسپیکر کے جلوس پر آنے کے بعد دعا سے شروع ہوتا ہے، دعا کے بعد دربان زور سے اعلان کرتا ہے، ’’اسپیکر رونق افروز ہو چکے ہیں‘‘ ان کی میز پر ایک عصائے شاہی (Mace) قدیم دور سے آج تک برابر رکھا جاتا ہے۔

(۳) ایوان میں ممبر ہیٹ پہن کر آسکتے ہیں، مگر تقریر کرتے وقت نہیں پہن سکتے، کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لایا جاسکتا، کسی تقریر کی تعریف تالی بجا کر نہیں کی جاسکتی۔

(۴)   ایوان کا اجلاس پیر کو ۲/ بج کر ۳۰/ منٹ سے شروع ہوتا ہے، اور شب ۱۰-۱۱ بجے ختم ہوتا ہے، قدیم دور میں ویسٹ منسٹر (پارلیمنٹ کی جگہ) سے لندن جانے میں ڈر رہتا تھا اس لیے ممبر گروپ بنا کر جاتے تھے، ان کے ساتھ حفاظتی دستہ بھی ہوتا تھا، اب پارلیمان عظیم تر لندن کے قلب میں واقع ہے، لیکن آج بھی ممبر اکٹھے ہو کر جاتے ہیں، اور دربان آواز لگاتا ہے ’’گھر کون جاتا ہے‘‘ (Who Go The Home)

(۵)   تمام ممبروں کو معلوم ہے کہ اجلاس کل بھی اسی وقت سے شروع ہوگا، مگر دروازے پر دربان ضرور آواز لگاتا ہے ’’کل بھی حسب معمول‘‘ (The Usual Time Tomorrow)

(۶)   عام انتخابات کے بعد اجلاس کے پہلے دن ایوان عام کے ممبر اپنے ایوان میں جمع ہو جاتے ہیں، انہیں اس وقت اسپیکر منتخب کرنا ہوتا ہے، مگر روایت یہ ہے کہ ایوان مراء کا ایک نمائندہ جس کے ہاتھوں میں کالا ڈنڈا ہوتا ہے Gentleman Usher of The Black Rod انہیں بلا کر ایوان امراء میں لاتا ہے، یہ ممبران ایوان کے کلرک کی سرکردگی میں وہاں خاموش جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، لارڈ چانسلر اعلان کرتا ہے کہ بادشاہ یا ملکہ کی خواہش ہے کہ آپ ایک قابل اور لائق شخص کو اپنا اسپیکر منتخب کرلیں، ایوان عام کے ممبران خاموش واپس آکر اپنا اسپیکر منتخب کرلیتے ہیں، اس کے بعد وہ نومنتخب اسپیکر کی رہنمائی میں دوبارہ ایوان امراء میں جاتے ہیں، جہاں لارڈ چانسلر بادشاہ یا ملکہ کی طرف سے اسپیکر کو منظوری دیتا ہے، اس کے بعد اسپیکر حلف وفاداری لیتا ہے، یہ محض رسمی کاروائی ہے۔ (منتخب دساتیر: ۹۴-۹۵)

اس طرح ایک انتہائی روشن خیال اور وسیع النظر کہلانے والی قوم اپنی تمام ترقیات کے باوجود آج تک ذہنی پسماندگی میں مبتلا ہے، اور اس کا آئین اس کو اس سے نکلنے کی اجازت نہیں دیتا۔

صحیح ہے کہ اسلام میں بھی بعض روایات اور یادگاری چیزوں کی بڑی اہمیت ہے، مگر اس کا دائرہ صرف عبادات تک محدود ہے، جن کی بنیاد ہی روایت پر ہے، مگر نظام حکومت یا عام معاملات

زندگی میں بھی واقعیت کے بجائے محض روایات وتوہمات کو آئین کا درجہ دے دینا بڑی عجیب بات ہے، کیا یہ دقیانوسیت اور رجعت پسندی نہیں ہے؟

جرم وسزا سے متعلق برطانوی روایات

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ غیر اسلامی دنیا کے تمام ملکوں کے دساتیر میں برطانوی دستور کو کلیدی حیثیت حاصل ہے، اور دنیا کے اکثر ملکوں کے آئین سازوں نے آئین کی ترتیب کے وقت برطانوی آئین کو رہنما آئین کے طور پر سامنے رکھا ہے، گویا موجودہ دنیا کے اکثر دساتیر کا بنیادی مأخذ برطانوی دستور ہے، اور خود برطانوی دستور غیر تحریری ہے، اور اس کا بڑا مأخذ رسوم وروایات ہیں، برطانوی آئین جن روایات سے عبارت ہے وہ باہم اتنی متعارض، اور بعض اس قدر احمقانہ ہیں کہ آج کی مہذب دنیا میں ان کی حیثیت مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے۔

میرے سامنے اس وقت جرم وسزا اور بالفاظ دیگر ضابطۂ فوجداری سے متعلق برطانیہ کے عہد قدیم کی روایات ہیں، جناب امداد صابری (چوڑی والان دہلی) کی کتاب ’’تاریخ جرم وسزا‘‘ جلد سوم میرے سامنے ہے جو انگلستان سے متعلق ہے، اور دلی سے ۱۹۴۵ء میں چھپی ہے، کتاب بڑی معلوماتی اور مدلل ہے، اس کتاب سے جرم وسزا سے متعلق بعض روایات، اور عدالتی کاروائیوں کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں ان روایات میں خاص طور پر دو باتیں توجہ طلب ہیں:

(۱) قانونی نظریات معنویت پر مبنی نہیں ہیں بلکہ سراسر خواہشات نفس کے تابع ہیں۔

(۲) بعض سزائیں حد درجہ نامناسب، غیر انسانی اور سخت وحشیانہ ہیں۔

(۱) بے معنی نظریات وروایات

عدالتوں کے لیے انگلستان میں جو قانون رائج ہوئے اور عہد قدیم میں جس قانون نے

زور پکڑا تھا، وہ قانون زیادہ تر جرمنی قانون سے ماخوذ تھا، عہد قدیم میں مجرموں کو تدریجاً تین (۳)قسم کی سزائیں دی گئی ہیں، جرمانہ[۱]، قصاص[۲]، جلاوطنی[۳]۔

(۱) عام طبقے کے لوگ جرم کرتے تھے تو ان کو بید کی سزادی جاتی تھی، یا ان کو قتل کردیا جاتا تھا۔ (ص:۸)

قانون میں عام وخاص کی تقسیم کے کیا معنیٰ؟

غریبوں کے متعلق نظریہ

(۲) غریب ومفلس لوگ غلامی کے لیے پیدا ہوئے ہیں، یہ اس وقت کا عام نظریہ تھا، چنانچہ ان کو آزادی کے ساتھ بلاوجہ بھی غلام بنایا جاتا تھا، ان سے اٹھارہ گھنٹہ کام کراکر صرف کھانا کھلایا جاتا تھا، اور خاندان کی اترن ان کو پہنائی جاتی تھی، اور بدترین جگہ ان کے رہنے کے لیے مقرر کی جاتی تھی۔ (انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا، بحوالہ جرم وسزا:۹)

حدود میں داخلہ کی روایت

(۳) انگریز چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رہتے تھے، جن کی چھوٹی چھوٹی پنچایتی حکومتیں قائم تھیں، جس میں ہر ایک کی حدبندی کے لئے خاص نشان مقرر ہوتے تھے "یعنی وہ جنگل ویرانہ" یا جھاڑی سے محصور ہوتی تھیں، یہ نشان قصبات کے درمیان حد فاصل ہوتے تھے اور ان میں مشترک سمجھے جاتے تھے، آبادکاروں میں سے کسی کا ان پر خاص تصرف نہیں ہوتا تھا البتہ کبھی کبھی ان سے مقتل کا کام لیا جاتا تھا، اور وہیں مجرموں کو ان کے جرم کی سزادی جاتی تھی۔

اگر کوئی اجنبی اس جنگل یا ویرانے سے گذرتا تو رواجاً اس پر لازم آتا کہ اس میں قدم رکھتے ہی اپنا قرنا بجادے ورنہ اگر وہ خفیہ طور سے داخل ہوتا تو دشمن سمجھا جاتا تھا، اور ہر شخص اسے

قتل کردینے کا مجاز تھا۔

(۴) جوشخص اپنی غربت کے باعث قرضہ ادا نہ کر پاتا اسے غلام بنالیا جاتا تھا، جس مجرم کے رشتہ دار جرمانے ادا نہ کرتے تو وہ بادشاہ کا جرمی غلام ہو جاتا تھا۔

(۵) بعض اوقات ضرورت سے تنگ آ کر لوگ خود اپنے بچوں کو غلامی میں فروخت کرڈالتے تھے۔

(۶) غلام کا مارڈالنا مالک کے اختیار میں تھا، اس کی حیثیت گھر کے اثاثے سے زیادہ نہ تھی، نہ عدالت انصاف میں اس کا گذر تھا اور نہ کوئی اس کا قرابتدار تھا، جو اس کے انتقام کا خواہاں ہو۔

(۷) ملزم کسی وکیل سے اپنے مقدمے میں مشورہ نہیں لے سکتا تھا مشورہ لینا جرم تھا۔

(ص:۱۳۰)

(۸) ایسی مثالیں تو بکثرت ہیں کہ ایک جرم میں اگر دو شخص شریک ہوں تو حسب موقعہ ایک کو کچھ نہیں کہا جاتا اور دوسرے کو بدترین سزا دی جاتی، جس کی بنیاد کسی واقعی مصلحت پر نہیں، بلکہ محض نفسانیت پر ہوتی تھی مثلاً:

☆ بادشاہ ایڈوی (۹۳۰ء) ایک حسین وجمیل شاہی خاندان کی عورت پر فریفتہ ہوگیا اس نے اس سے شادی کرنے کے لیے اپنے وزراء اور مشیروں سے مشورہ لیا، چوں کہ اس کا رشتہ اس عورت سے اس قسم کا تھا کہ وہ قانون مذھبی کے مطابق اس سے شادی نہیں کرسکتا تھا، اس بنا پر اس کے مشیروں نے شادی سے اس کو منع کیا، لیکن وہ نہ مانا تخت نشینی کے روز وہ اپنی بیوی کے کمرے میں گیا اور اس سے تفریح میں مشغول ہوگیا، پادری ڈن سٹن کو معلوم ہوا تو اس نے اس کو ملامت کی بادشاہ کو یہ بات بری لگی، بعض لوگ پادری سے جلتے تھے، بادشاہ کو اس کے خلاف بھڑکا دیا، بادشاہ نے گذشتہ بادشاہ کی سلطنت کا اس سے حساب مانگا، اس نے حساب دینے سے

انکار کیا، بادشاہ نے ڈن سٹن سے تمام ملکی و مذہبی اختیارات چھین کر اس کو جلاوطنی کی سزا دی، اس سزا دینے پر لارڈ پادری بادشاہ سے بگڑ گیا، اور اس نے فتویٰ دیا کہ بادشاہ نے جس عورت سے شادی کی ہے اور جس کو ملکہ بنا رکھا ہے وہ ناجائز اور خلاف شرع ہے، اس لیے بادشاہ کو چاہئے کہ اس کو فوراً طلاق دیدے۔

بادشاہ لارڈ پادری کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ کر سکا اور اس کے حکم پر عمل درآمد کر کے ملکہ کو طلاق دیدی، اور محل میں سپاہی بھیج کر ملکہ کو گرفتار کرایا، اور اس کے چہرے کو گرم لوہے سے داغا اور آئرلینڈ میں جلاوطن کرنے کا حکم دیا۔

ملکہ کا زخم جب اچھا ہو گیا تو وہ بادشاہ کے پاس آئی، لیکن مخالفین نے اس کو وہاں جمنے نہیں دیا، پھر دوبارہ گرفتار کرایا اور بے رحمی سے اس کے پاؤں کی رگیں کاٹ کے اس کے جسم کو قیمہ قیمہ کر کے نعش کو پھینک دیا۔ (ص:۱۵)

(۹) نورمنز کے عہد حکومت میں فوجداری معاملات میں فیصلہ کرنے کے دو طریقے تھے، یا تو ملزم کی برادری کے کچھ معتبر آدمی اس کی بیگناہی کا حلف اٹھاتے تھے، یا ملزم خود لوہے کی گرم کی ہوئی سلاخوں پر ننگے پیر چلتا تھا، اگر مقررہ وقت میں ٹھہر جائے تو قصوروار قرار دیا جاتا تھا، پہلے طریقے کو پنچایتی اور دوسرے کو قدرتی کہتے تھے۔ (ص:۲۰)

(۱۰) ہنری دویم کے زمانے میں کوئی اجنبی شخص سوائے قصبہ کے اور کہیں ٹھہر نہیں سکتا تھا، وہاں بھی صرف ایک رات کے لیے البتہ جب اس کے چال چلن کی ضمانت دی جاتی تو اس حالت میں وہ زیادہ قیام کر سکتا تھا۔ (ص:۲۵)

(۱۱) ۱۱۴۹ء میں کچھ لوگوں نے سونے چاندی کے سکوں میں کھوٹ ملا دیا، اس سے سکوں کی قیمت کم ہو گئی، خفیہ تحقیقات کرنے پر ٹکسال کے کئی کارکن مجرم قرار دیئے گئے، لیکن بعض وجوہات کی بنا پر ان ملزمان پر مقدمہ نہیں چلایا گیا، بلکہ تعجب کی بات یہ ہوئی کہ ان کو بشپ آف

سالس بری سے دعوت نامے موصول ہوئے، اوران کو بڑے دن پر مانچسٹر آنے کی دعوت دی گئی، اور بڑا اعزاز بخشا گیا، لیکن وہ وہاں پہونچے تو معاملہ برعکس نظر آیا، ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے، اوران کو بتایا گیا کہ لوگوں کے پاس سونے کے سکے موجود ہونے کے باوجود وہ اس کو استعمال نہیں کرسکتے، کیوں کہ تم نے اس میں کھوٹ ملایا ہے۔ (ص:۲۸)

(۱۲) ایک فرم غی واٹرز نامی شخص نے شراب میں پانی ملادیا ایسے شخص کو سزا یہ دی جاتی تھی کہ شراب کے بڑے اور گول پیپے کا ڈھکنا اور تلا نکال کر اسے پہنا دیا جاتا، جس سے وہ چل پھر سکتے تھے، اوراس کی شکل دکھائی دیتی تھی، اس شکل میں اس کو تین یا سات دن یا اس سے زیادہ دنوں بازار میں پھرایا جاتا تھا، مجرم کے آگے طبلچی ڈھول بجاتا جاتا تھا، تاکہ بے خبر وانجان لوگ واقف ہوجائیں۔ (لندن لائف: ۲۸)

(۱۳) ہنری دویم کے زمانے میں جرم پہچاننے کا طریقہ یہ تھا کہ مجرم کا ہاتھ کھولتے ہوئے پانی میں ڈلواتے، اگراس کا ہاتھ جل جاتا تو وہ قصوروار ٹھہرتا اور سزا دی جاتی تھی۔ (ص۳۰)

(۱۴) دیوانی مقدمات فریقین کی کشتی کرانے سے طے ہوتے تھے، جو مرجاتا وہ گنہگار سمجھا جاتا تھا، اور خیال کیا جاتا تھا کہ اسے خدا کی طرف سے سزا ملی ہے، کشتی کرانے میں کمزور ہمیشہ نقصان میں رہتا تھا۔ (ہنری دوم نے اس طریقے کو بند کیا)

(۱۵) ۱۱۶۴ء میں ہنری دوئم نے دستور کلیریڈن مرتب کیا جس کی رو سے کلیسا کے اختیارات محدود کر کے اپنے ہاتھ میں وسیع اختیارات لے لیے، اس پر اسقف اعظم ٹامس بکٹ نے اختلاف کیا، تو بادشاہ نے اس پر سخت غیظ وغضب کا اظہار کیا اسقف نے پوپ کی عدالت میں مرافعہ پیش کیا، مگر بے سود ثابت ہوا، آخر اس نے فرار ہونے میں عافیت سمجھی، اور راتوں رات شہر سے فرار ہوگیا، اس کے فرار کے بعد اس کے اعزاء واقرباء کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کیا گیا،

پھر لوگوں کے دباؤ سے اسقف کی واپسی ہوئی اور بادشاہ نے اس واپسی کو منظور کیا، پھر ایک اختلاف پر بالآخر اسقف اعظم کو وحشیانہ طور پر قتل کر دیا گیا، اس سے عام عیسائی ملکوں میں تہلکہ مچ گیا، ہنری کو خوف ہوا کہ اس کے انتقام میں خارج از مذہب قرار دیا جائے گا، مگر پوپ کی فوری اطاعت اختیار کرنے سے وہ بچ گیا، دستور کلیریڈن کے عدالتی قوانین بظاہر منسوخ کر دیئے گئے، جماعت اساقفہ اور خانقاہوں کی آزادی بحال کر دی گئی، اور انگلستان میں ہنری، مقتول اسقف اعظم کے مزار پر سر بسجود ہوا اور اپنے گناہ کے کفارے میں برسر عام اپنے آپ کو کوڑوں سے پٹوایا اور توبہ کی۔ (ص:۲۴)

(۱۶) ایڈورڈ کے دور (۱۲۹۱ء) تک چوری کی سزا آنکھ نکالنا اور ہاتھ کاٹنا تھی۔

(امپریزنمنٹ:۴۴)

(۱۷) ۱۳۴۹ء میں غریب اور بدحال مزدوروں کے لیے فرمان شاہی کے ذریعہ ایک قانون جاری ہوا جس کو ''قانون مزدوراں'' کہا جاتا ہے، اس کی ایک دفعہ یہ تھی:

''ہر تندرست مرد اور عورت جس کی عمر ساٹھ (۶۰) برس کے اندر ہو خواہ آزاد ہو یا غلام اگر اس کے پاس اپنے رہنے کے لیے خود اپنا مکان یا کاشت کے لیے ذاتی زمین نہ ہو اور وہ کسی دوسرے شخص کا ملازم بھی نہ ہو تو اس کا فرض ہے کہ جو شخص اس سے کام لینا چاہے اس کا کام کرے، اور وہی مزدوری قبول کرے جو وبا کے شروع ہونے سے دو برس پیشتر قرب و جوار میں رائج تھی''

جو شخص اس قانون کی اطاعت سے انکار کرتا اس کو سخت سزا دی جاتی ۱۳۵۱ء کی پارلیمانٹ نے اس کی شرح معین کر دی کہ مزدوری کی تلاش میں انہیں اپنے قصبے سے باہر جانے سے روک دیا گیا تھا، اگر وہ اس کی خلاف ورزی کرتے تو مفرور قرار دیئے جاتے اور ناظمانِ امن انہیں قید کر سکتے تھے۔ (ص ۴۷)

(۱۸) ۱۵۳۰ء میں اپاہج اور کنگال لوگوں کے لیے یہ قانون نافذ کیا گیا کہ وہ بھیک

مانگنے کے لئے لائسنس حاصل کریں اور بلا لائسنس بھیک مانگنا خلاف قانون قرار دیا گیا، یہ لائسنس فقیروں کو عدالت سے ملتے تھے اور وہ صرف اپنے علاقے میں بھیک مانگ سکتے تھے، اپنے علاقہ کے علاوہ اگر دوسرے علاقے میں جا کر بھیک مانگتے تو ان کو دو دن اور دو راتیں قید میں رکھا جاتا تھا، جہاں صرف روٹی اور پانی ملتا، کپڑے نہیں دیئے جاتے تھے۔

بلا لائسنس بھیک مانگنے والوں کو کوڑے کی سزا دی جاتی تھی، ورنہ اس کو تین رات دن قید میں رہنا پڑتا تھا۔ (ص:۵۹)

(۱۹) قانون خواہشات کی تکمیل کا آلہ تھا

ہنری ہفتم کو اپنی ملکہ کیتھرائن کچھ زیادہ پسند نہیں تھی، اس لیے کہ وہ عمر میں اس سے پانچ سال بڑی تھی، اور اس کے اب تک کوئی لڑکا بھی نہیں ہوا تھا، کچھ عرصہ کے بعد دربار میں ایک خوبصورت عورت ''این بولن'' پر بادشاہ کی نظر پڑی جس سے وہ محبت کرنے لگا اور شادی کرنے کی غرض سے اس نے کیتھرائن کو طلاق دینی چاہی، مگر شادی کے لیے پوپ کی خاص اجازت کی ضرورت تھی، مگر پوپ نے اجازت دینے میں پس وپیش کیا، تحقیقات کی خواہش کی، پھر تحقیقات بھی بند کر دی گئی، ہنری کو امید تھی کہ اس کا وزیر ''ولزلے'' اس معاملے میں اس کی مدد کرے گا، مگر وہ روم کی عدالت سے بادشاہ کی مرضی کے مطابق فیصلہ لینے میں ناکام رہا، اس نے غصے میں ایک قلم ''ولزلے'' کو سب عہدوں سے معزول کر دیا، پھر بغاوت کا الزام لگا کر اسے لندن کی عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا، جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی زندگی کے آخری الفاظ یہ تھے۔

''جس طرح میں نے بادشاہ کی خدمت کی تھی اس طرح اگر میں خدا تعالیٰ کی خدمت کرتا تو اس بڑھاپے میں وہ میرے ساتھ ایسا ظلم نہ کرتا''

ہنری این بولن سے شادی کرنے کے لیے اس قدر دیوانہ ہو رہا تھا کہ وہ کیتھرائن کو طلاق

دینے سے باز نہ رہ سکا، پوپ کو دھمکی دینے کی غرض سے ہنری نے پارلیمنٹ سے ایک قانون پاس کرایا جس سے فائدہ اٹھا کر ہنری نے ’’کنٹربری‘‘ کے بڑی پادری ’’کریمر‘‘ سے کیتھرائن کو طلاق دینے کی اجازت حاصل کی اور فوراً ’’اینے بولین‘‘ سے شادی کرلی، پوپ کریمر کے اس قسم کی اجازت دینے کے مجاز کو ہرگز تسلیم نہیں کرسکتا تھا، اس نے فوراً فیصلہ کردیا کہ اینے بولین کی شادی ناجائز ہے، اب ہنری خوب سمجھ گیا کہ جب تک پوپ سے تعلق رہے گا اس وقت تک میری خواہشوں کی تکمیل پر
قدم قدم پر رکاوٹیں پیدا ہوں گی، اس لیے اس نے ’’قانونِ عظمت‘‘ کے ذریعہ اعلان کیا کہ آئندہ حکمرانِ انگلستان ہی انگریزی چرچ کے منتظم ہوں گے اور اس قانون سے انکار بغاوت قرار دیا جائے گا، اس طرح کیتھرائن کی طلاق کو قانونی قرار دیا گیا، اور پھر جب پوپ نے اپنے خیالات سے توبہ نہ کی تو اسے سزائے موت دے دی گئی، جب جلاد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگا تو اس نے جلاد سے پٹی بندھوانے سے انکار کیا اور خود ہی پٹی باندھی، جلاد نے کلہاڑے سے اس کی گردن اڑادی پھر بعد میں خود ملکہ ’’اینے بولین‘‘ کو بھی بدکاری کے الزام میں قتل کردیا گیا، اور اس طرح بادشاہ شادی پر شادی کرتا رہا، اور قانون کو اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل کرتا رہا۔

(ص:٦٥)

(۲۰) آوارہ گرد عورتوں کو سرتاپا برہنہ کرکے گھوڑے کی دم سے باندھ کر بازاروں میں گھسٹوایا جانا ایک کھیل سمجھا جاتا تھا، امراء اس تماشا کو بڑے ذوق وشوق سے دیکھتے تھے (ص۴۷)

(۲۱) چارلس دوم اپنے عہد کا بدکردار حکمراں تھا اس کا نظریہ تھا:

’’ایک مرتبہ اس نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر کوئی شخص ذرا سا عیش پرست ہو کر مسرت حاصل کرے گا تو خدا اسے مصیبتوں کا آماجگاہ بنادے گا‘‘

اس کی رائے یہ تھی کہ نکوداری ایک طری کی عیاری ہے، جس سے ہوشیار اور مکار بے

وقوفوں سے اپنا کام نکال لیتے ہیں، وہ سمجھتا تھا کہ عورتوں میں عفت اور مردوں میں عزت کا دعویٰ محض ظاہرداری ہے، بنی نوع انسان کے متعلق اس کی طبیعت کی کیفیت یہ تھی کہ وہ ان کی توہین سے خوش ہوتا تھا۔ (ص:۹۰)

(۲۲) ۱۷۴۲ء میں ممتاز مدبروں کا بڑا گروہ ایسا تھا بداخلاقی و بداطواری جس کا تمغۂ افتخار تھا، اور مناکحت پر پاکبازی کے ساتھ قائم رہنا وضع کے خلاف سمجھتا تھا ''لارڈ چسٹرھ فیلڈ'' نے اپنے لڑکے کو جو خطوط لکھے ہیں ان میں عورتوں کے اغواء کو بھی وضعداری کا ایک فن ظاہر کرنے کی تلقین کی ہے۔ (۱۰۰)

(۲۳) ایک آلو کا درخت کاٹنے پر پھانسی کی سزا دی جاتی تھی، اور نیوگیٹ کے سامنے ایک جج کے حکم سے تیس (۳۰) نوعمر چور پھانسی پر لٹکا دیئے گئے تھے۔ (ص:۱۰۰)

(۲۴) ۱۸۱۸ء کے ہنگامہائے گرسنگی میں تیس قحط زدہ اشخاص روٹی یا خون کا جھنڈا لئے ہوئے گشت لگا رہے تھے، ان کا مطالبہ تھا کہ روٹی کی قیمت مقرر کر دی جائے، ان میں سے چوبیس (۲۴) شخصوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا، اور پانچ کو پھانسی دی گئی۔ (ص:۱۰۷)

(۲۵) انیسویں صدی کے ابتدائی دور ۱۸۳۵-۳۶ء میں ایک ریل گاڑی جا رہی تھی، اس سے حادثہ ہوا، دو آدمی مر گئے، جج کے سامنے مقدمہ گیا اس نے فیصلہ دیا کہ سزا کے طور پر انتقامی جذبے کے ماتحت انجن کو سزا دی جائے، یعنی اس کو مسمار کر دیا جائے، چنانچہ انجن کو یہ سزا دی گئی، اور اس کو مسمار کر دیا گیا۔ (ص:۱۰۷)

(۲۶) گھانس کے کسی انبار میں آگ لگا دینے کے جرم میں لوگوں کی نعشیں عبرت کی غرض سے بازاروں میں گھنٹوں پھانسی پر لٹکی ہوئی چھوڑ دی جاتی تھیں۔

(۲۷) کسی کی جیب سے رومال نکالنے کی سزا سات سال کی جلاوطنی تھی، ملزم

کو جواب دہی کا موقعہ نہیں دیا جاتا تھا۔

(۲۸) ایک تیتر کے چرانے پر سات (۷) برس کی قید کی سزا دی جاتی تھی۔

سر ''سمویل'' رامیلی نے جو پھانسی کے خلاف قوانین لکھنے میں مشہور ہے، بہت کوشش کی کہ قوانین ملک میں کچھ شائبہ انسانیت آئے، مگر اس کی تمام کوششیں بیکار ہو گئیں۔

(۲۹) انیسویں صدی کے شروع تک جو ضابطۂ فوجداری ملک میں رائج تھا، وہ انگلینڈ کے ماتھے پر
ایک کلنک کا ٹیکہ تھا، جن میں اکثر و بیشتر معمولی نوعیت کے جرم ہوتے تھے، مثلاً کسی ممنوعہ جگہ سے مچھلی پکڑنا، چھوٹے چھوٹے درخت و پودے کاٹنا، دھمکی آمیز خطوط لکھنا، خرگوش مارنا، پانچ شیلنگ کی چوری کرنا، جھوٹے دستخط بنانا، توہین کرنا، گالی دینا، ناک کاٹنا، دھوکہ دینا، اور شراب پینا وغیرہ کی سزا موت تھی۔

جھوٹی قسم اور آوارہ گردی کے جرم میں لوہا گرم کر کے داغا جاتا تھا، چھوٹے چھوٹے اور معمولی معمولی جرموں پر حتیٰ کہ تمباکو نوشی پر بیدوں کی سزا دی جاتی تھی۔ (ص:۱۰۸)

(۳۰) اخبار ٹائمز مورخہ ۱۸/ جنوری ۱۸۰۱ء میں خبر درج ہے:

''ایک تیرہ (۱۳) سالہ بچے کو مکان میں داخل ہو کر ایک چمچہ چرانے کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی۔ (انگلش بریزنس باب ۲/ ص ۱۹-۲۰/ مصنفہ دب)

نامناسب سزائیں

چھوٹے چھوٹے جرائم کی وحشیانہ اور بدترین سزائیں دی جاتی تھیں۔

(۱) غلام بھاگ جاتا تو شکاری درندوں کی مانند اس کا تعاقب کیا جاتا اور اس جرم کی پاداش میں کوڑوں سے اس کی جان لی جاتی اور اگر عورت ہوتی تو آگ میں جلادی جاتی تھی۔

(اے شارٹ ہسٹری آف دی انگلش پیپلز)

(۲) اتھلتان کے عہد حکومت میں اوپر کا ہونٹ کاٹا جاتا تھا، اور آنکھیں نکال دی جاتی تھیں، اور دیواروں میں زندہ انسانوں کو چن دیا جاتا تھا، تاکہ ان کی روحیں بھٹکتی نہ پھریں، اور محفوظ ہوجائیں۔ (امپریزنمنٹ)

(۳) چوتھی صدی سے سولہویں تک یورپ کے ہر شعبۂ زندگی پر لاطینی مسیحیت غالب تھی، پاپائیت نہ صرف جسم پر حکومت کرتی تھی بلکہ ذہنوں اور روحوں پر بھی اس کا قبضہ تھا، کوئی ہمت نہیں کرسکتا تھا کہ پاپائیت کی مخالفت کرے، لاطینی پاپائیت اپنے ہر لفظ کو الہام سمجھتی تھی، اس الہام کے خلاف کوئی زبان کھولتا تو اس کو احتساب کے محکمہ کے بنچ کے سپرد کردیا جاتا تھا، ہر معترض ونکتہ چیں اور مخالف کو نذر آتش کردیا جاتا تھا، ملزم پر الزام لگانے والے کا نام ظاہر نہیں کیا جاتا تھا، احتساب کے فیصلوں کے خلاف اپیل نہیں ہوسکتی تھی۔

(۴) غیرملکی حکومت کے دور میں الفرڈ کے ہمراہیوں میں ہر دسواں شخص قتل کردیا گیا، اور بقیہ غلاموں کی طرح بیچ ڈالے گئے، خود الفرڈ کو اندھا کرکے چھوڑ دیا گیا ’’ہارتھا کیوٹ‘‘ شاہ سابق سے بھی زیادہ وحشی ثابت ہوا، اس نے اپنے بھائی کی نعش تک نکال کر دلدل میں پھینک دی۔

اور دوسٹر میں اس کے خانگی سپاہی اور سپاہی والوں میں جھگڑا ہو گیا، تو اس نے یہ سزا دی کہ سارے شہر کو جلا کر خاکستر کر دیا جائے۔ (ص:۱۹)

(۵) ولیم نارمن ۱۰۶۶ء کے دور میں مجرموں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ ان کو اپاہج کر دیا جاتا تھا، تا کہ اگر وہ زندہ رہیں تو دوسروں کے لیے باعث عبرت بنیں۔ (ص:۲۰)

(۶) ذرا سی شکایت پر عمر بھر قید میں سڑنا پڑتا تھا، کوئی طاقت نہیں تھی، جو رہائی دلا سکے۔ (انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)

(۷) نانبائی اگر وزن سے کم روٹیاں بیچتے تھے تو اکثر اوقات ایسے مجرموں کے کانوں میں کیلیں گذار کر دروازوں میں ٹھوک دی جاتی تھی، تا کہ وہ اپنا چہرہ گھنٹوں نہ چھپا سکیں، اس دور میں امیروں کو بھی کافی سخت سزائیں دیجاتی تھیں، مثلاً ان کو بھوبل پر سلایا جاتا تھا، اور مہینوں فقیروں کے آگے گڑگڑانے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

(۸) مجرموں کو زہریلے جانوروں میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔ (لندن لائف)

(۹) بادشاہ رچرڈ اول (۱۱۹۹ء) ایک دن گھوڑے پر سوار تھا، کہ اچانک ایک تیرانداز ”مرٹریم ڈی گورڈن“ نامی نے اپنے باپ اور بھائیوں کے قتل کے انتقام میں قلعہ سے تاک کر ایک تیر مارا، جو بادشاہ کو لگا، جراح کی نادانی سے زخم سڑ گیا، اور علامات مرگ نمودار ہونے شروع ہوئے جنرل مارگیڈھی نے اس کی سزا میں تیرانداز کی کھال اتروا کر پھانسی دلوائی۔ (ص:۳۵)

(۱۰) جان بادشاہ (متوفی ۱۲۱۶ء) کے دور کا ذکر ہے کہ وہ وحشیانہ طور پر اپنے لیے اظہار وفاداری کرنے والوں کی ڈاڑھیاں نوچوا دیتا تھا، وہ اپنے بھائی کے حق میں غدار ثابت ہوا، اپنے بھتیجے آرتھر آف برینی کو مروایا تھا، بچوں کو بھوکا مار ڈالتا تھا، بوڑھوں کے سر پر جست کے ٹوپ رکھ کر انہیں کچل ڈالتا تھا، اس کا دربار حرامکاری کا اڈہ تھا، جہاں کوئی عورت شاہی ہوس پرستی سے محفوظ نہیں

تھی، اس پر ستم یہ کہ وہ یہ پسند کرتا تھا کہ اس کے ستم رسیدوں کی شرمناک خبریں اچھی طرح شائع ہوں۔ (ہسٹری انگلش پیپلز)

اسی کے مظالم کے خلاف عوامی تحریک کے بعد ''میگنا کارتا'' کے فرمان آزادی کو اسے منظور کرنا پڑا، اس کے مرنے کے بعد اس کے ہمعصروں کی رائے تھی کہ:

''دوزخ اگرچہ ناپاک ہے مگر جان کے ناپاک تر وجود سے اور بھی ناپاک ہوجائے گی''

(۱۱) بادشاہ ایڈورڈ (۱۲۹۱ء) کے دور میں انگلستان میں ٹیمپلز کو اذیت پہونچانے کے لیے یورپ سے خاص قسم کی مشینیں منگوائی گئی تھیں، ایک مورخ کے الفاظ میں مسیحی دنیا کے کسی گوشہ میں بھی کسی ٹیمپلز نے اذیت پہونچے بغیر کسی قسم کا اعتراف نہیں کیا۔ (ص:۴۳)

(۱۲) ملزم کو صفائی کا موقعہ نہیں دیا جاتا تھا، جب ملزم اپنی بے گناہی کا ثبوت دیتا تو اسے جسمانی اذیت دی جاتی، ان ملزموں کی طرف سے صفائی پیش کرنے والوں پر بھی بے دینی کا الزام لگا دیا جاتا تھا۔

(۱۳) ملزموں کے لیے قانون میں کوئی گنجائش نہیں تھی، اگر کوئی ملزم عدالت میں اپنے جرمی لئے ہوئے بیان کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا تو اسے زندہ جلا دیا جاتا تھا، بدنصیب ملزم شکستہ دل ہوجاتا تھا، اس کے جسم کو کمزور کردیا جاتا تھا، جس عدالت نے ٹیمپلزوں کے خلاف فیصلہ دیا تھا وہ ایک بہت بڑی مشین تھی، ایسی مشین جو معصوم کو مجرم بنانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ (ص۴۴)

(۱۴) ایڈورڈ دوئم ۱۳۰۷ء کے مظالم کے خلاف بغاوت ہوئی تو پارلیامنٹ نے اس کی معزولی کو منظور کیا اور جیل کی سزا دی گئی، جیل میں ایک روز ایک گندی نالی سے غلیظ و ناپاک اور بدبودار پانی سے اس کی حجامت بنائی گئی۔

تھوڑے عرصہ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ بادشاہ کو اس طرح قتل کیا جائے کہ علامت قتل ظاہر نہ ہو، چنانچہ دو آدمیوں نے اس کو پکڑ کر فرش پر لٹایا اور ایک میخ اس کے اوپر رکھ دی اور فوراً ایک سیخ اس کے پیٹ میں گھسیڑ کر ایک گرم سیخچہ اس میں چلایا جس سے اس کی تمام انتڑیاں جل گئیں اور بادشاہ چیخیں مار کر تڑپ تڑپ کر جاں بحق ہو گیا۔

(۱۵) رچرڈ دوئم متوفی ۱۳۹۹ء کو سزا کے طور پر جیل میں بھوکا مارا گیا۔ (ص: ۵۰)

(۱۶) جون آف آرک فرانس کی پندرہویں صدی کی مسلمہ ہیروشمار کی جاتی ہے، جس نے فرانس میں وطنیت کی نہ بجھنے والی آگ روشن کی اور انگریزی اقتدار کے خاتمہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی، یہی وہ لڑکی تھی جس کے بارے میں پیشین گوئی کی گئی تھی کہ ایک کنواری لڑکی فرانس کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلائے گی، چنانچہ جون چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ ۲۹/اپریل ۱۴۲۹ء کو اورلیسٹر میں داخل ہوئی اور انگریزوں کو دریائے لوائر سے بھگا دیا، یہ بہادر عورت درباری سازشوں کی وجہ سے انگریزوں کے ہاتھ فروخت کردی گئی، چنانچہ انگریزوں نے تین جنوری ۱۴۳۱ء کو پیرس یونیورسٹی کے ایماء پر اسے احتساب کے حوالہ کیا اور بالآخر مقدمات کے مختلف مرحلوں سے گذرتے ہوئے اس کو جیل بھیج دیا گیا، جیل میں ایک دن اس کو مردانہ لباس میں دیکھا گیا، اس کی شکایت پہونچی، ۳۰/مئی ۱۴۳۱ء کو اس الزام میں جون کے سر پر کاغذ کا تاج رکھا گیا، اس تاج پر علیحدہ لکھا ہوا تھا، ''آگ جل رہی تھی'' جون مسکرائی، صلیب کو چوما، اور آگ میں کود پڑی۔

(۱۷) ہنری پنجم (۱۴۱۲ء) کا مصاحب ''سرجان اولڈ کیسل'' مذہبی اصلاح کا حامی تھا، مذہبی لوگ اس کی مخالفت کرتے تھے، چنانچہ آرچ بشپ کنٹربری نے اس کے خیالات سن کے ملزم قرار دیا، اور حکم دیا کہ اس کو زندہ جلایا جائے چنانچہ اس کی کمر میں زنجیر باندھ کر لٹکایا اور دھیمی دھیمی آگ سے بھون کر اس کو زندہ جلایا۔

(۱۸)   ہنری ششم کے زمانے میں چوکیداروں کو غفلت کرنے کی سزا یہ دی جاتی تھی کہ ایک روٹی دے کر اور ساتھ میں تھوڑی شراب رکھ کر ایک ٹوکرے میں بند کر دیا جاتا تھا، جس کو توڑ کر چوکیدار یا تو نکل آتا ورنہ اس میں گھٹ کر مر جاتا تھا۔

(۱۹)   بہتان لگانے کی سزا میں جلتے لوہے سے زبان میں چھید کر دیا جاتا تھا، اور قاتل کو مقتول کی لاش کے ساتھ باندھ کر سمندر کی نذر کر دیتے تھے۔

(۲۰)   ایڈورڈ چہارم کے محل میں بدکاری کا زور تھا، بادشاہ اگر آج ایک عورت پر عاشق ہوتا تو دوسرے دن اس کو مار ڈالتا اس نے اس پر ٹوکنے کی خاطر اپنے بھائی سے بھی دشمنی کر لی اور شراب کے ایک پیپے میں ڈبو کر مار دیا۔

(۲۱)   لگرینڈر ششم نے ۱۹۹۴ء میں لوئی دہم نے ۱۵۲۱ء میں اڈرین ششم نے ۱۵۲۲ء میں محض جادو کے الزام میں جس بے دردی کے ساتھ عورتوں اور ان کے بچوں کو سحر کے الزام میں ذبح کیا، اس سے تاریخ یورپ کے صفحات رنگین ہیں، ملکہ الزبتھ اور جیمس اول کے عہد میں ہزاروں عورتوں کو اس جرم میں جلایا جاتا تھا، اور لانگ پارلیمانٹ کے زمانہ میں سولی دیا جانا تاریخ کے کھلے ہوئے واقعات ہیں۔

بقول ڈاکٹر اسپرنگر صرف اس الزام میں عیسائیوں نے نوے (۹۰) لاکھ عورتوں کو زندہ جلا دیا۔   (ص: ۵۷)

(۲۲)   ایڈورڈ ششم کے دور میں کچھ عرصہ کے لیے یہ قانون بھی پاس ہوا کہ ہر توانا گداگر جو روزگار میں لگنے سے بھاگے اس کی پیشانی پر داغ لگایا جائے، اور جو شخص اس کی اطلاع دے گا، اس کی دو برس تک اسے غلامی کرنا پڑے گی، اور اگر اس کے درمیان وہ مفرور ہونا چاہے تو پہلی مرتبہ

کی سزا دائمی غلامی اور دوسری مرتبہ کی سزا موت، اس اثنا میں مالک اس کا مجاز تھا کہ اس کے گلے

میں طوق آہنی ڈالے اسے پابہ زنجیر رکھے اور اسے کوڑے لگائے۔ (ص:٦٧)

(۲۳) ملکہ الزبتھ کے زمانے میں باغیوں کو شکنجہ میں کس کران سے اقبال جرم کرایا جاتا تھا، ان کے جسم کے نازک وخطرناک حصوں میں سوئیاں چبھوئی جاتی تھیں، اور معصوم و بے گناہ لوگوں سے نہ کیئے ہوئے جرموں کا اقبال کرایا، اور بے گناہ لوگوں کو ان کا شریک گناہ بنایا جاتا تھا۔

(۲۴) چنانچہ ''مارگرٹ کلتھ رو'' یارک شائر کی معزز عورت کے سینہ پر بھاری وزن رکھ کر اقبال جرم کرانے کی کوشش کی گئی، آخراس پر اتنا وزن رکھا گیا کہ وہ موت کی شکار ہوگئی، جولوگ نہ اقبال جرم کرتے اور نہ جرم سے انکار کرتے، اور خاموش رہتے ان کو اولڈ نیوگیٹ کے قیدخانہ میں لیجایا جاتا تھا، جہاں ان کو تختے سے باندھ کر اس کے جسم کے نیچے ایک نوکدار پتھر رکھ دیتے تھے، اس کے بعد اس پر وزنی پتھروں کا ڈھیر لگایا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ اقبال جرم کرتے یا جان دے دیتے تھے۔

(۲۵) ایک عجیب طریقہ آوارہ عورتوں کو سزا دینے کا یہ تھا کہ مجرمہ کے سر کو لوہے کے پنجرے میں بند کردیا جاتا تھا، اور اس کے منہ اور تالو کے درمیان نوکدار کانٹے پھنسا دیئے جاتے تھے، تاکہ مجرمہ کا دہانہ کھلا کا کھلا رہے، اس حالت میں مجرمہ کو گاؤں کے تمام بازاروں میں پھرایا جاتا تھا، یا اوباش عورت کو گاڑی سے باندھ کر بھگایا جاتا تھا، اور کوڑے مارے جاتے تھے۔ (ص۷۴)

(۲٦) سزا کا ایک طریقہ یہ تھا کہ عورت تین دن تک برہنہ رہ کر ہر اتوار کو متواتر گرجا کے آگے کھڑی رہتی اور صرف ایک چادر اوڑھ سکتی تھی، پبلک گرجا کے دروازے پر اس سے تمسخر کرتی، نیز

عورتیں خاص طور پر اس کا مذاق اڑاتی تھیں۔

ایک نوے (۹۰) سالہ بوڑھے مرد کو جس نے ایک نوجوان دوشیزہ کی عصمت دری کی یہی سزا دی گئی تھی، اس کو بھی برہنہ کر کے صرف ایک چادر اوڑھا کے چرچ کے سامنے کھڑا کر کے توبہ کرائی گئی تھی۔ (ص:۷۷)

(۲۷) ۱۵۷۲ء میں فقیروں کے بھیک مانگنے سے پریشان ہو کر ایک انسدادی قانون بنایا گیا، جس کا منشأ یہ تھا کہ فقیر زبردستی بھیک نہ مانگیں، چنانچہ جو فقیر زبردستی بھیک مانگتا اور آوارہ گردی کرتا ہوا نظر آتا تھا، اس کو جیل بھیج دیا جاتا تھا، اور اس کی کوئی ضمانت نہیں لی جاتی تھی، جیل میں لے جا کر اس کے کوڑے مارے جاتے تھے اور داہنے کان میں ایک گرم لوہا ایک انچ گھسیڑ دیا جاتا خواہ وہ عورت ہوتی یا مرد۔ (ص:۷۷)

(۲۸) ۱۶۴۱ء میں آئیرلینڈ کی بغاوت کے سلسلے میں لوگوں نے حلفیہ بیان کیا کہ کس طرح شوہروں کو بیویوں کے سامنے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا، ان کی آنکھوں کے سامنے بچوں کے سر توڑ ڈالے گئے، لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی، اور انہیں یخ بستہ میدان میں ہلاک ہونے کے لیے برہنہ باہر نکالا گیا، بعض آدمیوں کو بالقصد جلایا گیا، بعضوں کو تفنن طبع کے لیے پانی میں ڈبو یا گیا، اور اگر انھوں نے تیر کر نکلنا بھی چاہا تو انہیں بلیوں اور گولیوں سے مار کر خشکی پر آنے سے روکا گیا، وہ پانی ہی میں مر گئے، بعضوں کو زندہ دفن کیا گیا، اور بعضوں کو کمر تک گاڑ کر چھوڑ دیا گیا، اور وہ بھوکے پیاسے مر گئے۔ (ص:۸۷)

(۲۹) چارلس دوم نے اپنے باپ کے قتل کے انتقام میں بہت سے ان لوگوں کی لاشوں کو قبر سے نکال کر پھانسی دی جن پر اس کو قتل میں ملوث ہونے کا شبہ تھا۔

(۳۰) اسی کے عہد میں ایک باعزت شخص ''لارڈ لوٹ'' کے خلاف عدالت نے یہ سزا سنائی۔

‘تم کو اسی قید خانے میں لے جایا جائے، جہاں سے تم یہاں لائے گئے ہو، اور پھر وہاں تم کو پھانسی پر لٹکایا جائے اور اس سے پہلے کہ تم مرو تمہارا پیٹ چاک کر کے تمہاری انتڑیاں باہر کاٹ کر نکال لی جائیں، اور تمہاری آنکھوں کے سامنے انہیں جلایا جائے، اور جب تم مر جاؤ تو تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں جو بادشاہ سلامت کے رحم پر چھوڑے جائیں خدا تمہاری روح پر کرم کرے۔ (فیمس ٹرائلز آف انگلینڈ)

(۳۱) چارلس دوم نے ۱۶۶۵ء میں ہنری چہارم کے فرمان ’’نائٹ‘‘ کو منسوخ کیا تو اس کے لیے جو ظالمانہ کاروائیاں ہوئیں، انہوں نے سابقہ خونریزیوں کو شرما دیا، پروٹسٹنٹ خاندانوں کے مکانات کو قیامگاہ بنا دیا گیا تھا، عورتیں بستر علالت سے اٹھا اٹھا کر سڑکوں پر ڈال دی گئیں، بچے کیتھولک بنانے کے لیے ماؤں کی گودوں سے چھین لئے گئے، پادری ملاح بنا کر جہازوں پر بھیجدیئے گئے۔ (ص:۹۲)

(۳۲) جیفر نامی جج نے اپنی عدالت سے ایسے ظالمانہ اور غیر انسانی سزاؤں کے فیصلے صادر کئے کہ اس کی عدالت تاریخ میں ’’خونی عدالت‘‘ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ (ص:۹۳)

جس ملک اور قوم کے قانونی مأخذ کا حال اس قدر غیر متوازن اور غیر معقول ہو اس قانون کے متوازن اور معقول ہونے کی کیا ضمانت دی جاسکتی ہے۔

برطانوی بادشاہوں
کی ترتیب وار فہرست

نارمن فتوحات کے بعد برطانیہ میں سیاسی اتحاد قائم ہوا، اس سے قبل ملک چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا، نارمن شہنشاہوں نے ملک میں اتحاد قائم کر کے یکساں قوانین کا نفاذ کیا، اس لیے یہ فہرست انہیں سے شروع کی جاتی ہے۔

۱	ولیم اول (فاتح)	1066-1087
۲	ولیم دوم	1087-1100
۳	ہنری اول	1100-1135
۴	اسٹیفن	1135-1154
۵	ہنری دوم	1154-1189
۶	رچرڈ اول	1189-1199
۷	جان	1199-1216
۸	ہنری سوم	1216-1272
۹	ایڈورڈ اول	1272-1307
۱۰	ایڈورڈ دوم	1307-1327
۱۱	ایڈورڈ سوم	1327-1377
۱۲	رچرڈ دوم	1377-1399
۱۳	ہنری چہارم	1399-1413
۱۴	ہنری پنجم	1413-1422

۱۵	ہنری ششم	1422-1451
۱۶	ایڈورڈ چہارم	1451-1483
۱۷	ایڈورڈ پنجم چند ماہ	1483
۱۸	رچرڈ سوم	1483-1485
۱۹	ہنری ہفتم	1485-1509
۲۰	ہنری ششم	1509-1547
۲۱	ایڈورڈ ششم	1547-1553
۲۲	ملکہ میری	1553-1558
۲۳	ملکہ ایلزبیتھ اول	1558-1603
۲۴	جیمس اول	1603-1625
۲۵	چارلس اول	1625-1649
۲۶	۱۱/سالہ جمہوری دور	1649-1660
۲۷	چارلس دوم	1660-1685
۲۸	جیمس دوم	1685-1688
۲۹	ولیم اور میری	1688-1702
۳۰	ملکہ این	1702-1714
۳۱	جارج اول	1714-1727
۳۲	جارج دوم	1727-1760
۳۳	جارج سوم	1760-1820
۳۴	جارج چہارم	1820-1830
۳۵	ولیم چہارم	1830-1837
۳۶	ملکہ وکٹوریہ	1837-1901
۳۷	ایڈورڈ ہفتم	1901-1910
۳۸	جارج پنجم	1910-1936
۳۹	ایڈورڈ ہشتم چند ماہ	1936

۴۰	جارج ششم	1937-1952
۴۱	ملکہ ایلزبیتھ دوم	1952

فہرست وزرائے اعظم برطانیہ ''بلحاظ ترتیب سنین''

LIST OF BRITISH PRIME MINISTER'S

برطانیہ میں وزیراعظم کا عہدہ ۱۷۲۱ء سے شروع ہوا، جب رابرٹ والپول پہلا وزیراعظم مقرر ہوا، لیکن اس کا پہلی بار ذکر ۱۸۷۸ء میں ہوا جب لاء بیکس فیلڈ نے معاہدہ برلن پر دستخط کرتے ہوئے اپنے آپ کو ملک معظم کے خزانہ کا اول لارڈ اور انگلینڈ کا وزیراعظم لکھا۔ لیکن اسے کوئی قانونی حیثیت حاصل نہ تھی، اس لیے ۱۹۳۷ء کے تاج کے وزراء کا ایکٹ پاس ہونے سے قبل یہ خزانہ شاہی سے اول لارڈ کی تنخواہ پاتا تھا، ۱۹۳۷ء کے ایکٹ کے مطابق وزیراعظم کو ۱۰۰۰۰/ پونڈ سالانہ تنخواہ اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد ۲۰۰۰ پونڈ سالانہ پینشن ملتی تھی، وزیراعظم کی سرکاری رہائش گاہ نمبر ۱۰/ڈاؤننگ اسٹریٹ ہے۔

۱	رابرٹ والپول (وہگ)	1721-1742
۲	ارل آف ولمنگٹن (وہگ)	1742-1743
۳	ہنری پیلہم (وہگ)	1743-1754
۴	ڈیوک آف نیوکیسل (وہگ)	1754-1756
۵	ڈیوک آف ڈیون شایر (وہگ)	1756-1757
۶	ڈیوک آف نیوکیسل (وہگ)	1757-1762
۷	ارل آف بیوٹ (ٹوری)	1762-1765
۸	جارج ہگرمین ولی (وہگ) (چند ماہ)	1765
۹	بارکوس آف راکنگھم (وہگ)	1765-1766

۱۰	ارل آف چیتھم (وہگ)	1766-1767
۱۱	ڈیوک آف گرافٹن (وہگ)	1767-1770
۱۲	لارڈ نارتھ (ٹوری)	1770-1782
۱۳	بارکوس آف راکنگھم (وہگ)	1782
۱۴	ارل آف شیلبرن (وہگ)	1782-1783
۱۵	ڈیوک آف پورٹ لینڈ (کولیشن)	1783
۱۶	ولیم پٹ (ٹوری)	1783-1801
۱۷	ہنری ایڈنگٹن (ٹوری)	1801-1804
۱۸	ولیم پٹ (ٹوری)	1804-1806
۱۹	لارڈ گرین ولی (وہگ)	1806-1807
۲۰	ڈیوک آف پورٹ لینڈ (ٹوری)	1807-1809
۲۱	اسپینسر یارسویل (ٹوری)	1809-1812
۲۲	ارل آف لیورپول (ٹوری)	1812-1827
۲۳	جارج کیننگ (ٹوری)	1827
۲۴	وسکاؤنٹ گوڈرچ (ٹوری)	1827-1828
۲۵	ڈیوک آف ولنگٹن (ٹوری)	1828-1830
۲۶	ارل گرے (وہگ)	1830-1834
۲۷	وسکاؤنٹ میلبورن (وہگ)	1834
۲۸	سر رابرٹ پیل (ٹوری)	1834-1835
۲۹	وسکاؤنٹ میلبورن (وہگ)	1835-1841
۳۰	سر رابرٹ پیل (ٹوری)	1841-1846
۳۱	لارڈ جان رسل (وہگ)	1846-1852

۳۲	ارل آف ڈربی (ٹوری)	1852
۳۳	ارل آف ایرڈین (پیلائٹ)	1852-1855
۳۴	وسکاؤنٹ پامسٹرن (لبرل)	1855-1858
۳۵	ارل آف ڈربی (کنزرویٹو)	1858-1859
۳۶	وسکاؤنٹ پامسٹرن (لبرل)	1859-1865
۳۷	ارل رسل (لبرل)	1865-1866
۳۸	ارل آف ڈربی (کنزرویٹو)	1866-1868
۳۹	بنجامن ڈزرایئلی (کنزرویٹو)	1868
۴۰	ولیم ایورٹ گلیڈ اسٹون (لبرل)	1868-1874
۴۱	بنجامن ڈزرائیلی (کنزرویٹو)	1874-1880
۴۲	ولیم ایورٹ گلیڈ اسٹون (لبرل)	1880-1885
۴۳	مارکوس آف سلیسبری (کنزرویٹو)	1885-1886
۴۴	ولیم ایورٹ گلیڈ اسٹون (لبرل)	1886
۴۵	مارکوس آف سلیسبری (کنزرویٹو)	1886-1892
۴۶	ولیم ایورٹ گلیڈ اسٹون (لبرل)	1892-1894
۴۷	ارل آف روزبری (لبرل)	1894-1895
۴۸	مارکوس آف سلیسبری (کنزرویٹو)	1895-1902
۴۹	اے جی بیلفور (کنزرویٹو)	1902-1905
۵۰	کیمپبل بیزمین (لبرل)	1905-1908
۵۱	ایچ ایچ اسکوتھ (کولیشن)	1908-1915
۵۲	ایچ ایچ اسکوتھ (کولیشن)	1915-1916
۵۳	لائڈ جارج (کولیشن)	1916-1922

۵۴	اے بونرلا (کنزرویٹو)	1922-1923
۵۵	ایس بالڈون (کنزرویٹو)	1923-1924
۵۶	جے آرمیکڈونلڈ (لیبر)	1924
۵۷	ایس بالڈون (کنزرویٹو)	1924-1929
۵۸	جے آرمیکڈونلڈ (لیبر)	1929-1931
۵۹	جے آرمیکڈونلڈ (کولیشن)	1931-1935
۶۰	ایس بالڈون (کولیشن)	1935-1937
۶۱	این چیمبرلین (کولیشن)	1937-1940
۶۲	ڈبلوایس چرچل (کولیشن)	1940-1945
۶۳	ڈبلوایس چرچل (کنزرویٹو)	1945
۶۴	سی آر ایٹلی (لیبر)	1945-1951
۶۵	ڈبلوایس چرچل (کنزرویٹو)	1951-1955
۶۶	اے ایڈن (کنزرویٹو)	1955-1957
۶۷	ایچ میکمیلین (کنزرویٹو)	1957-1963
۶۸	اے ڈگلس ہوم (کنزرویٹو)	1963-1964
۶۹	جے ایچ ولسن (لیبر)	1964-1970
۷۰	ای آر جی ہیتھ (کنزرویٹو)	1970-1974
۷۱	جے ایچ ولسن (لیبر)	1974-1976
۷۲	جیمس کیلاگھن (لیبر)	1976

امریکی آئین، پس منظر اور خصوصیات

ریاستہائے متحدہ امریکہ دنیا کا اہم ترین ملک ہے، اس کا رقبہ ۳۶۱۵۲۲۲ مربع میل ہے، اور آبادی تقریباً ۲۴؍کروڑ ہے اسے کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں دریافت کیا تھا اس کے بعد ہی یورپ کی مختلف قومیں وہاں جا کر آباد ہونے لگیں، آخر میں انگریزوں نے سب پر فتح پائی، ابتداء میں یہ انگلینڈ کی نوآبادی ہی بنار

ہالیکن ۱۷۶۳ء سے انگلینڈ اور امریکہ میں اختلافات ابھرنے شروع ہوئے، رفتہ رفتہ بغاوت کی نوبت آپہونچی، انگریزوں نے اس بغاوت کو کچلنے کی کافی کوشش کی، لیکن کسی صورت سے صلح نہ ہوسکی، ۴؍جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکی آزادی کا اعلان کر دیا گیا، اس کے بعد ایک کنفیڈریشن کی تشکیل کی گئی، جسے دفاع، خارجی امور، ڈاک اور تار، کرنسی وغیرہ سونپے گئے، لیکن اسے ٹیکس لگانے کا اختیار نہ تھا، رفتہ رفتہ کنفڈریشن کی خامیاں سامنے آئیں، اور ایک نیا آئین جارج واشنگٹن کی صدارت میں بڑے بحث ومباحثہ کے بعد ۲۶؍جولائی ۱۷۸۷ء کو منظور کیا گیا، جس پر آج تک امریکہ کاربند ہے۔

امریکی آئین کے مطالعہ کی بڑی اہمیت ہے، جدید نظام حکومت میں یہ سب سے پہلا آئین ہے، اسی آئین کے تحت امریکہ نے چہار طرفہ ترقی کی ہے، دونوں بڑی جنگوں میں اس نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا یہ مستقل ممبر ہے، اور اسے حق تنسیخ (Vito Power) حاصل ہے، اس کے نظام حکومت نے تمام ممالک کے نظام حکومت کو متاثر کیا ہے، ان سب وجوہات سے قانون اور سیاسیات کے طلبہ کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

خصوصیات

(۱) تحریری اور مختصر ترین آئین:

امریکی دستور جدید دساتیر میں سب سے قدیم اور تحریری آئین ہے، اس میں صرف سات (۷) دفعات ہیں، اور گذشتہ ایک سو چوراسی (۱۸۴) سال میں اس میں صرف پچیس ترامیم ہوئی ہیں،

یہ بہت ہی مختصر دستور ہے، پروفیسر ''منرو'' کے مطابق:

''درحقیقت یہ اختصار کا نمونہ ہے جس میں چار ہزار الفاظ ہیں، جو دس بارہ مطبوعہ صفحات میں ہیں، جسے صرف آدھے گھنٹہ میں پڑھا جا سکتا ہے۔

(دی گورنمنٹ آف یونائٹڈ اسٹیٹ ص:۵۳/ایڈیشن:۱۹۴۷)

اس کے مقابلے میں ہندوستانی دستور میں تین سو پچانوے (۳۹۵) دفعات ہیں، اور باون سال میں اس میں تراسی (۸۳) ترامیم ہو چکی ہیں، ہندوستانی آئین بہت بڑا ہے، جو ساڑھے چار سو (۴۵۰) صفحات میں ہے، جسے پڑھنے کے لیے کئی گھنٹے درکار ہیں، روسی آئین میں ایک سو چوہتر (۱۷۴)، جاپانی آئین میں ایک سو تین (۱۰۳) اٹلی کے آئین میں ایک سو ستاون (۱۵۷)، کناڈا کے آئین میں ایک سو ستائیس (۱۲۷)، آسٹریلیا کے آئین میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸)، آئیرلینڈ کے آئین میں ترپین (۵۳) اور سوئس کے آئین میں ایک سو تئیس (۱۲۳) دفعات ہیں، ان سب کے مقابلے میں امریکی آئین بہت ہی مختصر ہے، بروگن کے مطابق آئین ایک چھوٹا سا مسودہ ہے، اگرچہ یہ بہت مختصر ہے، مگر مختلف روایات، عدالتی فیصلوں، رسم ورواج وغیرہ نے اس کو کافی بڑا کر دیا ہے صدر کی کابینہ، سیاسی جماعتیں، ایوان نمائندگان کی

موجودہ پوزیشن وغیرہ سب روایات ہی پر منحصر ہیں۔

(۲) عوامی آئین

امریکہ کی متحدہ ریاست کے آئین ساز، جمہوریت پر مکمل یقین رکھتے تھے، آئین کی تمہید Preamble میں کہا گیا ہے کہ:

ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لوگ زیادہ طاقتور وفاق بنانے، انصاف قائم کرنے، داخلی امن قائم رکھنے، دفاع عام کا انتظام کرنے، عوامی فلاح و بہبود کو ترقی دینے اور اپنی اولاد کے لیے نعمت آزادی کو قائم رکھنے کے لیے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اس آئین کو اپناتے ہیں''۔

اس مقصد کے لیے امریکہ میں ہمیشہ عوام کی حکومت اور عوام کے لیے حکومت کے اصول پر عمل ہوتا رہا ہے، مختصر یہ ہے کہ امریکی عوام آئین کے تحت رہتے ہوئے خود اپنے اوپر (نمائندوں کے ذریعہ) حکومت کرتے ہیں۔

(۳) آئین کی بالادستی

امریکہ میں آئین سب سے اعلیٰ قانون ہے، صدر کانگریس، اور سپریم کورٹ سب ہی آئین کے تحت اور اس کے ماتحت ہیں، فائنر کے مطابق ''برطانیہ میں پارلیمان کو مؤثر اقتدار اعلیٰ حاصل ہے، متحدہ امریکہ میں آئین برتر ہے اس کی بالادستی کو عدالتی تبصرہ قائم رکھتا ہے''

(تھیوری اینڈ پیریکٹیا آف ماڈرن گورنمنٹ: ص۱۳۹/۱۹۵۶ء)

(۴) غیر لچک دار آئین:

امریکی آئین دنیا کے دساتیر میں انتہائی غیر لچک دار آئین ہے، اسی لیے (185 سال کے) طویل وقفے میں اس میں پچیس (۲۵) ترمیمیں ہوسکی ہیں، جب کہ ہندیونین کے آئین میں صرف ۵۲/سال میں ۸۳/ترمیمیں ہوئیں، امریکی آئین میں ترمیم کے لیے کانگریس کے دونوں ایوان ۲/۳ اکثریت سے تجویز پاس کریں، اور ریاستوں کی ۳/۴ مجالس قانون ساز اس کی تائید کریں، تب ترمیم ہوگی، ایک دوسرا طریقہ ہے ۲/۳ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کانگریس سے ترمیم کی درخواست کریں، تب کانگریس ایک کنونشن بلائے گی، جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوگا، اور اس کے اراکین کی تعداد کانگریس کے اراکین کے برابر ہوگی، یہ کنونشن آئین میں ترمیم کی تجویز پاس کرے گا اور یہ تجویز ۳/۴ ریاستی کنونشن (خصوصی اجلاس) منظور کرلیں تو آئین میں ترمیم ہوگی، چوں کہ یہ طریقہ زیادہ مشکل ہے، اس لیے اکیسویں ترمیم کے علاوہ بقیہ سب ترامیم میں پہلا طریقہ ہی اپنایا گیا، امریکہ کے مقابلے میں ہندوستان، روس، چین اور برطانیہ کے دساتیر میں ترمیم کرنا زیادہ آسان ہے۔

(۵) وفاقی حکومت:

امریکی آئین نے وفاقی نظام حکومت قائم کیا ہے، وفاقی نظام وہاں قائم ہوتا ہے، جہاں کچھ ریاستیں ہوں اور وہ اپنا اقتدار اعلیٰ ایک متحدہ حکومت اور مرکز کو سونپ دیں، وفاقی حکومت اور ریاستی حکومت کے درمیان تقسیم اختیارات ہو، اور دونوں کے تنازعات ختم کرانے کے لیے ایک سپریم کورٹ ہو، امریکی وفاق میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں، امریکی آئین کی دفعہ ۱ سیکشن ۸-۹-۱۰ میں تقسیم اختیارات کی گئی ہے، آئین کو بالادستی حاصل ہے، دفعہ ۳/ میں سپریم کورٹ کی تشکیل وغیرہ کا بیان دیا گیا ہے، ابتداء میں یہ ۱۳/ ریاستوں کا وفاق تھا اب اس میں پچاس ریاستیں شامل ہیں، ''اسٹرانگ کے مطابق''۔

متحدہ امریکہ کا آئین دنیا کا سب سے زیادہ مکمل وفاقی آئین ہے، کیوں کہ یہ وفاقیت کے تین اہم جزاء (۱) آئین کی بالاتری (۲) تقسیم اختیارات، اور (۳) وفاقی عدلیہ کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ (پولیٹکل کانسٹی ٹیوشن ص:۹۱/۱۹۷۲ء)

صدارتی طرز نظام:

جدید جمہوری نظام میں دو طرح کے طرز حکومت رائج ہیں، صدارتی اور پارلیمانی۔ امریکی آئین نے صدارتی طرز نظام اختیار کیا ہے، صدارتی حکومت وہ ہوتی ہے، جس میں عاملہ یعنی سربراہ مملکت اور اس کے وزراء آئینی نقطۂ نظر سے مقنّنہ سے الگ ہوتے ہیں، اور وہ اپنی سیاسی پالیسیوں کے لیے اس کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتے، اس نظام میں سربراہ مملکت برائے نام سربراہ نہیں ہوتا، بلکہ حقیقی ہوتا ہے، اور اپنے ان تمام اختیارات کا استعمال کرتا ہے، جو آئین اسے دیتا ہے، صدر کی مدت عہدہ چار سال طے شدہ ہے اور اسے درمیان میں عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر کے ہٹایا نہیں جاسکتا، صرف سنگین جرائم کے ارتکاب پر اس سے مواخذہ کیا جاسکتا ہے، لیکن گذشتہ دوسو انیس (۲۱۹) سال میں کسی بھی صدر کو مواخذہ کر کے ہٹایا نہیں گیا، کیوں کہ مواخذہ کے لیے بہت سی شرائط ہیں، جو مشکل سے پوری ہوتی ہے۔

(۷) جمہوریت:

امریکہ میں جمہوریت قائم کی گئی ہے، اوپر سے نیچے تک تمام عہدیدار عوام کے منتخب ہوتے ہیں، صدر کو عوام بالواسطہ چار سال کے لیے منتخب کرتے ہیں، ریاستوں کو بھی جمہوری طرز نظام کا پابند کیا گیا ہے، وفاقی کانگریس، ریاستی مجالس قانون ساز، گورنر، اور صدر و نائب صدر

سب ہی عوام کے نمائندے اور ان کے منتخبہ ہوتے ہیں۔

(۸) بنیادی حقوق:

ابتداء میں ۱۷۸۷ء کے آئین میں عوام کے حقوق کا تذکرہ نہیں تھا، اس لیے کچھ ریاستوں نے اسے نامنظور کر دیا مجبور ہو کر وفاق کے حامیوں کو وعدہ کرنا پڑا کہ کانگریس کا اجلاس ہوتے ہی اس میں حقوق کا بل شامل کر دیا جائے گا۔

چنانچہ آئین میں پہلی دس ترمیمیں چار مارچ ۱۷۸۹ء کو منظور کر لی گئیں، جس کی تائید تمام ریاستوں نے کر دی اور ۱۵ر دسمبر ۱۷۹۱ء کو یہ آئین کا جزو بن گئیں، ان ترمیموں میں عوام کے حقوق کا تعین کیا گیا۔

(۹) دوہری شہریت

امریکی آئین کی چودہویں ترمیم (۱۸۶۸ء) کے مطابق ہر امریکن شہری کو اپنی ریاست کی شہریت اور وفاق کی شہریت حاصل ہے، امریکن والدین کی اولاد خواہ وہ کہیں پیدا ہو امریکی شہری ہی ہوگا، اسی طرح امریکہ میں پیدا ہونے والا بچہ خواہ اس کے والدین غیر ملکی ہوں امریکی ہوگا، جو لوگ امریکہ کی شہریت اختیار کرنا چاہتے ہیں، انہیں انگریزی زبان، امریکی تاریخ اور طرز حکومت کے اصولوں سے واقف ہونا پڑتا ہے، دس سال تک امریکہ میں مقیم ہونا پڑتا ہے اور یہ حلف لینا پڑتا ہے، کہ وہ گذشتہ دس سال سے کسی ایسی تنظیم سے منسلک نہیں ہے جس کا مقصد امریکی حکومت کا تختہ الٹنا ہے۔

(۱۰) تقسیم اختیارات:

تقسیم اختیارات کا اصول مانٹیکو کا وضع کردہ ہے، اس نے لکھا ہے، اگر مقنّنہ اور عاملہ کے اختیارات ایک ہی شخص یا ججوں کے ایک طبقہ میں مرکوز ہو جائیں تو کوئی آزادی باقی نہیں رہ سکتی، اس نے آگے لکھا ہے اگر عدالتی اختیارات عاملہ اور مقنّنہ سے الگ نہیں کئے جاتے تو آزادی بالکل ختم ہو جائے گی۔ (دی گورنمنٹ آف یونائیٹڈ اسٹیٹ: ص ۵۷/ ۱۹۴۷ء)

مشہور امریکی آئین ساز میڈیسن نے کہا تھا ”عاملہ مقنّنہ اور عدلیہ کے سب ہی اختیارات ایک ہاتھوں میں مرکوز کرنا ظلم و ناانصافی کے مترادف ہے، چاہے وہ ایک شخص ہو، کچھ لوگ ہوں یا زیادہ،

وراثتا ہو، خود اقتدار پر قابض ہو گیا ہو یا منتخبہ ہو۔ (حوالہ بالا: ۵۸)

پروفیسر اوگ کے مطابق ”امریکی حکومت میں چاہے وہ قومی ہو، ریاستی ہو یا مقامی، کوئی خصوصیت اس قدر اہم نہیں ہے جس قدر تقسیم اختیارات کے ساتھ پہلے سے دیا گیا نگرانی اور توازن کا اصول ہے۔ (ایز ینٹلس آف امریکن گورنمنٹ: ص ۳۸)

فائنز لکھتا ہے:

”امریکی آئین قصداً اور کوشش کر کے تقسیم اختیارات کے اصول پر بنایا گیا ہے، آج یہ آئین، اس اصول پر چلنے والا دنیا کا سب سے اہم مسودہ ہے۔

(تھیوری اینڈ پریکٹس آف ماڈرن گورنمنٹ: ص ۹۹/ ۱۹۵۶ء)

(۱۱) نگرانی اور توازن کے اصول

چونکہ حکومت کے تینوں اجزاء کا ایک دوسرے سے بے تعلق ہونا ممکن نہ تھا، اس لیے نگرانی

اورتوازن کے اصول کواپنایا گیا، میڈیسن نے ثابت کیا تھا کہ جب تک یہ تینوں اجزاء ایک دوسرے سے اس طرح منسلک نہ ہوں گے کہ ہرایک دوسرے پرنگراں ہو، تب تک آزاد حکومت قائم نہ ہوسکے گی، اسی لیے تقسیم اختیارات کے ساتھ نگرانی اورتوازن کا اصول بھی اپنایا گیا ہے۔

گوئل کے مطابق ”آئین کواحتیاط سے مرتب کرنے کے بعد نگرانی اورتوازن کے اصول کوشامل کیا گیا ہے، تاکہ حکومت کی کوئی شاخ پاگل پن کا مظاہرہ نہ کر بیٹھے۔

(دی یونائیٹیڈ اسٹیٹس، پولیٹکل سسٹم: ص۱۶/ ۱۹۶۰ء)

(۱۲) عدلیہ کی برتری:

وفاقی حکومتوں میں بااختیار عدلیہ کی بڑی ضرورت اوراہمیت ہے، امریکی آئین نے عدلیہ کو بہت بااختیار بنایا ہے، امریکی آئین کی دفعہ ۳/۴ میں اس کے اختیارات وفرائض پوری طرح واضح کیئے گئے ہیں، ۱۸۰۱ء کے مشہور مقدمہ ماربری بنام میڈیسن میں چیف جسٹس مارشل نے فیصلہ میں لکھا تھا کہ ”آئین ملک کا سب سے اعلیٰ قانون ہے، کانگریس اورریاستی مجالس قانون ساز کا پاس کردہ کوئی قانون اگرآئین کے خلاف ہے تواسے غیرآئینی سمجھا جائے گا۔“ اس اصول کو عدالتی تبصرہ (Judicial Review) کہا جاتا ہے، اس اصول کے تحت سپریم کورٹ نے بہت سے قوانین کوغیرآئینی قراردیا ہے، اس طرح تمام ملک پرعدلیہ کی بالادستی قائم ہے۔

(۱۳) حکومت کے محدود اختیارات:

امریکی آئین سازوں نے برطانوی شہنشاہ جارج سوم کی مطلق العنان حکومت کے ہاتھوں بہت تکالیف اٹھائی تھیں، اوراس کے خلاف انہیں بغاوت کرنی پڑی تھی، اس لیے انہوں نے اپنے آئین میں جان لاک اور مانٹیسکیو کے اصولوں سے متأثر ہوکرحکومت کے اختیارات کو

محدود کرنے کی کوشش کی، اس لیے اقتدار اعلیٰ عوام کو سونپا گیا، تقسیم اختیارات اور نگرانی و توازن کے اصول کو اپنایا گیا، آئین میں دستاویز حقوق شامل کی گئی، تا کہ حکومت عوام کے حقوق کا احترام کرے اور اس میں بے جا مداخلت نہ کرے، تمام اختیارات عوام کے نمائندوں کو سونپے گئے، مسلم افواج پر شہری کنٹرول قائم کیا گیا، تا کہ فوجی آمریت قائم نہ ہو سکے، آئین میں ترمیم کا طریقہ مشکل رکھا گیا، تا کہ آئین چند مفاد پرستوں کے ہاتھ کھلونا نہ بن جائے، اور اس میں اسی وقت ترمیم
ہو سکے، جب کہ عوامی نمائندوں کی بڑی اکثریت اس کے حق میں ہو۔

(۱۴) بہت سی قابل ذکر باتوں کی کمی:

آئین میں بہت سی قابل ذکر باتوں کا تذکرہ نہیں ہے، جیسے ایوان نمائندگان کے اسپیکر کے اختیارات، دونوں ایوانوں میں تعطل کے خاتمہ کا طریقہ، وفاقی افسروں کو ہٹائے جانے کا طریقہ وغیرہ اسی طرح کارپوریشن، بینک، تعلیم، سیاسی جماعتیں، عوامی خدمات، زراعت، محنت اور صنعت وغیرہ اہم معاملات پر آئین کوئی روشنی نہیں ڈالتا، لیکن بقول پروفیسر منرو، ''خوشی کی بات یہ ہے کہ کانگریس کو عطا کردہ اختیارات اتنے وسیع الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں کہ وہ زیادہ تر چھوڑے ہوئے معاملات کو قانون کے ذریعہ ہی طے کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

(گورنمنٹ آف دی یونائیٹیڈ اسٹیٹ: ص۱۶۲)

امریکی وفاق میں شامل ریاستوں کے نام

۱۷۸۹ء میں جب امریکی وفاق کی تشکیل ہوئی تو اس وقت اس میں صرف تیرہ ریاستیں، ورجینا، میسا چیوسٹس، ڈیلاویر، میری لینڈ، جزیرہ رہوڈ، نیوجرسی، کنکٹکٹ، نیویارک، شمالی کیرولینا، نیراسکا، پنسلوانیا، جارجیا، اورورماؤنٹ، شامل ہوئی تھیں، اب ان کی تعداد پچاس ہے، ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱	الاباما	۲	اری زونا
۳	ارکنساس	۴	الاسکا
۵	کیلی فورنیا	۶	کنکٹکٹ
۷	کولوریڈو	۸	ڈیلاویئر
۹	فلوریڈو	۱۰	جارجیا
۱۱	ہوائی	۱۲	انڈیانا
۱۳	آیوا	۱۴	ایلنوئس
۱۵	ایداہو	۱۶	کنساس
۱۷	کنیٹکی	۱۸	لوئس یانا
۱۹	میسا چیوسٹس	۲۰	میری لینڈ
۲۱	مسوری	۲۲	مسپی
۲۳	میشیگن	۲۴	مینسوٹا
۲۵	مونٹانا	۲۶	مین
۲۷	نیوہیمشائر	۲۸	نیراسکا

۲۹	شمالی کیرولینا	۳۰	نیویارک
۳۱	نیوجرسی	۳۲	شمالی ڈکوٹا
۳۳	نوادا	۳۴	نیومیکسکو
۳۵	اوکلاہاما	۳۶	اوہیو
۳۷	اوریگن	۳۸	پنسلوانیا
۳۹	جزیرہ رہوڈ	۴۰	جنوبی ڈکوٹا
۴۱	جنوبی کیرولینا	۴۲	ٹینیسی
۴۳	ٹیکساس	۴۴	یوٹاہ
۴۵	ورماؤنٹ	۴۶	ورجینا
۴۷	وسکنسائن	۴۸	مغربی ورجینا
۴۹	واشنگٹن	۵۰	ویومنگ

فہرست صدور امریکہ

۱	جارج واشنگٹن 1789-1797	۲	جان آدم 1797-1800
۳	تھامس جیفرسن 1800-1809	۴	جیمس میڈیسن 1809-1817
۵	جیمس مزو 1817-1825	۶	جان کیوا ایڈمز 1825-1829
۷	اینڈریو جیکسن 1829-1837	۸	مارٹن وان برن 1837-1840
۹	ولیم ہنری ہیریسن 1840-1841	۱۰	جان ٹائکر 1841-1845
۱۱	جیمس کے پولک 1845-1849	۱۲	رچاری ٹیلر 1849-1850
۱۳	ملرڈنل 1850-1853	۱۴	فرینکلن پیرس 1853-1857
۱۵	جیمس بکائن 1857-1861	۱۶	ابراہم لنکن 1861-1865

۱۷	اینڈریو جانسن 1865-1869	۱۸	جی سمپسن گرانٹ 1869-1877
۱۹	رتھرفورز بی ہیس 1877-1880	۲۰	جیمس گارفیلڈ 1881
۲۱	چیٹر اے آرتھر 1881-1884	۲۲	کلیولینڈ 1885-1889
۲۳	بنجامن ہیریسن 1889-1892	۲۴	کلیولینڈ 1892-1896
۲۵	ولیم میک کنلی 1896-1900	۲۶	تھیوڈر روزویلٹ 1900-1909
۲۷	ولیم ہاورڈ ٹافٹ 1909-1913	۲۸	وڈرو ولسن 1913-1921
۲۹	جی وارن ہارڈنگ 1921-1923	۳۰	کیلون کولیج 1923-1928
۳۱	ہربرٹ ہور 1928-1932	۳۲	**فرینکلن ڈی روزویلٹ 1932-1944**
۳۳	ہیری ٹرومین 1944-1952	۳۴	آئزن آور 1952-1953
۳۵	جان، ایف، کنیڈی 1960-1963	۳۶	لنڈن بی جانس 1963-1968
۳۷	رچرڈ ایم نکسن 1968-1974	۳۸	جیرالڈ فورڈ 1974-1977
۳۹	جمی کارٹر 1977		(منتخب دساتیر: ۲۴۶)

(نوٹ) ان کے بعد صدر جارج بش بڑے، صدر بل کلنٹن، صدر بش چھوٹے، صدر بارک اوباما (۸ سال تک مسلسل) اور اب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا دور آیا ہے، جو مسلمانوں اور سیاہ فاموں کے حق میں سخت گیر نظریات کے لئے شہرت رکھتے ہیں۔

سویت یونین کا آئین، پس منظر اور خصوصیات

سویت یونین اب افسانۂ ماضی بن چکا ہے، مگر روس تو موجود ہے، جو اس پورے سیاسی، معاشی اور آئینی نظام کا منبع تھا، دنیا میں اشتراکیت باقی ہے، جو سوویت یونین کے لیے نقطۂ اتحاد ثابت ہوئی تھی، علاوہ ازیں اس نظام نے تاریخ کے ایک طویل عرصہ پر حکمرانی کی ہے، اور دنیا کی عظم ترقوت کی حیثیت سے اپنی یاد چھوڑی ہے، ان وجوہات کے پیش نظر سویت یونین کے آئین اور اس کے تاریخی پس منظر پر نگاہ ڈال لینا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

مختصر تاریخ:

سوویت یونین بہ لحاظ رقبہ (اپنے دور میں) دنیا کا سب سے بڑا ملک تھا، اس کا رقبہ ۲؍کروڑ ۲۴؍لاکھ مربع کلومیٹر تھا، مشرق سے مغرب تک اس کا انتہائی فاصلہ نو ہزار کلومیٹر سے زیادہ اور شمال سے جنوب تک ساڑھے چار ہزار (۴۵۰۰) کلومیٹر سے بھی زیادہ تھا، یہ بلحاظ رقبہ امریکہ سے ڈھائی گنا، ہندوستان سے سات (۷) گنا، جاپان سے ساٹھ (۶۰) گنا، اور برطانیہ سے نوے (۹۰) گنا بڑا تھا، مگر اس کا زیادہ تر حصہ برف پوش اور آبادی وزراعت کے لیے بیکار تھا، اس کی سرحدیں بارہ (۱۲) ممالک سے ملتی تھیں، ناروے، فن لینڈ، پولینڈ، زیکوسلاویہ، ہنگری، رومانیہ، ترکی، ایران، افغانستان، چین، منگولیا اور شمالی کوریا اس کے پڑوسی تھے۔

سوویت یونین کا دارالسلطنت ماسکو تھا، سوویت یونین کا شمار دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں کیا جاتا تھا، امریکہ اور روس ہی اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں۔

سوویت یونین کی کل آبادی تقریباً ۲۶ر کروڑ تھی، یہاں پر مختلف قومیں، نسلیں، اور مذاہب، مختلف تہذیب وتمدن اور زبانیں پائی جاتی تھیں، ۱۲۱ر قومیں تھیں، جو سوویت آبادی کا پچپن (۵۵) فیصدی ہیں، باقی روسی النسل تھیں، دوسری بڑی قومیں ازبک، تاتار، یوکرینین وغیرہ ہیں، کچھ قومیتوں کی آبادی تو ایک ہزار یا اس سے بھی کم تھی، بہت سی زبانیں بولی جاتی تھیں۔

روس میں تیرہویں صدی تک چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں، چودھویں صدی میں تیمور لنگ نے جنوبی روس کو فتح کیا، منگول اور تاتاری اقوام میں برسوں تک جنگ چلتی رہی، الیان ثالث (۱۴۶۲-۱۵۰۵) کے دور میں مضبوط مرکز قائم ہوا، اس کے وارثوں نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا، اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں روس کے زار شہنشاہوں نے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ختم کر کے تمام وسط ایشیا کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا، ان کی اس سامراجی پالیسی کی بدولت ہی روس دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا۔

زار شہنشاہ انتہائی مطلق العنان اور جابر وظالم تھے، غیر عیسائیوں خصوصاً مسلمانوں کے خلاف ان میں بے پناہ تعصب تھا، عوام ظلم کی چکی میں پس رہے تھے، ان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔

انیسویں صدی کے وسط سے ہی روس میں انقلابی اثرات نمایاں ہونے لگے تھے، سینکڑوں بار کسانوں نے بغاوتیں کیں، لیکن ہر بار زار شاہی نے ان کو سختی سے کچل دیا۔

۵-۱۹۰۴ء میں جاپان سے شکست کھانے کے بعد روس میں دستوری حکومت کا مطالبہ کیا جانے لگا اکتوبر ۱۹۰۵ء میں ایک شاہی فرمان کے تحت شہریوں کے کچھ حقوق تسلیم کئے گئے اور

دوما (پارلیمان) کے طریقۂ انتخابات میں تبدیلیاں کی گئیں۔

۶- ۱۹۰۵ء کی دستوری تبدیلیوں نے زار کے قانونی اختیارات پر کچھ حد تک پابندی لگادی، لیکن اس کے حقیقی اختیارات وہی رہے، ۱۹۰۵ء کے اعلان کے بعد منتخب دوما میں آزاد خیال اور ترقی پسند ممبروں کی اکثریت ہوگئی، مگر چند ہفتہ بعد ہی اسے تحلیل کردیا گیا، دوبارہ انتخابات ہوئے مگر جلد ہی اسے بھی تحلیل کردیا گیا، ۱۹۰۷ء میں ایک قانون جاری کیا گیا جس کے تحت حق رائے دہی کو محدود کردیا گیا، اس کے علاوہ سرکار کو کچھ ایسے اختیارات بھی دیئے گئے، جن کے تحت وہ دوما پر پورا کنٹرول کرسکتی تھی، اسی قانون کے تحت تیسری اور چوتھی دوما منتخب ہوئی مگر وہ عوام کی حقیقی نمائندہ نہ تھی، اس میں اکثریت جاگیرداروں اور پادریوں کی تھی، چرچ پر شہنشاہ کا کنٹرول تھا، اس لیے پادری زارشاہی کو مضبوط بنانے کے لیے اس کے حق میں پروپیگنڈے کرتے تھے، اور شاہی احکام پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے، بادشاہ اللہ کا سایہ ہے، بادشاہ کے احکام کی پابندی خدا کے احکام کی پابندی ہے، وغیرہ پر یقین کراکے عوام کو زار کا غلام بنادیا گیا تھا۔

زارشاہی تمام قومیتوں اور نسلوں، تہذیب وتمدن اور زبانوں کے استحصال کی پالیسی پر گامزن تھی، روس کو بجا طور پر قومیتوں کا قید خانہ کہا جاتا تھا، مزدوروں اور کسانوں کی حالت قابل رحم تھی، سیاسی اور مذہبی آزادی کا نام ونشان نہ تھا۔

پہلی جنگ عظیم میں روسی فوجوں کو شکست اور روسی عوام کو زبردست اقتصادی اور غذائی مسائل کا سامنا کرنا پڑا، ننگی بھوکی عوام نے زار نکولس ثانی کے خلاف زبردست مظاہرے کئے، یہ مظاہرے بغاوت کی صورت اختیار کرتے چلے گئے، فوج میں بھی بغاوت کے آثار ظاہر ہونے لگے، مجبوراً دوما نے ۱۲/مارچ ۱۹۱۷ء کو شہزادہ لوو (Luov) کی رہنمائی میں عارضی حکومت قائم کی، زار کو برطرف کردیا گیا، اور اس کو اس کے خاندان سمیت گرفتار کرلیا گیا۔

لینن اور ٹرالٹسکی کی رہنمائی میں بالشویکوں (کمیونسٹوں) نے جنگ بند کرنے، امن قائم کرنے اور ننگی بھوکی عوام کے لیے غذا کا انتظام کرنے کا نعرہ لگایا، مزدوروں نے سدھارنے اور زمینداروں وسرمایہ داروں کا خاتمہ کرنے کا نعرہ لگایا، مزدوروں نے اپنی تنظیمیں قائم کرلیں، جن کو سوویت کہا جاتا تھا، انہوں نے زبردستی فیکٹریوں اور کارخانوں پر قبضہ کرنا شروع کردیا، فوجی بھی جنگ سے تنگ آچکے تھے، اس لیے انہوں نے بھی لینن کا ساتھ دیا، ۶/نومبر ۱۹۱۷ء کی شب میں (روس کے پرانے کلنڈر کے حساب سے) ۲۴/اکتوبر ۱۹۱۷ء کو انقلاب شروع ہوگیا، عارضی حکومت کے ممبران کو گرفتار کرلیا گیا، زار کے خاندان ، زمینداروں وسرمایہ داروں کا قتل عام کردیا گیا، ہر اس آدمی کے لیے پیغام اجل آگیا جو اشتراکیت کا مخالف تھا، یہ انقلاب لینن کی رہنمائی میں ''انقلاب اکتوبر'' یا انگریزی کلنڈر کے حساب سے ''انقلاب نومبر'' کہلاتا ہے۔

روس میں نئی دستوری حکومت کا آغاز ۱۹۱۸ء سے ہوا، اس کے بعد دوسرا دستور ۱۹۲۴ء میں تیار ہوا، تیسرا دستور ۱۹۳۶ء میں اسٹالن کی رہنمائی میں نافذ ہوا، اس لیے اسے اسٹالن آئین کہتے ہیں، ۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء سے سوویت یونین میں بریثرنیف کی رہنمائی اور ہدایت میں چوتھا آئین نافذ ہوا۔

اس آئین کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

(۱) تحریری آئین

سوویت یونین کا آئین تحریری ہے، اس میں (۲۱) اکیس باب اور ایک سو چوہتر (۱۷۴) دفعات ہیں، یہ آئین نہ تو ہندوستانی آئین کی طرح طویل ہے اور نہ امریکی آئین کی طرح مختصر۔

(۲) عوامی اشتراکی ریاست

آئین کی دفعہ ۱/ اعلان کرتی ہے کہ سوویت، اشتراکی جمہوری وفاق تمام عوام کی اشتراکی ریاست ہے، دفعہ ۲/ کے مطابق تمام اختیارات کا سرچشمہ عوام ہیں، دفعہ ۹/ کے مطابق سوویت سماج کے سیاسی نظام کا اہم مقصد اشتراکی جمہوریت کا فروغ ہے، اس کے حصول کے لیے مزدور طبقہ کو سماج اور ریاستی انتظامیہ میں زیادہ سے زیادہ دخیل کیا جائے گا، عوامی تنظیموں کی سرگرمیوں کو ترقی دی جائے گی، اور رائے عامہ کا لحاظ کیا جائے گا۔

(۳) جمہوری مرکزیت

آئین کی دفعہ ۳/ کے مطابق سوویت ریاست جمہوری مرکزیت کے اصول پر منظّم کی جائے گی، جمہوری مرکزیت کا مطلب یہ ہے کہ جمہوریت اور مرکزیت کو ایک ساتھ قائم کیا جائے، جماعت میں ایک طرف جمہوریت ضروری ہے تو دوسری طرف اتحاد قائم رکھنے کے لیے، نظم وضبط کی برقراری اور فیصلوں کے جلد نفاذ کے لیے مرکزیت ضروری ہے، سوویت یونین میں جمہوری مرکزیت سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ مختلف خیالات کو پوری آزادی سے ظاہر کیا جائے، لیکن اس کے بعد اکثریت کے فیصلوں کو تہہ دل سے مانا جائے، اور انہیں نافذ کیا جائے، ان کے نفاذ میں مرکزیت کو برقرار رکھا جائے۔

(۴) غیر لچک دار آئین

سوویت یونین کا آئین برطانوی آئین کی طرح لچک دار نہیں ہے، اس میں ترمیم کا طریقہ آئین کی دفعہ ۱۷۴/ میں

تحریر ہے، اس کے مطابق آئین میں ترمیم اسی وقت ہو سکے گی جب سپریم سوویت کے دونوں ایوانوں کے کل ممبروں کی تعداد کی ۲/۳ اکثریت ترمیم کی تجویز منظور کر لے۔

(۵) پارلیمانی جمہوریت

آئین کی دفعہ ۱۰۸/ر نے واضح کیا ہے کہ سپریم سوویت (پارلمان) سوویت یونین کے ریاستی اقتدار کا سب سے بڑا ادارہ ہے، اور یہ ان تمام معاملات پر قانون سازی کی مجاز ہے، جو موجودہ آئین کے مطابق وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں شامل ہیں، وشنکی نے لکھا ہے:

''سوویت ریاست ایک نئی ڈھنگ کی جمہوری ریاست ہے، اس کی جمہوریت اعلیٰ درجہ کی ہے، ہمارے ملک میں تمام اختیارات مزدوروں کے ہاتھ میں ہیں، اور حقیقت میں وہی ملک کا انتظام کرتے ہیں۔ (دی لاء آف دی سوویت اسٹیٹ: ص ۱۶۱/ ۱۹۴۸ء)

(۶) عوامی رائے شماری اور واپسی کا طریقہ

آئین کی دفعہ ۱۱۴/ر کے مطابق سپریم سوویت کے فیصلہ پر پریسیڈیم اپنی طرف سے یا کسی وفاقی جمہوریہ کے مطالبہ پر کسی بھی مسودہ قانون کو عوامی بحث ومباحثہ اور رائے شماری کے لیے پیش کرسکتی ہے، اسی طرح دفعہ ۱۰۷/ر کے مطابق کسی بھی حلقۂ انتخاب کے رائے دہندگان اپنے نمائندے کی کارکردگی ٹھیک نہ ہونے پر اپنی اکثریت کے فیصلے سے اسے اپنی نمائندگی سے محروم کرسکتے ہیں، اور اسے واپس بلا سکتے ہیں۔

(۷) و

فاقی نظام

آئین کی دفعہ ۷۰؍میں کہا گیا ہے کہ سویت یونین ایک اشترا کی، جمہوری، کثیر القومی وفاق ہے، جسے مساوی سوویت اشترا کی جمہوریاؤں نے رضا کارانہ طور پر بنایا ہے، آئین نے مرکز اور ریاستوں کے اختیارات کا تعین کیا ہے، دفعہ ۷۶؍کے مطابق وفاقی جمہوریاؤں کو اپنا آئین الگ بنانے کا بھی اختیار ہے، لیکن ان کا آئین سوویت یونین کے آئین کے مطابق ہی ہونا چاہئے، اختلاف کی صورت میں مرکزی آئین وقوانین ہی قابل قبول ہوں گے، دفعہ ۷۲؍کے مطابق ہر وفاقی جمہوریہ کو سوویت یونین سے الگ ہونے کا بھی اختیار حاصل ہے، ان کی حدود میں تبدیلی بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتی، ان کی اپنی قومی زبان، جھنڈا اور نشان ہوتا ہے، یہ غیر ممالک سے تعلقات قائم کر سکتی ہیں اور معاہدات کر سکتی ہیں۔

(۸) منصوبہ بند معیشت

آئین کی دفعہ ۱۶؍میں کہا گیا ہے ”سماجی اور معاشی ترقی کے لیے معیشت کو منصوبہ بندی کے ذریعہ منظّم کیا جاتا ہے، اس مقصد کے لیے بنیادی انتظامی وحدتوں سے لے کر اعلیٰ سطح تک منصوبہ بندی کمیشن ہیں، جو اپنے دائرۂ اختیار میں آنے والے علاقے کی ترقی کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں، ان کی تصدیق اپنے سے بڑی وحدت سے کرائی جاتی ہے، پورے ملک کے لیے بھی ایک منصوبہ بندی کمیشن ہے، جو پورے ملک کے لیے معاشی منصوبہ بندی کرتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ سوویت یونین نے اس منصوبہ بندی کے ذریعہ حیرت انگیز ترقی کی اور تھوڑے عرصے میں دنیا کا اول درجہ کا ترقی یافتہ ملک بن گیا۔

(۹) معاشی نظام کا تعین

دفعہ ۱۰؍ میں کہا گیا ہے کہ سوویت یونین کے معاشی نظام کی بنیاد، ذرائع پیداوار اور ملکی دولت پر اشتراکی ملکیت ہے، ہر اس چیز پر جو عوام سے متعلق ہے، سماجی کنٹرول قائم کیا گیا ہے، سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کا مکمل خاتمہ اور پیداوار کے ذرائع پر شخصی کنٹرول بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔

(۱۰) نجی جائداد کا حق

اگرچہ آئین نے ہر چیز پر سے شخصی اختیار کو ختم کر کے سماجی اور اشتراکی اختیار قائم کیا ہے، مگر نجی جائداد کی بالکل نفی نہیں کی ہے، دفعہ ۱۳؍ کے مطابق سوویت شہری اپنی محنت سے حاصل کی ہوئی اشیاء کو نجی جائداد کے طور پر رکھ سکتے ہیں، روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء۔ مکان، بچت، مرغی فارم، گھر میں قائم باغیچہ وغیرہ اسی زمرے میں آتے ہیں، انہیں وراثتاً منتقل بھی کیا جا سکتا ہے، مگر شرط یہی ہے کہ تمام اشیاء اپنی محنت سے حاصل کی گئی ہوں، دوسروں کا استحصال کر کے نہیں۔

(۱۱) اشتراکی جمہوریت

آئین کی دفعہ ۹؍ میں کہا گیا ہے کہ سوویت سماج کے سیاسی نظام کا اہم مقصد اشتراکی جمہوریت کا فروغ ہے، لیکن یہ جمہوریت، مغرب کی معروف جمہوریت سے قطعی مختلف ہے، اس میں مکمل آزادئ فکر و ضمیر نہیں دی جاتی، اس جمہوریت کا مقصد صرف اشتراکیت کی ترقی و بقاء ہے، اس لیے مغربی مفکرین اسے جمہوریت نہیں مانتے بلکہ بدترین قسم کی آمریت قرار دیتے ہیں۔

(۱۲) جنگ کے پروپیگنڈے پر پابندی

آئین کی دفعہ ۲۸/ سوویت یونین میں جنگ کے پروپیگنڈے کو ممنوع قرار دیتی ہے، امن کے قیام اور اس کی بقاء کے لیے ضروری ہے کہ، جنگ کا بخار نہ پھیلایا جائے، سوویت یونین سے قبل صرف جاپانی آئین نے ہی ترک جنگ کا اعلان کیا تھا۔

(۱۳) نظریاتی تعلق پر زور

سویت آئین نظریہ کی بنیاد پر برادرانہ تعلقات کی حمایت کرتا ہے، دفعہ ۳۰/ میں کہا گیا ہے کہ سویت یونین اشتراکی نظام اور اشتراکی فرقے کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے دوسرے اشتراکی ممالک سے عالمی اشتراکیت کے اصولوں کی بنیاد پر دوستانہ تعلقات، تعاون، اور برادرانہ روابط کو ترقی دے گا، اور مضبوط بنائے گا۔

(۱۴) سویت نظام

سویت یونین کے نظام حکومت کی ایک اہم خصوصیت اس کا سویت نظام ہے، سویت لفظ کا مطلب ہے ''مزدوروں کی منتخبہ کونسل'' سویتوں کا روسی انقلاب میں خاص حصہ ہے، اس لیے انہیں سویت یونین میں اہم مقام حاصل ہوا، آئین نے چھوٹی سے چھوٹی انتظامی وحدت سے لے کر اعلیٰ سطح تک سویتیں قائم کی ہیں۔

(۱۵) شہریوں کے بنیادی حقوق

سویت آئین نے چوں کہ ذرائع پیداوار پر سے شخصی اختیارات بالکلیہ سلب کر لئے ہیں،

اور کوئی سوویت شہری اپنی مرضی سے کوئی پیداواری کام کرنے کا مجاز نہیں ہے، اس لیے دوسری طرف اس نے لوگوں کو بے روزگاری کے عذاب سے بچانے کے لیے کچھ خاص بنیادی حقوق دیئے ہیں، جن کی حیثیت محض اس سے زیادہ نہیں جو گھر کا سرپرست اپنے کاروبار کے نظم وضبط کے لیے اپنے بچوں کو دیتا ہے، بعض کمیونزم زدہ مبصرین نے بڑی تحسین کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے، لیکن غور کیجئے تو اس میں تحسین وستائش کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

مثلاً روزگار پانے کا حق، آرام اور چھٹی پانے کا حق، حفظان صحت کا حق، سماجی حفاظت کا حق، رہائشی مکان پانے کا حق، حصول علم کا حق، تہذیبی ورثے کے استعمال کا حق، آزادئ تحریر وتقریر، آزادئ ضمیر، علوم وفنون کو ترقی دینے کا حق، حکومت کے انتظامی امور میں حصہ لینے کا حق، شخصی آزادی، گھروں اور خط وکتابت کو محفوظ رکھنے کا حق وغیرہ۔

سویت حقوق دیکھنے میں جس قدر خوشنما معلوم ہوتے ہیں، حقیقت میں ویسے نہیں ہیں، مغربی مفکرین کے خیال میں یہ حقوق عملی سے زیادہ کاغذی ہیں، کیوں کہ آئین میں واضح کردیا گیا ہے کہ ان حقوق کا استعمال اشتراکی نظام کو مضبوط بنانے اور اس کے اصول وضوابط کو پھیلانے کے لیے ہی کیا جاسکتا ہے، اگر کسی حق کے استعمال سے اشتراکی نظام پر چوٹ پڑتی ہو تو یہ حق فوراً سلب کرلیا جائے گا، ان حقوق کا فائدہ اور سہولیات صرف کمیونسٹ اٹھا سکتے ہیں، آزادی تحریر وتقریر کا استعمال صرف اشتراکیت کا پروپیگنڈہ کرنے اور اس کے گیت گانے کے لیے تو کیا جاسکتا ہے، اس کی مخالفت کے لیے نہیں........ آزادی تقریر وتحریر یہاں بے معنی ہوجاتی ہے، کیوں کہ ہر آدمی کمیونزم کا ہمنوا، اور اس کے اصولوں سے متفق نہیں ہوسکتا، اس صورت میں اسے اپنے خیالات کے اظہار کی پوری آزادی ہونی چاہئے، لیکن سوویت یونین میں آئینی طور پر سخت زبان بندی ہے، اشتراکی نظام کے خلاف کوئی بات کرنا سخت جرم سمجھا جاتا ہے، اور اس کا جواب دلائل کے بجائے سخت سزاؤں سے دیا جاتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اشتراکی نظام اتنا کمزور ہے کہ

وہ تنقید برداشت نہیں کرسکتا، کوئی بھی شخص دلائل وشواہد سے اس کا تار وپود بکھیر سکتا ہے، اس کے پاس ان دلائل کا کوئی جواب نہیں ہے، اس لیے یہ طاقت کے استعمال سے مخالفین کو خاموش کردینا چاہتا ہے۔

☆ اسی طرح دستور نے مذہبی آزادی کا اعلان کیا ہے، لیکن مذہب کی تبلیغ پر خاصی قدغن ہے، اس کے ساتھ ساتھ مذہب مخالف پروپیگنڈے کی نہ صرف اجازت ہے، بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

☆ اسی طرح شخصی آزادی اور گھروں کی رازداری کا احترام بھی تب تک ہی کیا جاتا تھا، جب تک اشتراکیت کو خطرہ لاحق نہ ہو۔

☆ اسی طرح ظاہری طور پر سوویت روس میں پارلیمانی طرز نظام رائج کیا گیا تھا، لیکن سپریم سوویت کا اجلاس سال میں پندرہ بیس روز چلتا تھا، روس جیسے وسیع اور اشتراکی ملک میں جہاں بہت زیادہ قوانین کی ضرورت ہوتی تھی پندرہ بیس روز میں کس طرح قانون سازی کی جاسکتی تھی، ۱۹۷۷ء میں نافذ سوویت روس کے چوتھے آئین کو سپریم سوویت نے صرف تین روز کے مباحثہ کے بعد ہی پاس کردیا۔

☆ سوویت روس میں انتخابات بھی ایک فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے، یہ صحیح ہے کہ ہر سیاسی ادارے کے لیے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر انتخابات ہوتے ہیں، مگر کسی جگہ کے لیے ایک ہی امیدوار ہوتا ہے، اس کو پارٹی نامزد کرتی ہے جس کی کوئی بھی مخالفت نہیں کرسکتا، اگر انتخاب دو آدمیوں کے درمیان نہ ہو تو پھر روسی زبان میں ہی اسے انتخاب کہا جاسکتا ہے، دنیا کی کوئی زبان اور کوئی شخص اسے انتخاب نہیں کہہ سکتا۔

☆ سوویت روس میں انسانوں کو مشین بنادیا گیا تھا، ان سے مشینوں کی طرح کام لیا جاتا تھا، اور ان کی فطری خواہشات ونفسیات کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا تھا، اعلیٰ درجہ کے کاریگروں

کو بہت زیادہ سہولیات حاصل ہوتی تھیں، معمولی مزدوروں کو زیادہ کام اور کم آرام نصیب ہوتا تھا، مزدوروں کے درمیان کافی امتیاز پایا جاتا تھا۔

(۱۶) کمزور عدلیہ

سوویت یونین کا آئین عدلیہ کو مکمل طور سے آزاد نہیں بناتا، سوویت یونین کی عدالت عالیہ کو سپریم سوویت کے پاس کردہ کسی قانون کو غیر آئینی قرار دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے، نہ ہی اسے آئین کی ترجمانی کرنے کا اختیار ہے۔ عدلیہ کا مقصد ہی اشتراکی اصولوں کی حفاظت اور اشتراکیت مخالفوں کو بدترین سزا دینا ہے۔

(۱۷) ایک جماعتی نظام

جمہوری ممالک میں کثیر جماعتی نظام ہوتا ہے، ایک حکمراں جماعت ہوتی ہے، اور بقیہ حزب مخالف ہوتی ہے، مگر سوویت آئین ملک میں صرف ایک ہی جماعت کو قائم رہنے کی اجازت دیتا ہے، دنیا کے دوسرے دساتیر کے برخلاف سوویت آئین میں کمیونسٹ پارٹی کو اشتراکی معاشرے کے قیام کی ہراول سمجھا جاتا ہے، آئین نے اسے سوویت سماج کی رہنما اور اس کے سیاسی نظام کا مرکزی حصہ قرار دیا ہے، پورے ملک میں صرف ایک جماعت کی آمریت قائم کی گئی ہے، یہی پورے ملک کے سیاہ وسفید کی مالک ہے، پالیسی اور پروگرام یہی طے کرتی ہے، حکومت کا کام تو محض ان کا نفاذ ہے۔

سوئزرلینڈ کا آئین - پس منظر اور خصوصیات

سوئزرلینڈ وسط یورپ میں تقریباً ۶۵/لاکھ آبادی اور ۱۴۱۳۰۹ مربع کلومیٹر رقبہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے، ابتداء میں اس میں چھوٹی چھوٹی آزاد اور خودمختار ریاستیں تھیں، ۱۲۹۱ء میں تین کینٹنوں نے اپنے دفاع کے لیے ایک یونین بنائی، اس کی کامیابی کو دیکھ کر ۱۵۱۳ء تک اس میں تیرہ (۱۳) کینٹن شامل ہوگئے ، یہ سب اپنے اندرونی معاملات میں آزاد اور خودمختار تھے، ۱۷۹۸ء میں انقلابی فرانس کی افواج نے اس پر قبضہ کرلیا، جو ۱۸۱۵ء تک قائم رہا، ۱۸۱۵ء کے بعد مذہبی اختلافات کی وجہ سے خانہ جنگی ہوتی رہی، ۱۸۴۸ء میں پارلمان نے اس کا آئین تیار کیا، جس پر ۱۸۷۴ء میں مکمل نظرثانی کی گئی، اس وقت سوئزرلینڈ ۱۹/مکمل اور ۶/نصف کینٹنوں کا ایک وفاق ہے، اس میں چار لسانی گروپ ہیں، جرمن ۷۲/فیصد ،فرانسیسی ۲۱/فیصد ،اطالوی ۶/فیصد، اور رومی ایک فیصد، چاروں زبانوں کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے، سب سے بڑا شہر دیورخ اور دارالسلطنت برن ہے، سوئزرلینڈ کے آئین کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱) یورپ کی قدیم ترین جمہوریت

سوئزرلینڈ یورپ کا سب سے قدیم جمہوری ملک ہے، جس وقت سوئزرلینڈ میں جدید جمہوری آئین نافذ ہوا، اس وقت یورپ کے سان مارینو (San Marino) اور ہنسا شہروں کو چھوڑ کر تمام ممالک میں شہنشاہیت قائم تھی، اس لیے اسے جدید جمہوریت کا گھر کہا جاتا ہے، سوئزلینڈ میں جمہوری روایات صدیوں سے قائم ہیں، اور یہاں ویسی ہی جمہوریت قائم ہے، جس کی تشریح عظیم مفکروں نے کی ہے، برائس کے مطابق ’’ان جدید جمہوریتوں میں جو سچی جمہوریتیں

ہیں، مطالعہ کے لیے سوئزر لینڈ کا دعویٰ اعلیٰ ترین ہے۔‘‘

(۲) تحریری آئین

سوئزر لینڈ کا آئین ایک تحریری دستاویز ہے۔ اس آئین میں ۱۲۳/ دفعات ہیں، آئینی نکات کے علاوہ کچھ روایات اور رسومات بھی عملاً اس میں شامل ہوگئیں ہیں، جن کی باقاعدگی سے پابندی کی جاتی ہے۔

(۳) سوئس آئین نے سوویت یونین کو ایک وفاق قرار دیا

اس میں ۱۹/ مکمل اور ۶/ نصف کینٹین شامل ہیں، کینٹینوں کے اپنے الگ الگ آئین ہیں، مگر ان کا آئین وفاقی آئین کے مطابق ہونا چاہئے، تضاد کی صورت میں وفاقی آئین ہی قابل قبول ہوگا۔

(۴) آئین لچک دار نہیں

دستور میں ترمیم کے لیے دونوں ایوانوں کی اکثریت ضروری ہے، پھر اس کی تائید و حمات کینٹینوں اور عوام کی اکثریت کی طرف سے ہونی چاہئے۔

(۵) براہ راست جمہوریت

سوئزر لینڈ دنیا کا واحد ملک ہے، جہاں آج بھی براہ راست جمہوریت نافذ ہے، عوامی رائے شماری، حق تحریک، اور عوامی اجلاس وغیرہ براہ راست جمہوریت کی نشانی اور اس کی حفاظت وبقاء کے لیے ہیں، آئین میں ترمیم کے لیے عوامی رائے شماری ضروری ہے، عام قوانین پر بھی اگر

تیس ہزار (۳۰۰۰۰) باشندے رائے شماری کا مطالعہ کریں تو رائے شماری کرانی لازمی ہوگی اسی طرح پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) باشندوں کو دستور میں ترمیم کرانے کے لیے تحریک کرنے کا حق حاصل ہے، کچھ کینٹنوں میں عوام خود ہی قانون سازی کرتے ہیں، ان کے اجلاس کو عوامی اجلاس کہا جاتا ہے، جہاں وہ جمع ہو کر کینٹین کا کاروبار حکومت چلاتے ہیں۔

(٦) دونوں ایوانوں کے مساوی اختیارات

سوئس پارلمان کو وفاقی اسمبلی کہا جاتا ہے، اس کے دو ایوان، ریاستی کونسل اور قومی کونسل ہیں، دونوں کی مدت کارکردگی چار سال مقرر ہے، دونوں ایوانوں کو مساوی اختیارات حاصل ہیں، جب کہ دنیا کے اکثر ممالک میں ایوان بالا کو ایوان زیریں کے مقابلے میں کم اختیارات حاصل ہوتے ہیں، وفاقی اسمبلی کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

(٧) اجتماعی عاملہ

اجتماعی عاملہ سوئزرلینڈ کی سب سے اہم خصوصیت ہے، آئین نے عاملہ کے اختیارات کسی فرد واحد کے ہاتھ میں نہیں سونپے بلکہ سات اراکین کی ایک کونسل کو جسے وفاقی کونسل کہا جاتا ہے، عطا کئے ہیں وفاقی کونسل کے ساتوں اراکین کی حیثیت برابر ہے، ساتوں کو مساوی اختیارات حاصل ہیں، کونسل کی مدت کارکردگی چار سال مقرر ہے، اسے درمیان میں عدم اعتماد ظاہر کر کے ہٹایا نہیں جاسکتا، اگرچہ کونسل کو وفاقی اسمبلی منتخب کرتی ہے، مگر یہ اسمبلی کے ممبر نہیں ہوتے، لیکن اس کے اجلاس میں شریک ہوسکتے ہیں، اس طرح سوئس آئین نے پارلمانی اور صدارتی دونوں طرز ہائے حکومت کا امتزاج کیا ہے، جارج کوڈنگ نے کہا ہے:

''اس چھوٹے سے انوکھے ملک کا وفاقی کونسل بلاشبہ لاثانی ادارہ ہے''

(فیڈرل گورنمنٹ آف سوئزر لینڈ: ص ۸۷)

دنیا کے کسی ملک کی عاملہ اتنی غیر جانبدار اور پارٹی بندی سے آزاد نہیں ہے، اس میں دونوں طرز کے اچھے اوصاف شامل ہیں، یہ ادارہ مستحکم بھی ہے اور مستقل بھی۔

(۸) غیر جانبداری

سوئزر لینڈ کی اہم ترین خصوصیت اس کی غیر جانبداری ہے، اس کو تمام لوگوں نے تسلیم کیا ہے، اس کی غیر جانبدارانہ پالیسی کی یہ انتہائی کامیابی ہے کہ اس نے دونوں بڑی جنگوں میں اپنے آپ کو غیر جانبدار اور محفوظ رکھا، اور اس وقت جب کہ اس کے چاروں طرف، فرانس، آسٹیریا، اٹلی، اور جرمنی آگ اور خون کی ہوئی کھیل رہے تھے، اور دنیا کے تمام ممالک اس جنگ کی آگ کی لپیٹ میں تھے، سوئزر لینڈ میں اسی پالیسی کی بدولت مکمل امن وسکون تھا، ہٹلر نے بھی اس کی غیر جانبداری کو تسلیم کر لیا تھا، ۱۸۱۵ء میں ویانا کانگریس نے اس کی مستقل غیر جانبداری کو تسلیم کر لیا تھا ۱۹۲۰ء میں جمعیۃ اقوام (LEAGUE OF NATION'S) نے بھی سوئزر لینڈ کی غیر جانبداری کو تسلیم کیا، اور جنیوا ہی اس کا مرکز قرار پایا۔

سوئزر لینڈ کی اسی پالیسی کی بدولت دنیا میں اسے خاص احترام حاصل ہے، دنیا کے ان ممالک کے درمیان جو ایک دوسرے سے قطع تعلق کئے ہوتے ہیں، اکثر سوئزر لینڈ ہی ان میں رابطہ قائم کراتا ہے، سوئزر لینڈ کی امن پسندی کا یہ سب سے بڑا ثبوت ہے، کہ اس نے گذشتہ طویل عرصے سے کوئی جنگ نہیں لڑی، جان براؤن میسی کے الفاظ میں:

”سوئزر لینڈ بدامنی کے سمندر میں جزیرۂ مسرت ہے“

(گورنمنٹ آف فور میجر: ص ۱۱/ ۱۹۷۲ء)

(۹) غیر مذہبی اور آزاد آئین

سوئزرلینڈ کا آئین انیسویں صدی کی آزاد خیالی کا مظہر ہے، اس میں مذہبی امتیاز کی مخالفت کی گئی ہے، مذہب اور حکومت کو الگ کر کے غیر مذہبی (سیکولر) حکومت قائم کی گئی ہے۔

وہاں مذہبی آزادی حاصل ہے، لیکن آئین کی دفعہ ۵۱ر نے جیسویٹ (Jesuit) فرقے (عیسائی مذہب کا ایک فرقہ) پر پابندی لگا دی ہے۔

(۱۰) عدلیہ کی حیثیت کمزور

عدلیہ کی حیثیت کمزور ہے۔

اسے وفاقی اسمبلی کے پاس کردہ کسی قانون کی دستوریت جانچنے کا اختیار حاصل نہیں ہے، نہ ہی یہ دستور کی محافظ ہے، البتہ کسی کینٹین کے قانون کو آئین کے مطابق نہ ہونے پر یہ غیر آئینی قرار دے سکتی ہے۔

(۱۱) حق شہریت اور حق رائے دہی

آئین کی دفعہ ۴۳ر کے مطابق اگر کوئی غیر ملکی سوئزرلینڈ کی شہریت حاصل کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے کمیونی اور کینٹین کا شہری بننا ہوگا، اس کے بعد اسے وفاق کی شہریت حاصل ہو جائے گی۔

سوئس وفاق

سوئزرلینڈ پہلے چند چھوٹی چھوٹی مکمل آزاد اور خودمختار ریاستوں میں منقسم تھا، ۱۲۹۱ء میں تین کینٹنوں، اری، شوز، اور انٹروالڈن نے اپنے دفاع اور خودمختاری کی حفاظت کے لیے ایک وفاق بنایا، جس کو دشمنوں کے مقابلے میں بڑی کامیابی ہوئی اس کامیابی سے متأثر ہوکر اس رشتۂ اتحاد میں ۱۵۷۳ء تک تیرہ کینٹینن شامل ہوگئے، یہ سب اپنے اندرونی معاملات میں آزاد اور خودمختار تھے، صرف مشترکہ معاملات میں ہی اتحاد عمل تھا، یہ سب جرمن لسانی گروہ کے کینٹینن تھے، ۱۸۰۳ء کے ثالثی قانون کے تحت اس وفاق میں فرنچ اور اطالوی لسانی گروہ کے کینٹیں بھی شامل ہوگئے، ۱۸۴۸ء میں اس وفاق کا باقاعدہ آئین تیار کیا گیا، جسے عوامی رائے شماری کے بعد نافذ کیا گیا، اور ۲۵ر کینٹنوں (۱۹ر مکمل اور ۶ر نصف کینٹینن) کی ایک کنفڈریشن وجود میں آئی۔

آئین پر ۱۸۷۴ء میں مکمل نظرثانی کی گئی، یہی آئین اب تک نافذ ہے، کنفیڈریشن میں شامل مختلف کینٹنوں کے نام اور ان کے اس اتحاد میں منسلک ہونے کی تاریخ درج ذیل ہیں:

۱	اری ۱۲۹۱ء	۲	شِوز ۱۲۹۱ء
۳	انٹروالڈن ۱۲۹۱ء		(بالاوزیریں)
۴	لوسرن ۱۳۳۲ء	۵	زیورج ۱۳۵۱ء
۶	بَرَن ۱۳۵۱ء	۷	گلیرس ۱۳۳۵ء
۸	زوگ ۱۳۵۲ء	۹	فرائی برگ ۱۴۸۱ء
۱۰	سولیر ۱۴۸۱ء	۱۱	باسل ۱۵۰۱ء (شہری اور دیہاتی)

۱۲	شوف ہوزن ۱۵۰۱ء	۱۳	پینزل (دونوں روہڈ) ۱۵۱۳ء
۱۴	سینٹ گال ۱۸۰۳ء	۱۵	گریچن ۱۸۰۳ء
۱۶	آرگو ۱۸۰۳ء	۱۷	تھرگاؤ ۱۸۰۳ء
۱۸	تیسن ۱۸۰۳ء	۱۹	واد ۱۸۰۳ء
۲۰	والے ۱۸۱۵ء	۲۱	نیوشاتال ۱۸۱۵ء
۲۲	جینیوا ۱۸۱۵ء		

(آئین کی دفعہ ۱ میں مذکورہ بالا نام دیئے گئے ہیں)

سوئزرلینڈ کی مخصوص پارٹیاں

۱	قدامت پسند کیتھولک	۲	سوشل ڈیموکریٹس (اشتراکی جمہوری پارٹی)
۳	انقلابی پارٹی	۴	کسان پارٹی
۵	آزاد خیال	۶	آزاد پارٹی
۷	کمیونسٹ پارٹی/مزدور پارٹی	۸	جمہوری اور پروٹسٹنٹ پارٹی

فرانس کا آئین - پس منظر اور خصوصیات

فرانس یورپ کا ہی نہیں، دنیا کا ایک عظیم ملک ہے، سامراجی لڑائیوں میں یہ اکثر برطانیہ کا حریف رہا ہے، ہندوستان میں جب یورپی اقوام کی آمد شروع ہوئی تو اس وقت بھی فرانسیسی ان میں پیش پیش تھے، اور انہوں نے پانڈیچری کے ہندوستانی علاقوں میں اپنی بستیاں بسائی تھیں، لیکن انگریزوں سے شکست کھانے کے بعد یہ ہندوستان میں اپنا علاقہ وسیع نہ کر سکے لیکن اس کے باوجود یہ دنیا کی دوسری بڑی سامراجی طاقت تھی آج بھی فرانس کا شمار دنیا کے طاقتور، دولتمند، اور ترقی یافتہ ممالک میں ہے، یہ دنیا کی پانچ بڑی طاقتوں میں ایک ہے جو ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہیں، یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے، اور اسے حق تنسیخ Veto Power حاصل ہے، یہ یورپ کی سیاست میں خصوصاً اور عالمی سیاست میں عموماً اہم کردار ادا کرتا ہے، آج بھی یہ دنیا کی بڑی سامراجی طاقت ہے، سامراجی طاقت میں برطانیہ کے بعد فرانس کو ہی دوسرا مقام حاصل رہا ہے۔

علمی اعتبار سے فرانس کا پایہ ہمیشہ مضبوط رہا ہے، یہاں ان عظیم فلسفیوں اور عالموں نے جنم لیا ہے، جن کے اقوال اور نظریات نے دنیا کے بڑے حصے کو متاثر کیا ہے، مانٹیسکیو، والیتر، روسو وغیرہ فلسفیوں اور مفکروں نے عالمی سیاسی تحریکوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے، وکٹر ہیوگو، رومارولاں، مادام کیوری، موسیو سیدیو وغیرہ عظیم علماء ہوئے ہیں، سوویت روس کو چھوڑ کر فرانس یورپ کا بلحاظ آبادی ورقبہ سب سے بڑا ملک ہے۔

دستوری تاریخ

انیسویں صدی تک یورپ کے دوسرے ممالک کی طرح فرانس میں بھی جابرانہ اور مطلق العنان شہنشاہیت قائم تھی، بادشاہ مطلق العنان ہوتے تھے، ان کا حکم ہی قانون تھا، زمیندار اور جاگیردار طبقہ عوام کا خون چوس رہا تھا، عام لوگوں کی حالت بہت ہی خستہ تھی، قومی اسمبلی کا اجلاس دوسو (۲۰۰) سال سے نہیں ہوا تھا، عوام ان حالات سے بہت ہی پریشان تھے، اسی دوران امریکی جنگ آزادی اور اس کی کامیابی نے فرانسیسی عوام کو بھی خونی انقلاب کی راہ دکھائی ۱۷۸۹ء سے ملک میں خانہ جنگی اور فتنہ وفساد شروع ہوگیا، امراء ورؤساء کو تہ تیغ کر دیا گیا، بادشاہ لوئی شاز دہم اور اس کی بیگم کو بھی تختہ دار پر چڑھا دیا گیا، ۱۷۹۳ء میں باقاعدہ شہنشاہیت کا خاتمہ کر کے فرانس کو جمہوریہ بنا دیا گیا، مگر اس سے بھی عوام کی مشکلات کا خاتمہ نہیں ہوا، ۱۷۹۹ء سے نپولین نے اقتدار حاصل کرنا شروع کیا، ۱۸۰۴ء میں جمہوریت کو ختم کر کے خود شہنشاہ بن بیٹھا، اور اپنی فتوحات سے پورے یورپ کو لرزہ براندام کر دیا، لیکن واٹر لو کی جنگ (۱۸۱۴ء) میں شکست کھانے کے بعد اس کا بھی زوال ہوگیا، ۱۸۱۵ء کے معاہدۂ پیرس نے لوئی شانژ دہم کے بھائی لوئی ہیز دہم کو تخت فرانس عطا کر دیا، اس کو ۱۸۳۰ء میں لوئی فلپ نے اکھاڑ پھینکا اور محدود اختیارات والی شہنشاہیت قائم کی، لیکن فروری ۱۸۴۸ء کے انقلاب نے لوئی فلپ کے اقتدار کا بھی خاتمہ کر دیا، وہ انگلینڈ بھاگ گیا اور فرانس میں دوسری بار جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا، نپولین بوناپارٹ کا بھتیجہ لوئی نپولین اس کا صدر بنا، مگر اس نے بھی رفتہ رفتہ اپنے اختیارات میں اضافہ کر کے خود کو ۱۸۵۲ء میں شہنشاہ قرار دے دیا اگرچہ یہ بات جمہوریت کے قطعی خلاف تھی، مگر اس نے اپنی شہنشاہیت کو کچھ فتوحات اور کچھ داخلی اصلاحات کے ذریعہ اٹھارہ سال تک قائم رکھا۔

لیکن ۱۸۷۰ء میں جرمن سے شکست کھا کر قید ہو جانے پر اسے تخت سے ہاتھ دھونا پڑا،

اور فرانس میں تیسری جمہوریہ کا اعلان کر دیا گیا، یہ جمہوریہ ۱۸۷۰ء سے ۱۹۴۰ء تک قائم رہی، دوسری جنگ عظیم شروع ہو جانے پر ۱۰ر جولائی ۱۹۴۰ء کو "وشی" کے مقام پر قومی اسمبلی کے دونوں ایوانوں نے ایک قرارداد پاس کر کے جمہوری حکومت کے تمام اختیارات مارشل پیتال کو سونپ دیئے، ۱۱ر جولائی کو مارشل پیتال نے سربراہ مملکت کی حیثیت سے آئین معطل کر دیا، اور ایک طرح کی آمریت قائم کر دی، لیکن اس کی مخالفت میں فرانس کے اندر ایک تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔

دوسری جنگ عظیم اس دوران زور وشور سے جاری تھی، فرانس پر ہٹلر کی نازی افواج قابض ہو چکی تھیں، ایسے وقت میں جنرل دوگال نے اپنے ملک کے وقار کو بنائے رکھا، اس نے تحریک آزادی شروع کی، ستمبر ۱۹۴۱ء میں ایک آزاد فرانسیسی قومی کمیٹی بنائی گئی، اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ملک کے لیے قانون بنائے، ستمبر ۱۹۴۳ء میں ۸۴ر ممبروں پر مشتمل ایک مجلس شوری الجزائر میں قائم کی گئی، جون ۱۹۴۴ء میں فرانسیسی کمیٹی برائے قومی آزادی نے جمہوریہ فرانس کی عبوری حکومت بنائی، ۲۵ر اگست ۱۹۴۴ء کو فرانس میں جرمن فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے، جنرل دوگال عبوری حکومت کے صدر بنے۔

جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو قومی اسمبلی کا انتخاب ہوا، اس نے نئے آئین کا مسودہ بنایا، مگر اس پر اتفاق نہ ہو سکا، نئے انتخابات کے بعد دوسرا مسودہ بنایا گیا، اور خاصے آئینی تعطل کے بعد بالآخر ۲۷ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو فرانس کی چوتھی جمہوریہ وجود میں آئی۔

فرانس کی آزادی کے بعد ۱۹۴۴ء میں جنرل دوگال فرانس میں صدارتی طرز نظام رائج کرانا چاہتے تھے، مگر چوں کہ فرانسیسی عوام لوئیس نپولین کے طرز عمل سے ڈرے ہوئے تھے، اس لئے وہ صدر کو اتنے وسیع اختیارات کا حامل نہیں بنانا چاہتے تھے، اس لئے دوگال کی تجویز رد کر دی گئی، اور ملک میں دوبارہ پارلمانی نظام حکومت رائج کیا گیا، البتہ تیسری جمہوریہ کے آئین کی بہت سی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔

فرانس کی چوتھی جمہوریہ کے آئین میں چھ سو(۶۰۰)الفاظ کی ایک طویل تمہید اور ۱۰۶ دفعات تھیں، آئین تحریرشدہ تھا، اور تیسری جمہوریہ کے آئین سے طویل اور پیچیدہ تھا، اس میں عوام کے حقوق وفرائض کا تعین کیا گیا تھا۔

فرانس کی چوتھی جمہوریہ بھی مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہوگئی، ۱۹۵۸ء میں زبردست آئینی اور سیاسی بحران پیدا ہوگیا، اور ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہوگئی، مجبور ہوکر قومی اسمبلی نے یکم جون ۱۹۵۹ء کو جنرل دوگال کو وزیراعظم بنادیا، اور اس طرح پانچویں جمہوریہ وجود میں آگئی، جنرل دوگال نے ایک نئے آئین کا مسودہ تیار کرایا جس پر پورے فرانس اور اس کی نوآبادیوں میں رائے شماری کرائی گئی، اسے اسی (۸۰) فیصد عوام کی حمایت حاصل ہوئی، ۱۷/ اکتوبر ۱۹۵۹ء سے فرانس کی پانچویں جمہوریہ کا آئین نافذ ہوا، اس آئین میں تمہید کے علاوہ ۹۲/ دفعات ہیں، اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

خصوصیات:

(۱) آئین تحریری اور مختصر ہے۔

(۲) فرانس کا نیا آئین بھی تمہید سے شروع ہوتا ہے، اس میں ۱۷۸۹ء کے اعلان کردہ انسانی حقوق کو جگہ دی گئی ہے، تمہید میں کہا گیا ہے، ”جمہوریہ فرانس اور اس کی نوآبادیوں کے عوام جو اپنی آزاد رائے سے نئے آئین کو تسلیم کررہے ہیں، ایک قومی انجمن کی تشکیل کریں گے، یہ قومی انجمن اپنے بنانے والوں کی مساوات اور مضبوطی پر قائم ہوگی۔

(۳) آئین کی دفعہ ۲/ کے مطابق فرانس ایک ناقابل تقسیم سیکولر سوشلسٹ جمہوریہ ہے، یہاں قومی اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ عوام ہے، جو اپنے اقتدار کا استعمال اپنے نمائندوں اور قوانین پر رائے شماری میں اپنی رائے کا اظہار کرکے کرتے ہیں۔

(۴) آئین لچک دار نہیں ہے، دفعہ ۸۹ر کے مطابق ترمیم کی تجویز پارلمان کے دونوں ایوانوں کی مقررہ اکثریت سے پاس ہونی چاہیئے اس کے بعد یہ عوامی رائے شماری کے لیے پیش کی جانی چاہیئے۔

(۵) پانچویں جمہوریہ کے آئین میں صدارتی اور پارلمانی طرز ہائے نظام کی خوبیاں یکجا کی گئی ہیں، عام حالات میں اختیارات صدر اور وزیراعظم کے درمیان تقسیم کئے گئے ہیں، لیکن ہنگامی حالات میں صدر کے اختیارات بہت بڑھ جاتے ہیں، اسے تمام اختیارات استعمال کرنے کا مکمل حق حاصل ہوجاتا ہے، آئین کے مطابق وہ یہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہے کہ کب ہنگامی حالات کا اعلان کیا جائے اور انہیں کب تک رکھا جائے؟ لیکن ساتھ ہی پارلمانی طرز کو بھی باقی رکھا گیا ہے، وزیراعظم اور کابینہ پارلمان کے سامنے جوابدہ ہیں، بروکن کے الفاظ ہیں ''یہ نہ امریکی طرز کا صدارتی آئین ہے، اور نہ برطانوی طرز کا پارلمانی آئین، یہ تو دونوں کا امتزاج ہے''

(۶) فرانس کے نئے آئین کی سب سے اہم خصوصیت اس کی مضبوط عاملہ ہے، تیسری اور چوتھی جمہوریہ کے زوال کا سبب ہی یہ تھا کہ ان کی عاملہ کمزور تھی، صدر اور وزیراعظم کی حیثیت پارلمان کے مقابلے میں بہت کم تھی، یہی چیز فرانس کے سیاسی عدم استحکام کا سبب بنی ہوئی تھی، موجودہ آئین میں اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اب صدر اور وزیراعظم کو پارلمان کے مقابلے میں زیادہ بااختیار بنادیا گیا ہے، فرانس میں امریکہ جیسا صدارتی طرز نظام ہے، مگر فرانس کے آئین نے پارلمانی طرز کو بھی باقی رکھا ہے، فرانس میں وزراء پارلمان سے باہر کے تو ہوتے ہیں، لیکن اس کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں، اور وہ ان کو برطرف کرنے کی مجاز ہے۔

(۷) فرانس میں برطانوی طرز کی وحدانی حکومت ہے، تمام حکومت مرکز سے ہی کی جاتی ہے، فرانس کے ڈیپارٹمان ہندوستان یا امریکی ریاستوں جیسے آزاد اور خودمختار نہیں ہیں، بلکہ وہ مقامی حکومت کی ایک اکائی ہیں۔

(۸) نئے آئین کی خصوصیات اس کی آئینی کونسل ہے، اس کی حیثیت کسی قدر عدالت عالیہ جیسی ہے، اگرچہ آئین نے عدالتی تبصرے کے بارے میں تو نہیں کہا ہے، لیکن یہ کونسل حکومت اور پارلمان کے پاس کردہ قوانین کی دستوریت جانچتی ہے، یہ اپنا فیصلہ اس وقت ہی دیتی ہے جب اس سے کسی مسئلہ پر رائے طلب کی جاتی ہے، اس کے پاس اپنے فیصلوں کو نافذ کرنے کی طاقت بھی نہیں ہے۔

(۹) فرانس کے نئے آئین میں عوامی اور انسانی حقوق کا بھی ذکر کیا گیا ہے، آئین کی تمہید میں بھی انہیں شامل کیا گیا ہے، لیکن قانونی نقطۂ نظر سے ان حقوق کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے، اگر عاملہ یا مقنّنہ کسی شخص کے حقوق پر پابندی لگائے تو عدالت کو اس کے خلاف شکایت سننے کا اختیار نہیں ہے، فرانسیسی حقوق زیادہ سے زیادہ امریکی اعلان آزادی جیسے ہیں، جس کی اہمیت تو بہت ہے، لیکن اسے قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے، اور نہ عدالتیں اسے نافذ کرا سکتی ہیں۔ (منتخب دساتیر: ۵۹۱/)

(۱۰) فرانس میں قانون کی حکمرانی نہیں ہے، بلکہ اس کی جگہ انتظامی قوانین کا طریقہ رائج ہے، فرانس کا اپنا لگ ’’مجموعۂ قوانین‘‘ ہے، فرانس کے جج اپنے فیصلوں کی بنیاد مجموعۂ قوانین کو بناتے ہیں، فرانس میں پانچ قوانین کے مجموعے ہیں:

۱	مجموعۂ تعزیرات	Penal Code
۲	مجموعۂ قوانین دیوانی	Civil Code
۳	مجموعۂ قوانین تجارت	Commer Cial Code
۴	ضابطۂ دیوانی	Civil Procedure Code
۵	ضابطۂ فوجداری	Criminal Pro Cedure Code

فرانس کا جج وزارت انصاف کا ایک افسر ہوتا ہے، اور اپنے انتخاب اور ترقی کے لیے عدلیہ کی اعلیٰ کونسل پر انحصار کرتا ہے، اس لیے وہ اس طرح آزاد ہو کر کام نہیں کر سکتا جیسے برطانیہ یا

امریکہ میں کرتا ہے۔

فرانس کے عدالتی نظام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہاں ججوں کے اجتماعی فیصلے کو اہمیت دی جاتی ہے، زیادہ تر مقدمات کا فیصلہ ایک سے زائد جج ہی کرتے ہیں، فرانس میں کہا جاتا ہے

’’ایک جج ایماندار جج نہیں ہوتا‘‘

دراصل فرانس میں جج زیادہ قابل اور لائق نہیں ہوتے، کیوں کہ جج کی تنخواہ اور دیگر سہولیات بہت کم ہیں، اس لیے اعلیٰ قابلیت کے لوگ اس طرف کم آتے ہیں۔

(۱۱) فرانس کے انتظامی قوانین، تاریخی حالات کا نتیجہ ہیں، اٹھارہویں صدی میں عدالتوں اور انتظامیہ کے درمیان تنازعہ رہتا تھا، فرانس میں عدالتوں کا انتظامی معاملات میں دخل اچھا نہیں کہا جاتا تھا، اس لیے انتظامی معاملات کے لیے الگ عدالتیں قائم کی گئیں۔

امریکی اور برطانوی مصنفین فرانس کے انتظامی قوانین کی بڑی مذمت کرتے ہیں، اور انہیں جمہوریت کے خلاف بتاتے ہیں، ان کے خیال میں فرانس کے عام شہری سرکاری ملازمین کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر سکتے، اور ملازمین جو چاہیں کرتے ہیں، کیوں کہ انہیں یہ ڈر نہیں رہتا کہ عام عدالتیں ان کے غلط کاموں کا احتساب کریں گی، مگر یہ صحیح نہیں کیوں کہ فرانس میں عملاً ایسا نہیں ہے، ان قوانین نے سرکاری ملازمین کے ظلم سے عوام کی اتنی اچھی حفاظت کی ہے کہ انہیں فرانس میں عوامی آزادی کے محافظ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، سرکاری ملازمین کسی شہری کا جو بھی نقصان کرتے ہیں، اسے فوراً سرکاری خزانے سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے، کیوں کہ فرانس میں یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کسی سرکاری افسر سے اس کی سرکاری حیثیت میں کوئی نقصان ہوا ہے تو اس کا معاوضہ سرکار ہی کو دینا چاہئے، اس کے برخلاف برطانیہ وغیرہ میں اگر کسی سرکاری ملازم سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو اس کا معاوضہ خود اسے ہی دینا پڑتا ہے، اگر وہ معاوضہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو اس وقت بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جاپانی آئین-پسِ منظر اور خصوصیات

جاپان ایشیا کا انتہائی ترقی یافتہ ملک ہے، جنگ عظیم دوم میں یہ ملک بڑی حد تک کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا تھا، لیکن جاپانیوں کے عزم، محنت اور جدوجہد نے آج اسے پھر دنیا کا ایک ترقی یافتہ ملک بنا دیا ہے، جاپان ایشیا کا واحد ملک ہے جو یورپ کی غلامی سے بچا رہا، اس پر جاپان کو خاص فخر ہے، جاپانی اپنے آپ کو ڈائن پون کہتے ہیں، جس کا مطلب ہے ''نکلتا ہوا سورج'' درحقیقت ایشیا میں سورج سب سے پہلے جاپان میں ہی طلوع ہوتا ہے۔

جاپان حزائر کا ملک ہے، اس میں چار بڑے جزائر کیوشی، ہونشیو، ہوکیڈو اور شیکولو ہیں، ان کے علاوہ تقریباً تین ہزار چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں، زیادہ تر علاقے پہاڑی ہے، درمیان میں میدان ہیں، جاپان میں کوہ آتش فشاں بہت ہیں، اسی وجہ سے یہاں بہت زیادہ زلزلے آتے ہیں، جاپان میں علم وفن کو بڑا عروج حاصل ہے، یہاں تعلیم کا اوسط صد فی صد ہے، جدید سائنس اور ٹکنالوجی میں جاپانی بہت زیادہ ماہر ہیں۔

جاپان میں آج بھی شہنشاہیت قائم ہے، یہ شہنشاہیت سینکڑوں سال سے قائم ہے، جاپان کے موجودہ شہنشاہ دنیا کی قدیم ترین شہنشاہیت کے وارث ہیں، گذشتہ ایک سو چالیس سال سے ان کا خاندان ہی جاپان کا حکمراں رہا ہے، جاپانی شہنشاہ کو وہاں کے سماج میں دیوتا جیسی حیثیت حاصل ہے، جاپانیوں کے مطابق شہنشاہ جاپان سورج کا بیٹا ہوتا ہے اسی لیے جاپان میں سورج سب سے پہلے طلوع ہوتا ہے، اگرچہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے شہنشاہ کے وقار میں بہت کمی آئی ہے، لیکن اس کے باوجود آج بھی جاپانیوں کی اکثریت اسے قابل پرستش سمجھتی ہے۔

جاپان کا رقبہ تقریباً تین (۳) لاکھ ستر (۷۰) ہزار مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً ۱۰۱/ کروڑ ہے، دارالسلطنت ٹوکیو ہے، جو جاپان ہی کا نہیں دنیا کا عظیم شہر ہے، جاپانی بدھ اور شنٹو مذہب کے پیرو ہیں، ان میں عیسائی اور مسلمان بھی خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم سے قبل جاپان میں ۱۸۸۹ء کا مائجی قانون نافذ تھا، اس آئین کے تحت شہنشاہ جاپان ملک کا سربراہ تھا، وہ حقیقی حیثیت سے ملک کا حاکم اور شہنشاہ تھا، وہ کسی قانون کا ماتحت نہ تھا، مسلح افواج کا وہی سربراہ تھا، وہ کسی بھی معاملے میں اپنے وزراء سے مشورہ نہ کر کے مسلح افواج کے سربراہوں سے مشورہ کرتا تھا، وہ جاپان کا وزیراعظم معمر سیاستداں جسے جینرو (JENRO) کہتے تھے، کے مشورے سے مقرر کرتا تھا۔

ایوان نمائندگان میں ۴۵۰/ممبر ہوتے تھے، جنہیں ۲۵/ سے زائد عمر کے مرد منتخب کرتے تھے، اس کی مدت کارکردگی چار سال تھی، مگر شہنشاہ اسے درمیان میں بھی تحلیل کر سکتا تھا، اس کے اختیارات بہت ہی محدود ہوتے تھے۔

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے سے قبل امریکہ نے جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم برسا کر جاپان کی کمر توڑ دی، اس کے فوراً بعد ہی ۱۵/اگست ۱۹۴۵ء کو جاپان نے امریکی جنرل میک آرتھر کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے جنرل میک آرتھر نے جاپانی سرکار کو حکم دیا کہ وہ اپنے آئین پر نظر ثانی کرے، اور اس میں درج ذیل پانچ جمہوری اصلاحات کرے۔

(۱) عورتوں کو آزادی دے۔

(۲) مزدور اتحاد تحریک کو مضبوط کرے۔

(۳) اسکولی تعلیم کو جمہوری بنائے۔

(۴) ایسے قوانین کا خاتمہ کرے جن سے لوگوں پر دہشت قائم کی جاتی ہے۔

(۵) ملک کے معاشی ڈھانچے کو مضبوط بنائے۔

ان اصولوں پر مبنی امریکی زیر نگرانی جاپان کا نیا آئین وجود میں آیا، جو ۳/ مئی ۱۹۴۷ء سے نافذ ہوا، اس کو آئین امن (Peace Constitution) کہا جاتا ہے، کیوں کہ اس آئین نے امن پر بہت زور دیا ہے، آئین میں تمہید، ۱۱/ باب اور ۱۰۳/ دفعات ہیں، اس آئین کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

(۱) تمہید

جاپانی آئین کی سب سے اہم خصوصیت اس کی تمہید ہے، اس آئین نے امن پر بہت زور دیا ہے، اور امن کو تمام بنی نوع انسان کے لیے ضروری قرار دیا ہے، آئین نے جنگ کی مذمت کی ہے، تمہید میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کا اقتدار اعلیٰ عوام میں مضمر ہے، جس کا استعمال عوام کے نمائندے عوام کی بھلائی کے لیے کرتے ہیں، اس میں کہا گیا ہے کہ کسی ملک پر صرف اپنی ہی ذمہ داری نہیں ہے، کیوں کہ سیاسی اخلاق کے قوانین آفاقی ہیں، ان کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ہر ایک شخص کا فرض ہے، جاپانی عوام اپنا قومی وقار، خواہشات اور تمام ذرائع ان اصولوں کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔

(۲) ترک جنگ

دوسری اہم خصوصیت اس کا جنگ سے دستبردار ہونا ہے، آئین کے باب دوم دفعہ ۹/ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ انصاف اور قانون پر مبنی بین الاقوامی امن کے لیے جاپانی عوام ہمیشہ کے لیے جنگ کے قومی حق سے یا دوسرے ملک سے مسائل کے حل کے لیے طاقت استعمال کرنے یا اس کی دھمکی دینے کے حق سے دست بردار ہوتے ہیں، جاپان کی بحری، برّی اور فضائی طاقت اور دوسرے وسائل ان کاموں کے لیے کبھی استعمال نہیں کیئے جائیں گے، جاپان حق جنگ

کو کبھی منظور نہیں کرے گا۔

(۳) عوام کے حقوق و فرائض

جاپانی آئین کی ایک اہم خصوصیت اس میں عوام کے حقوق و فرائض کا تعین ہے، باب سوم میں دفعہ ۱۰/ سے ۴۰/ تک ان حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا ہے، تقریباً وہی جو عام طور پر اقوام متحدہ کے منشور حقوق انسانی میں موجود ہے۔

(۴) پارلمانی طرز حکومت

آئین نے پارلمانی طرز حکومت قائم کیا ہے، شہنشاہ صرف آئینی سربراہ ہے، دفعہ ۳/ میں واضح کیا گیا ہے، کہ شہنشاہ حکومت کے تمام کام کابینہ کے مشورے اور منظوری سے کرے گا، دفعہ ۴/ میں کہا گیا ہے کہ شہنشاہ حکومت سے متعلق وہی کام انجام دے گا، جن کو آئین نے طے کیا ہے، اسے انتظامیہ کے اختیارات حاصل نہیں ہوں گے۔

(۵) طریقۂ ترمیم

آئین کے باب نہم دفعہ ۹۶/ کے مطابق آئین میں ترمیم کی تجویز ڈائٹ میں پیش کی جائے گی اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایوان کی ممبروں کی ۲/۳ اکثریت سے اس کی حمایت کرے، اس کے بعد ترمیم پر عوام کی رائے لی جائے گی، عوام کے ڈالے گئے ووٹوں کی اکثریت اگر ترمیم کے حق میں ہوگی تو شہنشاہ ایک اعلان جاری کرے گا، اور ترمیم آئین کا جزو بن جائے گی۔

(٦) آئین کی برتری

باب دہم دفعہ ۹۹/۹۸ر کے مطابق آئین ملک کا سب سے بڑا قانون ہے، کوئی بھی قانون، آرڈی ننس اور شاہی حکم اس کے خلاف ہوگا تو وہ ناجائز اور غیر قانونی ہوگا، شہنشاہ، وزراء ڈائٹ کے ممبران، جج اور دوسرے تمام سرکاری افسران کے لیے آئین کا احترام لازمی ہوگا، اسی کا نتیجہ ہے کہ وہاں جو پوری طرح آزاد اور صرف قانون و آئین کے پابند ہیں، ان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا۔

(۷) ڈائٹ

جاپانی پارلیامنٹ کو ڈائٹ کہا جاتا ہے، آئین کے باب چہارم میں دفعہ ۴۱ سے ۶۴ تک اس کی ساخت اور اختیارات بیان کئے گئے ہیں، ڈائٹ کے دو ایوان ہیں، ایوان نمائندگان اور ایوان کونسلران ان دونوں میں عوام کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں، دونوں ایوانوں کے امیدواروں اور منتخب کرنے والوں کی ضروری لیاقتوں اور صلاحیتوں کا تعین بھی قانون ہی کرتا ہے، لیکن نسل، قوم، جنس، سماجی حیثیت، خاندانی تعلق، تعلیم، جائداد یا آمدنی وغیرہ کی تخصیص نہیں ہوگی، (دفعہ ۴۴ر)

کناڈا کا آئین - پس منظر اور خصوصیات

کناڈا شمالی امریکہ کا ایک اہم ملک ہے، ۱۴۹۲ء میں امریکہ کی دریافت کولمبس نے کی تھی، اس کے بعد ہی ان تمام علاقوں کا پتہ چلا، یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسے ہزاروں برس قبل ایشیائی قبائل نے آباد کیا، جن کی نسلوں سے آج کناڈا میں اسٹیمو ز Estimos اور انڈین Inidians پائے جاتے ہیں۔

جدید کناڈا کی تاریخ آج سے تقریباً ۴۶۵ سال قبل سے شروع ہوتی ہے، جب جان کیبٹ John Cabot نے بحراوقیانوس Atlantic Sea کے کنارے کے علاقوں کو دریافت کیا، لیکن اس کے پہلے آبادکار فرانسیسی تھے، مگر ۱۶۰۸ کے بعد انگریز بڑی مقدار میں آباد ہوئے، برطانیہ اور فرانس کی سات سالہ جنگ کے بعد کناڈا پر مکمل طور سے انگریزوں کا قبضہ ہوگیا، ۱۷۶۳ء کے معاہدہ پیرس نے اس کی توثیق کردی، لیکن رومن کیتھولک لوگوں کو مذہبی اور لسانی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

شہنشاہ برطانیہ نے اپنی طرف سے حکومت کرنے کے لیے کناڈا میں ایک گورنر مقرر کیا، اور اس کی مدد کے لیے ایک کونسل اور اسمبلی کی بھی تشکیل کی گئی، مگر جلد ہی آئینی مسائل پیدا ہوگئے، انہیں دور کرنے کے لیے ۱۷۷۴ء میں پارلمان نے ایک قانون بنایا امریکی اعلان آزادی کے بعد کناڈا میں پیدا شدہ مسائل سے نپٹنے کے لیے ۱۷۹۱ء میں پارلمان نے ایک اور قانون بنایا جس نے کناڈا کو دو حصوں بالائی اور تحتی میں تقسیم کردیا، بالائی حصے میں انگریزی اکثریت تھی، اور تحتی حصے میں فرانسیسی، ہر حصے کی اپنی ایک کونسل اور اسمبلی تھی، گورنر مقنّنہ سے آزاد تھا، اور اس کی رہنمائی

کالونیل آفس لندن سے کی جاتی تھی، مگر اس کے بعد بھی انگریزوں اور فرانسیسیوں کے مذہبی اور لسانی جھگڑے پیچیدگی ہی پیدا کرتے رہے، اس لیے برطانوی حکومت نے وسیع انتظامی اختیارات کے ساتھ لارڈ ڈرہم کو کناڈا بھیجا، ڈرہم نے دو سال تک کناڈا کے مسائل کا تفصیل اور گہرائی سے جائزہ لیا اور اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی، جسے ڈرہم رپورٹ کہا جاتا ہے، اس کی آئینی تاریخ میں بڑی اہمیت ہے، اسی کی روشنی میں برطانوی حکومت نے ایک قانون ۱۸۴۰ء میں پاس کیا، جس نے بالائی اور تحتی دونوں حصوں کو یکجا کر دیا۔

۱۸۶۷ء میں برٹش نارتھ امریکہ ایکٹ، نے مختلف صوبوں کو یکجا کر کے وفاق کی تشکیل کی، ابتداء میں اس میں چار صوبے اونٹاریو، کیوبک، نیو برنسوک، اور نوا سکوشیا ہی شامل ہوئے تھے، بعد میں ۱۸۷۰ء میں مینیوٹوبا ۱۸۷۱ء میں برطانوی کولمبیا، ۱۸۷۳ء میں جزیرۂ پرنس ایڈورڈ شامل ہوئے، ۱۹۰۵ء میں ساسکچوان اور البرٹا صوبوں کی تشکیل کی گئی، نیوفاؤنڈ لینڈ کو ۱۹۴۹ء میں وفاق میں شامل کیا گیا، اس طرح اب وفاق میں دس صوبے اور دو علاقے شامل ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱ اونٹاریو
۲ کیوبک
۳ نیو برنسوک
۴ نوا سکوشیاء
۵ مینیوٹوبا
۶ برطانوی کولمبیا
۷ جزیرہ پرنس ایڈورڈ
۸ سسکچوان
۹ البرٹا
۱۰ نیوفاؤنڈ لینڈ

دو علاقے یوکون اور شمالی مشرقی علاقے ہیں۔

کناڈا کا کل رقبہ ۳۸/لاکھ مربع میل ہے، بحیثیت رقبہ یہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے، (پہلا روس) جو شمالی امریکہ کے براعظم کے نصف حصے میں پھیلا ہوا تھا، اس کے پانچ خاص

جغرافیائی حصے ہیں، سونا اور دیگر معدنیات بڑی مقدار میں نکلتی ہیں، اس میں جگہ جگہ بڑے خوبصورت اور حسین مناظر ہیں، جنگلات بہت بڑے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں، اسی وجہ سے کاغذ بڑی مقدار میں بنایا جاتا ہے، دنیا کا تقریباً ۴۲؍ فی صد کاغذ کناڈا میں تیار ہوتا ہے، اور تمام دنیا میں سپلائی کیا جاتا ہے، زراعت بھی خاش پیشہ ہے، اگرچہ اس میں صرف آٹھ فی صد آبادی لگی ہوئی ہے، مگر جدید طریقوں اور اصولوں کو بروئے کار لا کر بڑی مقدار میں غلہ پیدا کیا جاتا ہے، کناڈا دوسرے ممالک کو بھی گیہوں مہیا کرتا ہے، سیب کی کاشت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

کناڈا کی آبادی ۲؍ کروڑ ۲۳ لاکھ ۸۴؍ ہزار ہے (۱۹۸۴ء تک کی مردم شماری کے مطابق) اس میں ۶۰؍ فیصد انگریز ۳۰؍ فی صد فرانسیسی، اور ۱۰ فیصد دوسری قوموں کے لوگ ہیں، زیادہ تر فرانسیسی کیوبک میں آباد ہیں، سرکاری زبان فرانسیسی، اور انگریزی دونوں ہیں، دارالسلطنت اوٹاوہ ہے۔

آئین کی خصوصیات

عام طور پر برٹش نارتھ امریکہ ایکٹ کو ہی (جو یکم جولائی ۱۸۶۷ء سے نافذ ہوا جس میں ۱۲۷/ دفعات ہیں اور جس میں وقتاً فوقتاً ترمیمات ہوتی رہی ہیں) کناڈا کا آئین سمجھا جاتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ کناڈا کا آئین بھی برطانوی آئین کی طرح مختلف النوع چیزوں کا مجموعہ ہے، رسم ورواج کا بھی بڑا حصہ اس میں شامل ہے، بہت سی باتیں محض رواجی ہی ہیں، اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

(ا) آئین وفاقی ہے

مگر اکثر علماء سیاست نے اسے وحدانی یا نیم وفاقی ہی قرار دیا ہے وفاقی حکومت میں مرکزی مقنّنہ کا ایوان بالا ریاستوں کا نمائندہ ہوتا ہے مگر کناڈا کی مقنّنہ کے ایوان بالا نیٹ کے ممبروں کو مرکزی کابینہ کی سفارش پر گورنر جنرل نامزد کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کناڈا کا آئین اس وقت بنا جب امریکہ نیٹ کی خانہ جنگی ختم ہوئی تھی، آئین سازوں نے اسی لیے امریکی وفاق نظام کی تقلید نہ کر کے برطانوی نظام کو ہی ممکن حد تک اپنایا اور برائے نام وفاق قائم کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا، تمام اہم موضوعات پر قانون سازی کا حق مرکزی پارلمان کے لیے ہی محفوظ رکھا گیا ہے اور صوبائی مقنّنہ کو مقامی نوعیت کے مسائل پر ہی قانون سازی کا حق دیا گیا ہے، اسی لیے بعض لوگوں نے انہیں طنزاً میونسپلٹیاں تک کہا ہے۔

(منتخب دساتیر:۶۸۳)

(۲) پارلمانی طرز نظام

کناڈا کے آئین نے وفاقی نظام کے ساتھ ساتھ پارلمانی طرز بھی اختیار کیا ہے، تاج برطانیہ کناڈا کا آئینی سربراہ ہے، جس کی نمائندگی کناڈا میں گورنر جنرل کرتا ہے، وہ صرف آئینی حکمراں ہے، اور تمام کام وزراء کے مشورے سے کرتا ہے، کابینہ ہی حقیقی حکمراں ہے، جس کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے، اور تمام کاروبار مملکت تاج کے نام سے انجام دیتا ہے، وزراء اپنے تمام کاموں کے لیے پارلمان کے سامنے جوابدہ ہیں۔

(۳) آئین نے عدلیہ کو مضبوط اور با اقتدار بنایا ہے، کناڈا کی عدالت عالیہ آئین کی محافظ اور شارح ہے، گورنر جنرل اور پارلمان اس سے اہم مسائل پر مشورہ بھی طلب کر سکتے ہیں۔

(۴) کناڈا برطانوی دولت مشترکہ میں شامل دوسرے ممالک کی طرح ایک آزاد، خودمختار، اور با اقتدار ملک ہے اسے اپنے داخلی اور خارجی معاملات میں مکمل خودمختاری حاصل ہے۔

(۵) آئین کا طریق ترمیم

شروع میں برٹش نارتھ امریکہ ایکٹ ۱۸۶۷ء میں ترمیم کرنے کے لیے کوئی طریقہ مقرر نہیں کیا گیا تھا صوبائی حکومتیں تو اپنے آئین میں لیفٹننٹ گورنر کے عہدہ کے خاتمے کے علاوہ تبدیلیاں کر سکتی ہیں، مگر مرکزی حکومت کے پاس اپنے آئین میں ترمیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، اس میں ترمیم برطانوی پارلمان ہی کر سکتی تھی، لیکن ۱۸۷۱ء سے مستقل یہ روایت رہی کہ برطانوی پارلمان تب ہی ترمیم کرتی تھی جب کناڈین پارلمان کے دونوں ایوان تاج سے اس کی درخواست کرتے تھے۔

۱۹۴۹ء میں برٹش نارتھ امریکہ ایکٹ میں ترمیم کی گئی، اس کے مطابق کناڈین پارلمان کو

کچھ مخصوص معاملات جیسے صوبائی حکومتوں کے اختیارات، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کا سرکاری استعمال، ایوان عام کی میعاد وغیرہ کو چھوڑ کر باقی تمام دفعات میں ترمیم کرنے کا اختیار مل گیا ہے، مگر اب بھی مناسب طریقہ ترمیم کی تلاش جاری ہے، کناڈا میں اس مسئلہ پر بہت عرصے سے بحث ومباحثہ ہو رہا ہے۔

آسٹریلیا کا آئین - پس منظر اور خصوصیات

ولیم جینس نے تقریباً ۴/سو سال قبل آسٹریلیا کے کچھ حصوں کو دریافت کیا، ابتداء میں ان جزائر کو بطور سزا استعمال کیا جاتا تھا، لیکن سونے، چاندی وغیرہ معدنیات کی دریافت نے ان جزائر کی اہمیت بہت بڑھادی، اور وہاں پر بڑی تعداد میں لوگ آباد ہوگئے، آسٹریلیا کا موسم معتدل ہے، یہاں پر کچھ مخصوص قسم کے جانور پائے جاتے ہیں، ان میں کنگارو قابل ذکر ہے، جو چوپایہ ہوتے ہوئے بھی دو پیروں سے چلتا ہے، اسی طرح پیلٹیس ہے، جس کا جسم خرگوش جیسا اور چونچ بطخ جیسی ہوتی ہے، اور چوپایہ ہوتے ہوئے انڈے دیتا ہے، آسٹریلیا میں دنیا کی تقریباً ۱/۴- بھیڑیں پائی جاتی ہیں سونا بڑی مقدار میں نکلتا ہے، دوسری قیمتی معدنیات کے بھی بڑے ذخائر ہیں، زراعت کے لیے زمین بڑی زرخیز ہے، آسٹریلیا کا رقبہ تقریباً ۷۵/لاکھ مربع میل اور آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے (۱۹۸۴ء کے مطابق) ۹۹ فی صد انگریز افراد ہیں، دارالسلطنت کینبرا ہے۔

خصوصیات

آسٹریلیا کا موجودہ آئین جس نے آسٹریلیا کی دولت مشترکہ کو قائم کیا، ۱۹۰۰ء میں وجود پذیر ہوا اسے آسٹریلیائی نمائندوں کی درخواست پر برطانوی پارلمان نے بنایا تھا، اور اسے بیسویں صدی کے پہلے سال کے پہلے ماہ کی پہلی تاریخ (یکم جنوری ۱۹۰۱ء) سے نافذ کیا گیا، آئین کو دور حاضر کی جدید ترین ایجاد قرار دیا گیا ہے، آسٹریلیائی دولت مشترکہ میں ۶/ریاستیں نیوساؤتھ

ویلز، وکٹوریہ، ساؤتھ آسٹریلیا، کوینس لینڈ، ویسٹرن آسٹریلیا، اور لٹمانیہ ہیں۔

آسٹریلیائی آئین کی تمہید میں کہا گیا ہے، کہ مندرجہ بالا ۶/ ریاستیں تاج برطانیہ کے تحت ایک متحد اور نا قابل تحلیل دفاقی دولت مشترکہ بنانے پر رضامند ہیں۔

آسٹریلیا کے آئین میں ۱۲۸/ دفعات ہیں، یہ ایک وفاقی آئین ہے، وفاق میں ۶/ ریاستیں، جو آئین سے قبل ایک دوسرے سے الگ اور آزاد تھیں، متحد کی گئیں، آسٹریلیا کا وفاق کناڈا کے وفاق کے مقابلے میں امریکی وفاق کے قریب ہے، آئین وفاقی حکومت کو محدود تحریری اختیارات عطا کرتا ہے، اور باقی تمام اختیارات ریاستوں کو عطا کرتا ہے، وفاقی حکومت کے کچھ مخصوص اختیارات یہ ہیں جیسے بحریہ، اور مسلح افواج، کرنسی، قیام امن وغیرہ۔

آئین تحریر شدہ اور غیر لچک دار ہے، عدالت آئین کی ترجمانی کرتی ہے، اور اس کی محافظ ہے، آسٹریلیا کی عدالت عالیہ ان تمام قوانین کو جو آئین کے منافی ہوں، غیر آئینی قرار دے سکتی ہے۔

کناڈا کے آئین کی طرح آسٹریلیائی آئین ہی ملک میں وفاقی نظام کے ساتھ پارلمانی طرز حکومت رائج کرتا ہے، عاملہ اور مقنّنہ متحد ہو کر کاروبار حکومت انجام دیتی ہے۔

(۲) آئین کی دفعہ ۶۱/ آسٹریلیائی دولت مشترکہ کی عاملہ کے تمام اختیارات شہنشاہ یا ملکہ برطانیہ کو سپرد کرتی ہے، جسے گورنر جنرل ان کے نمائندے کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے، برطانیہ کا سربراہ آسٹریلیائی دولت مشترکہ کا بھی سربراہ ہے۔

(۳) کابینہ صرف روایات پر مبنی ہے، جس کی آئینی حیثیت نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود یہ آسٹریلیا کی وفاقی حکومت پر پوری طرح حاوی ہے، کابینہ کے اراکین حکومت کے مختلف شعبوں کے سربراہ ہوتے ہیں، وزیر اعظم کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

آسٹریلیا میں سرکاری کاموں کے اخفاء پر بہت زیادہ عمل نہیں ہوتا، بجٹ تک کی بہت سی

باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

(۴) وفاقی مقنّنہ کو کامن ویلتھ پارلمان کہا جاتا ہے، اس کے دو ایوان ہیں، ایوان بالا کو سینٹ اور ایوان زیریں کو ایوان نمائندگان کہا جاتا ہے۔

(۵) آئین کی دفعہ ۱۲۸؍ میں طریقۂ ترمیم بیان کیا گیا ہے، اس کے مطابق ترمیم کی تجویز پہلے کامن ویلتھ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی اکثریت سے پاس ہونی چاہئے، اس کے بعد اسے ریاستوں کی اکثریت کی حمایت حاصل ہونی چاہیئے، اور عوامی رائے شماری کے ذریعہ اس کو عوام کی اکثریت کی تائید حاصل ہونی چاہئے، اس طرح اس کے لیے ریاستوں کی اکثریت اور ان کے عوام کی اکثریت کی حمایت ضروری ہے، یہ طریقۂ ترمیم کافی سخت ہے۔

آسٹریلیا کی عدالت عالیہ سب سے بڑی وفاقی عدالت ہے، اس کے ججوں کو گورنر جنرل وزراء کے مشورے سے مقرر کرتا ہے، جج اعلیٰ کردار کی برقراری تک اپنے عہدوں پر کام کرتے رہتے ہیں، ملک کے تمام فیصلوں کی اپیل کی سماعت بھی یہی عدالت کرتی ہے وہ دوسری وفاقی عدالتوں اور ریاستی عدالت عالیہ کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کرسکتی ہے، امریکی عدالت عالیہ کی طرح آسٹریلیا کی عدالت عالیہ بھی آئین کی محافظ اور شارح ہے، یہ عدالتی تبصرہ کے حق کا استعمال کرتی ہے اور کامن ویلتھ پارلمان اور ریاستی مجالس قانون ساز کے پاس کردہ ان تمام قوانین کو غیر آئینی قرار دے سکتی ہے، جو آئین کے منافی ہوں۔

آئین ہند کی خصوصیات

ہندوستان کا آئین دنیا کا طویل ترین آئین ہے، ۱۹۵۱ء اوراس کے بعد کی ترمیموں سے اس کے دفعات کی تعداد کم ہوگئی، مگراب بھی یہ دنیا کا طویل ترین دستور ہے، اس میں تین سو پچانوے (۳۹۵) دفعات ہیں، جوتقریباً ساڑھے چارسو صفحات میں ہے، اس کے پڑھنے کے لیے کئی گھنٹے درکار ہیں۔

دستوراساسی بنانے والوں نے دوسرے جمہوری ملکوں کے دستوروں سے بہت کچھ لیا، مگراس کی اصل اساس گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء اور دیمار جمہوریہ یعنی پہلی عالمی جنگ کے بعد قائم ہونے والی جرمن جمہوریہ کے دستور پر رکھی گئی، اس کے علاوہ آئر (Eire) اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دستوراساسی سے بھی بہت کچھ استفادہ کیا گیا۔

(۱) آئین تحریری ہے

(۲) آئین نے ہندوستانی عوام کو سرچشمۂ اقتداراوراختیار مانا ہے اس کو وضاحت کے ساتھ آئین کی تمہید میں بیان کردیا گیا ہے۔

(۳) دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آئین نے ہندوستان کی حکومت کو غیر مذہبی جمہوریت قراردیا ہے، اور یہاں کے تمام باشندوں کو بلاامتیاز مذہب وملت ایک شہریت میں منسلک کردیا ہے۔

(۴) یہاں وفاقی حکومت قائم کی گئی ہے، اس میں وفاقی حکومت کی جملہ خصوصیات موجود ہیں، یہاں کی حکومت برطانیہ کی طرح وحدانی نہیں ہے، آئین نے مرکز، اور علاقوں اور

ریاستوں کے اختیارات وتعلقات کو صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے،

(۵) مگر یہاں کا وفاق امریکی وفاق سے زیادہ با اختیار ہے، جن امور کی صراحت دستور میں نہیں کی گئی ہے وہ مرکز ہی کے زیر اختیار ہیں۔

(۶) آزاد اور غیر جانبدار عدلیہ قائم کی گئی ہے، جسے مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختلافی چیزوں اور دیگر تنازعات کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے، نیز دستور کی تعمیر وتشریح کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔

(۷) دستور میں شہریوں کے بنیادی حقوق بیان کئے گئے ہیں، ان کی رو سے ہر ہندوستانی شہری قانون کی نگاہ میں برابر ہے، مذہب، ذات، جنس، رنگ، یا جائے پیدائش کی بنا پر کسی کے خلاف کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔

(۷) طریقۂ ترمیم

دستور کی دفعات کی تین بڑی تقسیمیں کی گئی ہیں، جن میں مرکزی اور ریاستی عدالتوں یعنی سپریم کورٹ، اور ہائی کورٹ ہند یونین کے عاملانہ اختیارات کی وسعت، یونین اور ریاستوں کے باہمی تعلقات، ریاستی اور مشترک امور پارلیمانٹ، ریاستوں کی نمائندگی اور صدر جمہوریہ کے الکشن کا بیان ہیں، اس تقسیم کے ماتحت دفعات یعنی بہت اہم دفعات میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم صرف اس وقت ہوسکتی ہے، جب پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت سے ترمیم پاس ہو جائے، اور کم سے کم آدھی ریاستوں کی قانون بنانے والی جماعتیں اس ترمیم کو منظور کرلیں، دوسری قسم کی ماتحت دفعات کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے دو تہائی ممبروں کی اکثریت تبدیل کر سکتی ہے، بقیہ دفعات کو جو تیسری قسم کے ذیل میں ہیں پارلیمنٹ کی محض کثرت رائے سے بدلا جا سکتا ہے۔

(۸) اس دستور کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے وفاقی ڈھانچے

کو ہنگامی اور غیر معمولی صورت حال کے رونما ہونے پر وحدانی ڈھانچے میں آسانی سے بدلا جا سکتا ہے، اور اس صورت حال سے نمٹا جا سکتا ہے، ایسی صورت حال کے رونما ہونے پر مرکزی حکومت تمام معاملوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔

(۹) امریکہ میں دوہری شہریت کا قانون ہے، یعنی ہر امریکن بیک وقت وفاقی حکومت کا بھی شہری ہے، اور اس ریاست کا بھی جس میں وہ رہتا ہے، لیکن ہند یونین کے دستور کی رو سے ہر ہندوستانی صرف ہند یونین کا شہری ہے۔

(دنیا کی حکومتیں: ۳۴۴ تا ۳۴۸، مصنفہ ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی)

مذکورہ قوانین پر ایک نظر

مذکورہ دساتیر اور اساسی قوانین کے مطالعہ سے اولین تاثر کے طور پر جو احساسات ابھرتے ہیں، اور جن کی بنا پر وہ اسلامی قانون سے مختلف ہوتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

(۱) ان قوانین کا سر چشمۂ وجود خود انسانی خیالات وافکار، اور سماجی رسم وروایات ہیں، اسی لیے زمان ومکان کے فرق سے اس میں ہمیشہ ترمیمات ہوتی رہیں، اور مضبوط سے مضبوط آئین کو انسانوں کے غالب اجتماع نے جب چاہا تبدیل کر دیا۔

ظاہر ہے کہ انسان کی فکر ونظر، اور مطالعہ وتحقیق اس قدر وسیع نہیں ہو سکتی کہ ہر دور اور ہر طبقہ کے انسانوں کے لیے ان کی تمام ضرورتوں اور تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے قانون سازی کر سکے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ایک قانون ایک فرد یا طبقہ کے مناسب حال ثابت ہوتا ہے تو دوسرے کے لیے بالکل نامناسب اور تاریخ کے ایک دور میں اس کی جو اہمیت ہوتی ہے وہ تاریخ کے دوسرے دور میں نہیں ہوتی۔

چنانچہ انسان جیسے چاہتا ہے اس میں تبدیلیاں کرتا رہتا ہے۔

(۳) اگر یہ واقعہ ہے (اور حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ ہے،) تو کسی ملک کے بارے میں یہ تصور کس قدر طفلانہ اور غیر حقیقی ہے کہ وہاں قانون کی حکمرانی ہے، قانون کا سر چشمہ جب خود انسان ہی کا ایک مخصوص طبقہ ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اس ملک، قوم یا سماج پر قانون کی نہیں اس مخصوص طبقہ کی حکمرانی ہے۔

جب کہ اسلامی آئین کا سر چشمہ وجود، حکم الٰہی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ہر طور پر کامل اور مکمل ہے، ہر دور اور ہر طبقہ کی ضروریات کے لیے وہ کافی ہے، اور بنیادی طور پر اس میں کسی ترمیم

کی ضرورت نہیں ہے، اور جس ملک اور جس معاشرے میں اسلامی آئین نافذ ہوا سکے بارے میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہاں قانون کی حکمرانی ہے۔

(۳) قانون کے سرچشمے، باربار کے تغیرات وترمیمات، ترمیم وتبدیل کے طور وطریق اور اس تعلق سے انسانوں کے ایک مخصوص گروہ کے اختیارات سے یہ احساس بھی ابھرتا ہے، کہ ان قوانین میں معاشرہ کی تشکیل وتخلیق کی بالکلیہ صلاحیت نہیں ہے، قانون انسانی حالات کو نہیں بدلتا بلکہ انسانی حالات وتغیرات سے وہ خود تبدیل ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر قانون میں مستقل ایک دفعہ ’’آئین میں طریقۂ ترمیم وتبدیل‘‘ بھی رکھی گئی ہے، گویا آئین کے وجود میں آنے سے قبل ہی یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ یہ آئین تخلیقی نہیں، تطبیقی ہے، یعنی بالفاظ دیگر یہ صرف ایسے مفروضوں کا مجموعہ ہے جو حالات پر منطبق ہوسکتے ہیں، مگر حالات کو پیدا نہیں کرسکتے، ان میں یہ قوت نہیں کہ انسانی ذہن ومزاج کی تعمیر کرے، ایک نئے عہد اور نئی تاریخ کی بنیاد ڈالے، اور انسان کے آزاد فکر وخیال اور کردار وگفتار کو قانونی سانچہ میں ڈھال دے۔

(۴) ایک اور چیز جس کی کمی ان قوانین کے مطالعہ کے وقت شدت سے محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ قانون کا جو احترام، اور اس تعلق سے جو پاکیزہ جذبہ اس کے برتنے والوں میں ہونا چاہئے وہ مفقود ہے، خود اس کے بنانے والے بھی اس جذبہ سے بالکلیہ محروم ہیں، اگرچہ بعض ملکوں کے قوانین میں قانون کے احترام کی دعوت دی گئی ہے، لیکن وہ محض رسمی یا آئینی ہے، یا بعض مخصوص مفادات کے حصول کے لیے (مثلاً سوویت یونین کے آئین میں قانون کے احترام پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے، مگر اس کا مقصد کسی پاکیزہ جذبے کی نشو ونما نہیں بلکہ قانون شکنی اور بغاوت کے امکانات سے بچنا ہے) اس کا نتیجہ ہے کہ قانون ان ملکوں میں بازیچۂ اطفال بن کررہ گیا ہے، کسی ملک یا کسی ایوان کی غالب اکثریت جب چاہتی ہے کسی اہم سے اہم دفعہ کو تبدیل کردیتی ہے، بلکہ ایک انتظامیہ ایک آئین بناتی ہے تو دوسری اس کو بالکلیہ منسوخ قرار دیتی

ہے، رجحانات کی تبدیلی سے قانون میں بھی تبدیلی ہوتی ہے، بالخصوص حکمراں طبقہ قانون پر قانون کی حیثیت سے نہیں، بلکہ صرف اس جذبے کے تحت عمل کرتا ہے کہ اس کے مفادات کا استحکام قانون سے کس طور پر ممکن ہے؟ اور قانون اس کے مفادات کے تحفظ کے لیے کس حد تک اس کی مدد کر سکتا ہے؟

تقدس واحترام کی اسی کمی کا نتیجہ ہے کہ یہ مصنوعی قوانین انسان کے جسموں پر حکومت کر سکتے ہیں دلوں پر نہیں، ان کے پاس اجتماعی زندگی کے لیے لائحہ عمل موجود ہے، انفرادی اور شخصی زندگی کے لیے نہیں، ان کا نفاذ انسان کی جلوتوں پر ہو سکتا ہے خلوتوں پر نہیں۔

اس کے برخلاف اسلامی آئین اپنے شہریوں کے دلوں میں ایک مخصوص قسم کی عقیدت و احترام پیدا کرتا ہے اور یہ احساس جگاتا ہے کہ یہ قانون کسی انسانی ذہن و دماغ کی ایجاد نہیں بلکہ خدائی عطیہ ہے، اس لیے اس کا احترام ہر چیز یہاں تک کہ اپنی عزت وآبرو، اور جان پر بھی مقدم ہے، اور اسی احساس کا کرشمہ ہے کہ یہ قانون انسان کی اجتماعی اور خانگی دونوں زندگیوں پر یکساں طور پر حکومت کرتا ہے، اس کے پاس جلوت وخلوت دونوں شعبوں کے لیے مکمل ہدایات موجود ہیں، یہ جسموں پر بھی نافذ ہوتا ہے اور دلوں پر بھی...... انسان کا بنایا ہوا قانون خود انسان کی نگاہ میں وہ مقام واحترام حاصل کر ہی نہیں سکتا جو انسان کے خالق کے بنائے ہوئے قانون کو انسان کی نگاہ میں ہو سکتا ہے۔

(۵) انسانوں کے ان بنائے ہوئے قوانین میں ایک بہت بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ حالات کی سلبی پیداوار ہیں، یعنی انہوں نے حالات وواقعات سے ہمیشہ الٹا اثر لیا، جس مجلس نے یہ قانون تیار کیا انہوں نے حالات پر ہمدردانہ غور کرنے کے بجائے منفی ردعمل کی نفسیات کے ساتھ غور کیا اور حالات کو ٹھیک کرنے اور ان کو مناسب سانچے میں ڈھالنے کے بجائے حالات ہی کا انکار کر دیا، اور کسی حقیقت کو محض اس لئے ماننے سے انکار کر دیا کہ وہ ان کے مخالف ماحول کی

پیداوار تھی، یا وہ خود اس سے مختلف ماحول میں پیدا ہوئے تھے، دنیا کے تمام مشہور ملکوں کی دستوری تاریخ اور قانون سازی کے عمل کا اگر آپ گہرائی کے ساتھ جائزہ لیں تو یہ نفسیات آپ کو جگہ بجگہ نمایاں طور پر نظر آئے گی۔

مثلاً برطانوی دستور جو دنیا کے تمام دستوروں میں کلیدی اہمیت رکھتا ہے اس کا تاریخی پس منظر اسی منفی نفسیات کا حامل ہے کہ برطانیہ میں ٹیوڈر Tudor بادشاہوں کا دور مطلق العنان Absolute بادشاہت کا دور تھا اس زمانے میں بادشاہ طرح طرح کی دھمکیاں دے کر ممبروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتے تھے۔

اسٹوارٹ Stuart خاندان کے پہلے دو بادشاہوں جیمس اول اور چارلس اول نے مطلق العنانی کو قائم رکھنا چاہا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پارلیمانٹ میں اور ان میں زبردست کشمکش شروع ہوئی اور بالآخر اس کشمکش نے خانہ جنگی Civilwar کی صورت اختیار کرلی، اور انجام کار چارلس اول کی جان اس میں گئی، بادشاہت ختم کردی گئی، پارلیامنٹ کی فتح کے ساتھ ساتھ کراماویل نے دولت مشترکہ Common Wealth کی بنیاد ڈالی اور عملاً ڈکٹیٹر بن گیا لیکن اسے عام تائید حاصل نہ ہوسکی، اور اس کے مرنے کے بعد دوبارہ بادشاہت قائم ہوگئی، جیمس دوئم کے زمانے میں یہ کشمکش دوبارہ شروع ہوئی، لیکن اسے بھی معزول ہونا پڑا، اور بادشاہت ایک دوسرے خاندان میں منتقل ہوگئی، اس طرح سے اس کشمکش میں پارلیمنٹ کی برتری تسلیم کرلی گئی، پھر ایک شاندار انقلاب کے ساتھ ایک نیا آئین مرتب کیا گیا جس میں بادشاہت کے سابقہ تلخ تجربات سے بچنے کے لیے بادشاہت کے اختیارات محدود سے محدود تر کردیئے گئے، یہاں تک کہ بادشاہت صرف برائے نام رہ گئی، اور بادشاہ سرچشمہ اختیار و اقتدار ہونے کے باوجود کچھ نہ رہا اس طرح برطانوی آئین میں نظریہ وعمل کا جو تضاد پیدا ہوا اس کا اثر پورے آئین پر پڑا، اور پھر جن ملکوں نے اپنی قانون سازی میں برطانوی آئین کو رہنما اصول کے طور پر سامنے رکھا وہ

بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

ظاہر ہے کہ برطانوی قانون سازوں نے یہ طرزِ عمل محض بادشاہت کے ردِ عمل میں اختیار کیا، جس کے ایک طویل عرصہ سے تلخ تجربات ہو رہے تھے، اس میں انہوں نے ایک ایسا آئین وضع کیا جس کا کوئی حقیقی سربراہ نہیں تھا، اور جو سربراہ تھا وہ حقیقی نہیں تھا، اصولاً سربراہ کے اختیارات کی اصلاح ہونی چاہئے تھی، نہ یہ کہ اس بساط ہی کو ہمیشہ کے لیے الٹ دیا جائے، اور سربراہ صرف نام کے لیے رہ جائے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

☆ امریکہ کا بھی یہی حال ہوا، وہاں باقاعدہ حکومت کا آغاز برطانوی نو آبادیات کی حیثیت سے ہوا، غیر ملکی شہنشاہ کے تسلط نے مقامی شہنشاہ کے تصور کو جنم دیا، اور برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت کے برعکس صدارتی جمہوریت وجود میں آئی، ۱۷۷۶ء میں دوسری براعظمی کانگریس نے آزادی کا اعلان کر دیا کہ:

”ہم انصاف کی راہ پر گامزن ہیں، ہم میں مکمل اتحاد ہے، ہمارے ذرائع وسیع ہیں اور وقت ضرورت ہمیں یقیناً غیر ممالک سے بھی مدد ملے گی...... ہمارے دشمنوں نے ہمیں ہتھیار اٹھانے کے لیے مجبور کر دیا ہے......انہیں ہم اپنی آزادی کی حفاظت کے لیے استعمال کریں گے، ہم ان کے غلام بن کر رہنے کے بجائے مر جانے کا عہد کر چکے ہیں۔

(گورنمنٹ آف فور میجر کنٹریز: ص۶۲/۱۹۷ء)

اور پھر بالآخر جارج واشنگٹن کی قیادت میں دنیا کے نقشہ پر ایک نئی حکومت وجود میں آئی، جو برطانوی حکومت سے قطعی مختلف تھی محض اس ردِ عمل میں کہ ایک غیر ملکی نظام کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے ضروری ہے کہ ملکی نظامِ حکومت میں اس کی کوئی تقلید نہ کی جائے، اسی کا نتیجہ ہے کہ برطانوی شہنشاہ جس قدر بے اختیار ہے امریکی صدر اتنا ہی با اختیار ہے، اور برطانوی شہنشاہیت جتنی خاندانی اور موروثی ہے امریکی صدارت اسی قدر عوامی اور جمہوری ہے۔

☆ روس کی عوامی اور اشتراکی حکومت بھی حالات کے منفی ردعمل کا نتیجہ ہے، روس میں زار شہنشاہت سے قبل چھوٹی چھوٹی ریاستیں اور جاگیریں تھیں، پھر زار شہنشاہت نے آمریت اور مطلق العنانی کا وہ ریکارڈ بنایا کہ الامان والحفیظ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں ایسی بغاوت پھوٹی کہ ایک ذریعہ پیداوار بھی کسی کی ملک نہ رہا، اور آئینی طور پر ملک کی تمام املاک اور ذرائع پیداوار کو عوامی ملک قرار دیا گیا، حتی کہ کسی شہری کو جائداد رکھنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی، ہر شخص عوام کا اجیر قرار پایا اور وہ صرف اپنی محنت کے بقدر اجرت کا مستحق قرار دیا گیا۔

☆ سوئزرلینڈ کی دستوری تاریخ بھی یہی رہی ہے، پہلے وہاں چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں، جن کو کینٹین کہا جاتا تھا، ۱۳۵۱ء میں آسٹریلیا کے ہیپس برگ حکمراں نے ان کو غلام بنانے کی کوشش کی تو ان میں اپنے دفاع کے لیے باہم اتحاد پیدا ہوا، اور اس طرح کئی بار وہ بیرونی حملوں سے محفوظ رہ سکے، ان میں باہم اتحاد محض دفاع کی حد تک تھا، باقی امور میں وہ سب آزاد تھے، فرانسیسی حکمراں نپولین نے ۱۷۹۸ء میں سوئزرلینڈ پر قبضہ کرلیا، اور کینٹینوں کے تشخصات کو مٹانے کی کوشش کی، اس کے نتیجے میں بغاوت پیدا ہوئی، اور شروع میں اندورنی خودمختاری اور ۱۸۱۵ء میں نپولین کے زوال کے بعد مکمل آزادی حاصل ہوئی، کچھ دنوں تک باہم خانہ جنگی چلی پھر ایک کمزور اور کچھ دنوں کے بعد نسبۃً مضبوط وفاق تشکیل دیا گیا، جس میں ریاستوں کی آزادی کا بھی لحاظ رکھا گیا، اور وفاق کی قوت کا بھی، اس طرح آئین نے بالقصد وہ سمت اختیار کیا جو سابقہ حالات سے مختلف تھا، اور جو گذشتہ تلخیوں سے بچنے کے لیے اختیار کیا گیا تھا۔

ردعمل اسی کیفیت کا نام ہے، کہ بعض ناخوشگواریوں کی بنا پر حال ماضی سے یکسر بدل جائے اور ماضی کے اعادہ کا تصور بھی جرم قرار پائے، اسلامی آئین اور اسلامی نظام حکومت اس قسم کی تنگ نظری، یا منفی حساسیت سے پاک ہے۔

☆ ماقبل میں فرانس کی جو دستوری تاریخ پیش کی گئی ہے وہ بھی اسی طرف غماز ہے،

فرانس صدیوں تک جابرانہ اور مطلق العنان بادشاہتوں کا تختہ مشق رہا، اور اس نے ان مطلق العنان بادشاہوں کے ہاتھوں بہت دکھ جھیلے، چنانچہ جب مختلف مرحلوں سے گذرتے ہوئے ۱۹۴۴ء میں فرانس کو آزادی نصیب ہوئی، تو وہاں کے عوام نے صدارتی نظام کے بجائے پارلمانی نظام رائج کیا، اور آئین میں عوام کو اقتدار و اختیار کا سرچشمہ قرار دیا گیا، جنرل دوگال نے بہت چاہا کہ امریکہ کی طرح صدارتی جمہوریت قائم کریں، مگر وہاں کے لوگ مختلف ایسے صدور کو بھگت چکے تھے جو آہستہ آہستہ آمر مطلق بن بیٹھے، اس لیے انہوں نے اس نچلے درجے کے صدارتی راج کو بھی قبول نہیں کیا، بلکہ خالص عوامی حکومت کا نظام رائج کیا۔

☆ جاپانی شہنشاہیت کو امریکی حملوں نے کمزور کیا، ورنہ دوسری جنگ عظیم سے قبل تک جاپان میں ۱۸۸۹ء کا مائجی آئین نافذ تھا، اس آئین کے تحت شہنشاہ جاپان ہی ملک کا سربراہ تھا، لیکن ۱۵؍اگست ۱۹۴۵ء میں امریکی جنرل میک آرتھر نے جاپانی سرکار کو حکم دیا کہ اپنے آئین پر نظرثانی کرے اور اس میں جمہوری اصلاحات کرے۔

چنانچہ جمہوری اصولوں پر مبنی امریکہ کے زیرنگرانی جاپان کا نیا آئین وجود میں آیا، اس کو ”آئین امن“ کہا جاتا ہے۔

یعنی جاپان نے امریکہ سے شکست کھا کر مقہورانہ امن اختیار کرلیا، جس میں وہ امریکہ کے خلاف اس کی سابقہ بدترین فوجی جارحیتوں کا انتقام نہیں لے سکتا۔

جب قانون انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو اسی طرح قانون مختلف قوموں کے ہاتھوں کھلونا بن جاتا ہے خدائی قانون کو روئے زمین کی ساری انسانی طاقتیں مل کر بھی نہیں بدل سکتیں۔

☆ کناڈا، آسٹریلیا اور ہندوستان کے آئین برطانوی آئین کا چربہ اور مرعوبانہ ذہنیت کی پیداوار ہیں، ان کی اپنی نہ کوئی حیثیت ہے اور نہ کوئی شناخت، اس لئے جو خامیاں برطانوی آئین میں پائی جاتی ہیں وہ ان ملکوں کے آئین میں بھی موجود ہیں، اس لیے ان پر الگ سے تبصرہ

کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۶) اور داخلی طور پر دیکھئے تو دنیا کے اکثر ملکوں کے قوانین میں اسلامی قوانین سے کافی حد تک استفادہ کیا گیا ہے، بالخصوص ہندوستانی آئین کا ایک معتد بہ حصہ اسلامی قوانین کے بقیات میں سے ہے، خاص کر ارضی اور عدالتی اصطلاحات بھی تقریباً اسلامی ہیں۔

(۷) ان قوانین کے پڑھتے ہوئے ایک خاص بات یہ بھی محسوس ہوتی ہے کہ قانون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ایک بنیادی قانون جس کو ''آئین'' کہا جاتا ہے، عام حالات میں اس میں تبدیلی نہیں ہوتی اور جس کی دفعات اصول کلیہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اور مختلف حالات اور اوقات میں پیش آمدہ جزئیات وواقعات کو اسی کی روشنی میں سمجھا جاتا ہے، اسی طرح مختلف مسائل میں قانون سازی کے وقت آئین کے بنیادی مزاج کا لحاظ رکھا جاتا ہے، اور اس سے انحراف نہیں کیا جاتا۔

قانون کا دوسرا حصہ عام قوانین کا ہے، جو آئین پر متفرع ہوتا ہے، اور تخریج وتشریح میں آئین کا تابع ہوتا ہے، اس میں ترمیم وتبدیل نسبۃً آسان ہوتی ہے۔

یہ طرز خالص اسلامی ہے دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلامی قانون ہی نے اصول کلیہ اور فرعیہ کی بنا ڈالی اسلام سے قبل قانون کا مأخذ صرف منقولات تھے، قانون میں قیاس واجتہاد کو کوئی دخل نہیں تھا، اور اس کی ضرورت بھی نہیں تھی، اس لیے کہ انبیاء کی آمد کا سلسلہ قائم تھا، وقفہ وقفہ سے انبیاء اور رسول آتے رہتے تھے، اس لیے ہر دور کی ضروریات اور تقاضوں کے لحاظ سے ارشاد الہی کے مطابق یہ حضرات خود ہی قانونی ہدایات دے دیتے تھے، عام لوگوں کو قانون سازی کی نوبت نہیں آتی تھی، مگر اسلام کی آمد کے بعد نبوت کا سلسلہ موقوف ہوگیا، اس کے بعد کی ضروریات کے لحاظ سے ضرورت پڑی کہ خدا اور رسول کی طرف سے بنیادی طور پر قواعد کلیہ دے دیئے جائیں، اور فرعیات وجزئیات کو ان پر منطبق کیا جائے، تاکہ ہر دور کی انسانی ضروریات کی

تکمیل ہوتی رہے۔

اوراسکی تائیداس سے ہوتی ہے کہ برطانیہ میں بنیادی قانون عدل کا آغاز پانچویں صدی عیسوی کے بعد ہوا، اوراس وقت اس میں کوئی تقسیم نہیں تھی، یہ تقسیم بعد کی تاریخوں میں نظر آتی ہے، اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ یہ تقسیم اسلامی آئین سے لی گئی ہے۔

باب ۵

فرہنگ اصطلاحات

(عربی، اردو، انگریزی)

یعنی اسلامی قانون کی بعض اہم اصطلاحات کا
اردو و انگریزی ترجمہ

عربی زبان کی وسعت اور اس میں اصطلاحات کی اہمیت

عربی زبان ایک وسیع فکر وعمل والی زبان ہے، اس میں دوسری مختلف زبانوں کے لئے بڑی گنجائشیں موجود ہیں، یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں بے شمار ایسے الفاظ موجود ہیں جو دوسری زبان سے مستعار لئے گئے ہیں، مثلاً:

(۱) **ابریسم:** خالص ریشم، فارسی لفظ ہے، جس کو جوں کا توں عربی میں قبول کرلیا گیا ہے۔

(۲) **اردب:** غلہ ناپنے کا ایک پیمانہ، آرامی زبان کا لفظ ہے۔

(۳) **ازمیل:** نیزہ کی نوک میں لگا ہوا لوہا جو شکار میں کام آتا ہے، یونانی زبان کا لفظ ہے۔

(۴) **استار:** چار، فارسی لفظ ''چہار'' سے بنا ہے۔

(۵) **اسطرلاب:** وقت بتلانے والا ایک آلہ، یونانی لفظ ''استر والابون'' سے ماخوذ ہے۔

(۶) **اسقف:** مسیحیوں کے یہاں ایک دینی عہدہ، یونانی لفظ ''ابیسکوپوس'' سے ماخوذ ہے۔

(۷) **اصطبل:** جانور باندھنے کی جگہ، لاتینی لفظ ''استابلم'' سے ماخوذ ہے۔

(۸) **اکسیر:** چاندی وغیرہ کو سونا بنانے والا نسخہ (متقدمین کی رائے کے مطابق) یونانی لفظ ''کسیرون'' سے ماخوذ ہے۔

(۹) **بستان:** باغ، فارسی لفظ ''بوستان'' سے ماخوذ ہے۔

(۱۰) **بطریق:** روم کا عظیم دینی منصب، یونانی لفظ ''پتریکپوس'' سے ماخوذ ہے۔

(۱۱) **بندقة:** ایک جنگی ہتھیار، فارسی لفظ ''بندوق'' سے ماخوذ ہے۔

(۱۲) **دھلیز:** گذرگاہ، فارسی لفظ ہے۔

(۱۳) **زرنیخ:** مختلف رنگوں کا ایک پتھر، جو بال مونڈنے میں کام آتا ہے، یونانی لفظ ''ارسنیکون'' سے ماخوذ ہے۔

(۱۴) **سفتجة:** ہنڈی، حوالہ کا کاروبار، فارسی لفظ ’’سفتہ‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۱۵) **سمسار:** دلال، فارسی لفظ ’’سپسار‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۱۶) **شطرنج:** ایک مشہور کھیل جو عموماً دو آدمی مل کر کھیلتے ہیں، ہندی لفظ ’’تشظورنجا‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۱۷) **صک:** چیک، فارسی لفظ ہے۔

(۱۸) **طراز:** کپڑا کے گل بوٹے، فارسی لفظ ’’تراز‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۱۹) **طیلسان:** اونی کپڑا، فارسی لفظ ’’تالیسان‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۰) **فهرس:** فہرست، یونانی لفظ ’’پوریستس‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۱) **فیلسوف:** حکیم، فلسفی، یونانی لفظ ’’فیلسوفوس‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۲) **قنطرة:** پل، یونانی لفظ ’’کنتاناریون‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۳) **نرجس:** ایک پھول جو موسم بہار میں نکلتا ہے، یونانی لفظ ’’نرکیسوس‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۴) **وسق:** ساٹھ صاع، آرامی لفظ ہے۔

(۲۵) **یاسمین:** چنبیلی، فارسی لفظ ہے۔ وغیرہ

اور جدید عربی میں اس کی مثالیں ہیں:

(۲۶) **بولیصة:** اطالوی زبان ’’پولیتزہ‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۷) **سندویش:** ایک مخصوص کھانے کی چیز، انگریزی ’’سنڈوچ‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۸) **شای:** چائے، چینی لفظ ’’چای‘‘ سے ماخوذ ہے۔

(۲۹) **کمبیالة:** مالی حوالہ، اطالوی لفظ ہے۔

(۳۰) **لترا:** لیٹر، فرانسی لفظ ہے۔

(۳۱) **تلوفون:** ٹیلی فون انگریزی لفظ ’’ٹیلی فون‘‘ سے ماخوذ ہے، وغیرہ۔

اس طرح عربی زبان نے حسب ضرورت مختلف زبانوں سے استفادہ کیا ہے، اور ایک محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تعبیرات کا ماٗخذ جانے اور ان کے صحیح پس منظر سے واقف ہو۔

اسی طرح ایک صاحبِ بصیرت فقیہ کے لیے یہ جاننا فضیلت سے خالی نہیں کہ عربی زبان کی فقہی مصطلحات کی متبادل اصطلاحات دوسری زبانوں میں کیا ہیں؟ اس سے اس کے علم میں وسعت اور فکر میں گہرائی پیدا ہوگی۔

اصطلاحات کی اہمیت

عربی زبان بالخصوص علوم اسلامیہ میں اصطلاحات کی بڑی اہمیت ہے، اسلام نے بہت سی نئی اصطلاحات قائم کیں مثلاً **الصلوٰۃ، الزکاۃ، الحج، الصوم** وغیرہ قرآن وحدیث میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، متعدد قدیم اصطلاحات کو منسوخ کیا یا ان کو نئے معنی پہنائے مثلاً۔

اتاوة: وہ ٹیکس جو رئیس قوم اپنی قوم کے ہر فرد سے اپنے لئے وصول کرتا تھا، اسلام نے اس کو ختم کیا۔

حلوان: اسلام سے قبل مرد اپنی بیٹی کے مہر کا کچھ حصہ لے لیا کرتا تھا، اس کو حلوان کہتے تھے، یا بلا استحقاق جو مال کسی سے وصول ہوتا تھا اس کو بھی حلوان کہا جاتا تھا، اسلام نے اس کو ختم کیا۔

مکس: رئیس زمینی پیداوار سے یا تاجروں سے کوئی مقررہ حصہ وصول کرتا تھا، اس کو مکس کہتے تھے، اسلام نے اس کا خاتمہ کیا۔

مرباع: دشمن سے جنگ کے بعد جو مال غنیمت حاصل ہوتا تھا اس میں رئیس قوم کا الگ حصہ مقرر ہوتا تھا، اس کو مرباع کہتے تھے، اسلام نے عام رئیسوں کے لیے اس کا خاتمہ کیا۔

نشیلہ: یعنی مال غنیمت سے کوئی نفیس مال رئیس اپنے لئے رکھ لیتا تھا، عام افراد کے

لئے اسلام نے اس حکم کو ختم کر دیا۔

اسلام نے بعض نئی اصطلاحات دوسرے علاقوں یا دوسری زبانوں سے بھی لی ہیں اور اس سلسلے میں کسی تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کیا مثلاً، منافق" حبشہ کا لفظ ہے، اس کو قرآن نے ایسے شخص کے لیے استعمال کیا جو بظاہر مسلمان اور اندر سے کافر ہو۔

حدیثوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ "دیوان" کا استعمال منقول ہے، آپ ؐ نے فرمایا کہ: **الديوان عند الله ثلاثة** (الحدیث)

دیوان اللہ کے نزدیک تین ہیں، (مسند احمد: ج ۶ ر ص ۲۴۰، طبع اول)

ابن اثیر جزریؒ فرماتے ہیں کہ دیوان فارسی لفظ ہے، اس کے معنی ایسا دفتر جس میں فوجیوں اور وظیفہ خوار لوگوں کے نام لکھے جائیں، (النہایۃ فی غریب الحدیث لابن اثیر، مادۃ: دیوان)

اسی طرح ایک حدیث میں لفظ خوان ملتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حتى ان اهل الخوان ليجتمعون على خوانهم (الحدیث)

(مسند احمد: طبع اول، جلد ۲ ر ص ۲۹۵)

یہاں تک کہ تمام اہل دستر خوان دستر خوان پر جمع ہو جائیں۔

جوالیقی کہتے ہیں کہ خوان فارسی لفظ ہے، (المعرب: ۱۷۷)

اس طرح کی متعدد مثالیں احادیث میں موجود ہیں۔

بعض غیر عربی اصطلاحات صحابہ کے یہاں بھی ملتی ہیں، جن کو خود ان حضرات نے شروع کیا، مثلاً

دھقان: گاؤں کا رئیس، یا کسانوں کا سردار، فارسی لفظ ہے، حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس اصطلاح کو برقرار رکھا، (موسوعۃ فقہ عمر بن الخطاب قلعہ جی، مادہ جزیہ: ج ۲ ر ص ۳، وموسوعہ فقہ علی ابن ابی طالب، قلعہ جی، مادہ: جزیہ: ص، ۵ ر طبع دار الفکر دمشق)

طســـق: بمعنی خراج، حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کو قائم فرمایا۔ (موسوعہ فقہ عبداللہ بن مسعود، مادہ: ارض، ص ۱، طبع جامعۃ ام القریٰ)

بیشـارجات: کھانے سے قبل جو پیش کیا جائے، فارسی لفظ ہے، فارسی میں فصیح لفظ ’’فیشارجات‘‘ ہے۔ حضرت علی کے یہاں اس کا استعمال ملتا ہے۔ (معرب للجوالیقی: ص۲۵۲)

بـــاج: رنگ برنگے کھانے، یہ فارسی لفظ ’’باہ‘‘ سے ماخوذ ہے، سب سے پہلے اس کا استعمال حضرت عثمان بن عفانؓ نے کیا، (المعرب للجوالیقی: ۱۲۱)

حضرت علی بن ابی طالب کے یہاں بھی اس کا استعمال ملتا ہے، (معجم البلدان: ج۱ ص۴۵۳)

صحابہ کے بعد فقہاء کے یہاں تو بے شمار نئی اصطلاحات ملتی ہیں، جو انہوں نے مختلف مقاصد کے تحت مختلف مواقع کے لئے قائم فرمائیں، مثلاً:

استمتاع: وطی کے معنی میں۔

استفتاح: نماز کا آغاز کرنا۔

استیلاد: باندی کو ام ولد بنانا۔

المبتوتة: جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو۔

محاقله: غلہ کو بالی سمیت فروخت کرنا۔

مرابطه: سرحد پر نگرانی کرنا۔

بسملة: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

حوقله: لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا۔

حیعلة: حی علی الصلوٰۃ کہنا۔

حیعلتان: حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنا۔

غرض نئی اصطلاحات کا سلسلہ مختلف مناسبتوں کے تحت تاریخ اسلام میں موجود ہے، اور

مختلف ادوار میں جاری رہا، ایک فقیہ کے لئے ضروری ہے کہ ان اصطلاحات، مواقع استعمال، اوران کے مأخذ پر نگاہ رکھے، اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا طرز عمل ہمارے لئے بہترین اسوہ ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے ''الاتقان'' میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک دن کعبہ میں تشریف فرما تھے اور لوگ ان کے گرد حلقہ بنائے تفسیر قرآن کے متعلق سوالات کر رہے تھے، مشہور لغوی نافع بن الازرق نے نجدۃ بن عوام سے کہا کہ چلو ان شیخ سے قرآن کے بارے میں ایسے سوالات کریں جو ان کو معلوم نہ ہوں، یعنی ''لغات قرآن'' کے بارے میں کچھ پوچھیں، چنانچہ ان لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں پہونچکر عرض کیا کہ ہم آپ سے تفسیر قرآن کے تعلق سے بعض ایسے سوالات کرنا چاہتے ہیں جن کی تائید ہمیں کلام عرب سے مطلوب ہے، اس لئے کہ اللہ نے قرآن پاک کو عربی مبین میں نازل کیا ہے، حضرت ابن عباسؓ نے ان کو سوال کرنے کی اجازت دی، نافع بن الازرق نے پہلا سوال آیت کریمہ ''عن الیمین وعن الشمال عزین'' کے بارے میں کیا، حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ''عزون'' سے مراد ہے ''حلق الرفاق'' اونٹ کی رسیوں کے حلقے، نافع نے پوچھا کیا اس معنیٰ میں یہ لفظ اہل عرب کے یہاں مستعمل ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ہاں! کیا تم نے عبید بن الابرص کا یہ شعر نہیں سنا۔

فجاء و ایہرعون الیہ حتیٰ
یکونوا حول منبرہ عزینا

ترجمہ: پھر وہ لوگ اس کے پاس دوڑے ہوئے آئے یہاں تک کہ اس کے منبر کے اردگرد حلقہ بنا کر کھڑے ہوگئے۔

نافع نے اس قسم کے متعدد سوالات کئے اور حضرت ابن عباسؓ نے ان کے ہر سوال کا جواب کلام عرب سے دیا۔ (الاتقان فی علوم القرآن جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (م ۹۱۱ھ) جلد ۱رص ۱۲۰، مطبوعہ الحلبی القاہرہ: ۱۳۷۰ھ م ۱۹۵۱ء)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث اور علوم اسلامیہ کی خدمت اور ان میں مہارت وبصیرت کے لیے معاون لغات واصطلاحات اور تعبیرات ومحاورات کا علم بھی ضروری ہے، بالخصوص فقہ کے متخصصین کے لیے، اس لیے کہ فقہ کسی ایک علم کا نہیں بلکہ مختلف علوم وفنون کے مجموعہ کا نام ہے۔

لغات اصطلاحات پر لکھی گئی کتابیں

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ اسلامی کے ہر دور میں علماء اور محققین نے قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی علمی اصطلاحات وتعبیرات کو مستقل فن کے طور پر برتا، مختلف انداز سے ان پر بحثیں کیں، اور اس موضوع پر کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ یادگار چھوڑا یہاں نمونہ کے طور پر چند مشہور کتابوں کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، جو موجودہ دور میں آسانی سے دستیاب ہیں، اور جن کی طرف علماء وطلبہ کو رجوع کرنا چاہئے۔

(۱) **معجم مفردات الفاظ القرآن:** امام راغب اصفہانیؒ (م۵۰۳ھ) مطبوعہ بیروت دارالمکاتب العربی ۱۳۹۲ھ)

(۲) **المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم:** محمد فؤاد عبدالباقی، مطبوعہ القاہرۃ، دارالشعب ۱۳۴۶ھ۔

(۳) **النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر:** مجدالدین ابوالسعادات ابن الاثیر (م۱۲۱۰ھ، مطبوعہ القاہرۃ الحلبی ۱۹۶۳ء)

(۴) **مقاییس اللغۃ:** ابوالحسین احمد بن فارس (م۳۹۵ھ) مطبوعہ القاہرۃ، الحلبی، ۱۹۴۶ء۔

(۵) **متن اللغۃ۔ موسوعۃ لغویۃ حدیثیۃ:** احمد رضا (م۱۳۷۲ھ) مطبوعہ بیروت دار مکتبۃ الحیاۃ ۱۹۵۸ء۔

(۶) **تهذيب اللغة:** ابومنصور محمد بن احمد الازہری (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ الدار المصریۃ للتالیف والترجمۃ، قاہرۃ ۱۹۶۴ء۔

(۷) **لسان العرب:** ابن منظور ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم (م ۷۱۱ھ) مطبوعہ بیروت دار لسان العرب ۱۹۷۰ء۔

(۸) **محيط المحيط:** بطرس البستانی (م ۱۳۰۱ھ) مطبوعہ بیروت لبنان ۱۹۷۷ء۔

(۹) **المعرب من الكلام الأعجمي:** ابومنصور ابن ابی طاہر الجوالیقی (م ۵۴۰ھ) مطبوعہ قاہرۃ وزارۃ الثقافۃ۔ طبع دوم ۱۳۸۹ھ۔

(۱۰) **شفاء الغليل فيما كلام العرب من الدخيل:** شہاب الدین احمد الخفاجی (م ۱۰۶۹ھ) مطبوعہ مکتبۃ الحرم الحسینی، قاہرۃ ۱۹۵۲ء)

(۱۱) **اساس البلاغة:** جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری (م ۵۳۸ھ) مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۰۲ھ۔

(۱۲) **القاموس المحيط:** مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ بولاق قاہرۃ ۱۲۸۹ھ۔

(۱۳) **المعجم الوسيط:** مجمع اللغۃ العربیۃ قاہرۃ، دار المعارف قاہرۃ طبع دوم ۱۴۰۰ھ۔

☆علمی اصطلاحات کے لئے درج ذیل کتابیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

(۱۴) **كنز الحفاظ فى كتاب تهذيب الالفاظ:** ابو یوسف بن یعقوب اسحاق ابن السکیت (م ۲۴۴ھ) مطبوعہ بیروت المکتبۃ الکاثولیکیۃ ۱۸۹۵ء۔

(۱۵) **الفروق فى اللغة:** ابوحلال العسکری (م ۳۹۵ھ) مطبوعہ بیروت دار الآفاق الجدیدۃ ۱۴۰۱ھ۔

(۱۶) **فقه اللغة وسر العربية:** ابومنصور عبد الملک بن محمد الثعالبی مطبوعہ قاہرۃ الحلبی ۱۹۵۴ء۔

(۱۷) **الالفاظ الکتابیة:** عبدالرحمٰن بن عیسیٰ الہمدانی (م ۳۲۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت ۱۴۰۰ھ۔

(۱۸) **الافصاح فی فقه اللغة:** حسین یوسف موسیٰ، عبدالفتاح السعیدی مطبوعہ دارالفکر قاہرۃ ۱۹۶۵ء۔

بالخصوص فقہ اسلامی کے الفاظ واصطلاحات پر جو کتابیں تصنیف کی گئیں ان میں درج ذیل کتابیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

(۱۹) **المطلع علی ابواب المقنع:** شمس الدین محمد بن ابی الفتح الیعلیٰ الحنبلی (م ۷۰۹ھ) مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت طبع اول ۱۳۸۵ھ۔

(۲۰) **المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی:** احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)

(۲۱) **شرح غریب الفاظ المدونة:** الجبی مطبوعہ دارالغرب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۲ھ۔

(۲۲) **المغرب فی ترتیب المعرب:** رسید ناصر بن عبداللہ المطرزی، مطبوعہ حلب ۱۳۹۹ھ۔

(۲۳) **معجم فقه ابن حزم الظاهری:** لجنة موسوعة الفقه الاسلامی بکلیة الشریعة بجامعة دمشق، دمشق ۱۹۶۶ء۔

(۲۴) **معجم الفقه الحنبلی:** قلعہ جی محمد رواس، مطبوعہ کویت، ۱۳۹۳ھ۔

(۲۵) **فهرس حاشیة ابن عابدین:** محمد رواس قلعہ جی، مطبوعہ وزارۃ الاوقاف، ۱۴۰۰ھ۔

(۲۶) **فهارس الفروق للقرافی:** محمد رواس قلعہ جی، مطبوعہ دارالمعارف بیروت۔

(۲۷) **فهرست حاشیة القلیوبی:** عبدالخالق غریب مطبوعہ کویت ۱۴۰۰ھ۔

(۲۸) **حدود الفقه:** زین العابدین ابراہیم ابن نجم، مکتبة الہلال بیروت، ۱۴۰۰ھ۔

(۲۹) **التعریفات الفقهية:** مفتی سید عمیم الاحسان المجددی البرکتی۔

(۳۰) **مفا تیح العلوم:** محمد بن احمد بن یوسف الخوارزمی (م ۳۸۷ھ) تحقیق واشاعت فان فلوتن ۱۸۹۵ء۔

(۳۱) **التعریفات:** السید علی بن محمد علی الجرجانی (م ۸۱۶ھ) مکتبۃ لبنان ۱۹۷۸ء۔

(۳۲) **كشاف اصطلاحات الفنون:** محمد علی الفاروقی التھانوی (م ۱۷۴۵ء) مؤسسۃ المصریۃ ۱۹۶۳ء۔

(۳۳) **جامع العلوم الملقب بدستور العلماء:** دائرۃ المعارف الہند ۱۳۳۱ھ۔

(۳۴) **طلبة الطلبة:** الامام ابو حفص النسفی (م ۵۳۰ھ)

(۳۵) **المنار:** ابوالبرکات النسفی (م ۷۱۰ھ)

(۳۶) **مجمع بحار الانوار:** الشیخ المحدث محمد طاہر الفتنی (م ۹۸۶ھ)

(۳۷) **مجموعة المصطلحات العلمية والفنية:** مجمع اللغۃ العربیۃ قاہرۃ۔

(۳۸) **مجموعة معاجم فی النبات والحیوان:** المکتب الدائم لتنفیس التعریب فی الوطن العربی، رباط ۱۹۷۱ء۔

☆ بعض قوامیس دو یا چند زبانوں کو سامنے رکھ کر تیار کی گئیں مثلاً:

(۳۹) **معجم اسماء النبات:** (عربی انگریزی، فرانسی لاتینی) طبع مکرر دار الرائد العربی، بیروت ۱۴۰۱ھ۔

(۴۰) **معجم الحیوان:** (انگریزی، عربی) مطبوعہ بیروت، دار الرائد العربی۔

(۴۱) **المعجم القانونی:** حارث سلیمان فاروقی مطبوعہ مکتبۃ لبنان بیروت ۱۹۷۲ء۔

(۴۲) **الذخیرة العلمية فی اللغتین الانجلیزیة والعربیة:** ڈاکٹر جارج پرسی، مطبوعہ مکتبۃ لبنان بیروت ۱۹۸۰ء۔

(۴۳) **معجم اشهابی فی مصطلحات العلوم الزراعیة:** احمد شفیق الخطیب مکتبۃ اللبنان طبع اول ۱۹۷۸ء۔

☆اور خاص فقہی اصطلاحات کے لئے جو عربی، انگریزی لغات تیار ہوئیں، ان میں سید مفتی عمیم الاحسان المجد دی البرکتی، کی ''التعریفات الفقہیۃ'' (عربی، انگریزی) (اس کتاب کا ذکر ڈاکٹر محمد رواس نے معجم لغۃ الفقہاء کے مقدمہ میں کیا ہے ص ۵) اور ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی اور ڈاکٹر حامد صادق قنیبی کی معجم لغۃ الفقہاء (عربی، انگریزی) مطبوعہ دار النفائس بیروت ۱۴۰۵ھ م ۱۹۸۵ء) سب سے زیادہ جامع اور معروف ہیں۔

فقہ کے طلبہ کے لئے ان کا مطالعہ بہت مفید ہوگا انشاء اللہ (ہماری اس بحث کا بڑا حصہ معجم لغۃ الفقہاء کے ابتدائیہ سے لیا گیا ہے۔)

ذیل میں چند ضروری اور مشہور فقہی اصطلاحات کا اردو اور انگریزی ترجمہ دیا جا رہا ہے) جن کی ضرورت بالعموم عالمی قوانین، یا اسلامی قانون کے تقابلی مطالعہ میں پڑتی ہے، تفصیل کے لئے مذکورہ بالا تفصیلی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے، لغوی تحقیقات اور انگریزی ترجمہ وتشریح کے لئے میں نے زیادہ تر معجم لغۃ الفقہاء پر اعتماد کیا ہے۔

فرہنگ اصطلاحات فقہیہ

(اردو، عربی، انگریزی)

(انتخاب) (یعنی بعض اہم فقہی اصطلاحات وتعبیرات کا اردو اور انگریزی ترجمہ جن کی ضرورت بالعموم کسی متخصص یا اسکالر کو عالمی قوانین کے تناظر میں اسلامی قانون کے مطالعہ کے وقت پڑتی ہے۔)

عربی	اردو	انگریزی
آداب عامہ:	قواعد اخلاق	Rules of Conduct, Public Morals.
اباحت :	اللہ کی جانب سے کسی عمل کرنے کی اجازت	Permission,
ابانت:	کاٹنا، طلاق بائن دینا، جبکہ تین طلاق سے کم ہو۔	Amputate.
	تین طلاق کو طلاق مغلظہ کہتے ہیں۔	(Final Divorce)
ابدال:	ایک چیز کی جگہ پر دوسری چیز لانا۔	Substitution,
ابطال:	زائل کرنا، عدم صحت کا حکم لگانا۔	Annulment,
ابن السبیل:	وہ مسافر جس کا مال ختم ہو چکا ہو۔	Tramp,
اتباع:	کسی کے پیچھے چلنا، دین کا مطالبہ کرنا، کسی کی تقلید کرنا۔	Imitation,

عربی	اردو	انگریزی
اتحاد:	کئی چیزوں کو ملا کر ایک کرنا، اس کی کئی صورتیں ممکن ہیں۔	Unity.Union,
اتحاد جنس:	چند چیزیں جن پر ایک نام کا اطلاق ہو یا جن کا مقصد ایک ہو۔	
اتحاد حکم:	مختلف تصرفات پر ایک حکم لگانا۔	
اتحاد مجلس:	ایک مجلس کے مختلف تصرفات کو ایک قرار دینا	
اتصال:	ربط قائم کرنا۔	Connection,
اتلاف:	ضائع کرنا، کسی شئی کی مطلوبہ صفت کو ختم کرنا	Destruction,
اتہام:	کسی پر تہمت لگانا، کسی کی طرف ناپسندیدہ چیز کی نسبت کرنا۔	Accusation,
اثبات:	ثابت کرنا، کسی چیز کو پختگی کے ساتھ ثابت کرنا	Positiveness,
☆	عدالت میں صحت دعوی پر دلیل قائم کرنا۔	Proof,
☆	ملکیت ثابت کرنا۔	**Establsihment of Title,**
☆	کسی کی موت ثابت کرنا	Ascertainment of Death,
☆	ذرائع اثبات، جو عدالت میں قابل قبول ہوں، مثلاً شہادت اور مضبوط قرائن وغیرہ	Process of Proof,
اثخان:	بکثرت واردات قتل کرنا۔	Massacre,
اثر:	کسی تصرف سے پیدا شدہ نتیجہ۔	Consequence,
☆	کسی عمل کے باقی ماندہ اثرات یا علامت	Sign,
اجابت:	کلام کا اعادہ کرنا۔	Reply,

عربی	اردو	انگریزی
اجارة:	عمل کا بدلہ۔	Wage,
☆	کسی شئی کے عوص منافع کی تملیک۔	Rent,
اجرة	اجرت	**Counter Value**
☆	اجرت کی ادائیگی۔	**Reward,**
☆	اجرت کا معاملہ کرنا	Fair Wage
☆	اجرت مثل	Fair Rent,
اجازت:	اجازت	Per Mission,
☆	کسی تصرف کو صحیح قرار دینا۔	Leave,
☆	کسی معاملہ کو نافذ قرار دینا۔	Approval,
اجبار:	کسی حکم کا جبری نفاذ۔	Compulsion,
اجتہاد:	کسی کام میں پوری طاقت صرف کرنا، شک سے نکلنے اور غلبہ گمان یا یقین تک پہنچنے کی جدوجہد۔	**Independent Reasoning**
اجماع:	کسی امر پر علماء امت کا اتفاق۔	**Unanimous Resolution**
		Consensus,
اجناد:	لشکر	Soldiers,
☆	معاون ومددگار۔	Followers,
اجنبی:	بیرونی شخص۔	Stranger, Foreigner
☆	بے وطن۔	Alien,
☆	معاملہ سے غیر متعلق شخص۔	Third Party,

عربی	اردو	انگریزی
اجهاز:	کسی شدید زخمی یا لا علاج مریض کو موت سے ہمکنار کرنا۔	**Killing The Wounede,**
اجهاض:	اسقاط۔	**Miscarriage Throwing Down,**
☆	ناقص الخلقت یا ناقص المدت حمل کا اسقاط	Abortion,
اجیر:	جو اجرت پر کام کرے، اس کی دو قسمیں ہیں۔	Servant,
☆	اجیر خاص، جو کسی مخصوص شخص کا غلام ہو۔	Employee,
☆	اجیر عام، جو ہر کام لانے والے کا کام کرے۔	**Workmani Free Lancer,**
احتباس:	آزادی کی جدوجہد پر پابندی عائد کرنا۔	Incarceration,
احتساب:	برائیوں پر روک لگانا ، خالص اللہ کے لئے کام کرنا۔	Charity,
احتکار:	آئندہ گرانی کی امید پر غلہ یا دوسری چیزوں کا اسٹاک کرنا۔	Monopoly,
احتیاط:	کسی معاملہ میں ایسی صورت پیدا کرنا کہ آدمی ہر طرح نقصان سے محفوظ رہے۔	Precaution,
احتیال:	تدبیر میں مہارت رکھنا، ناجائز حیلہ جوئی کرنا۔	Fraudulence,
احصاء:	مردم شماری کرانا۔	Census,
احیاء:	زندگی پیدا کرنا۔	Animation,
☆	احیاء موات، بنجر زمینات جن کا کوئی مالک نہ ہو ان کو قابل انتفاع بنانا۔	**Cultivation of Virgin, Land,**

عربی	اردو	انگریزی
اقرار:	اقرار	**Recognition of Rights,**
اخبار:	خبر دینا	Information,
اختطاط:	کسی چیز پر کوئی علامت مقرر کرنا۔	Demarcation,
☆	کسی زمین کی آبادکاری کے خواہشمند کے لئے زمین کی تحدید۔	Partition,
اختلاس:	کسی کی غفلت میں اسکی کوئی چیز اڑا لینا۔	Misappropriation,
اختلاف:	اتفاق کی ضد۔	Difeeerence,
☆	دلیل کی بنیاد پر اختلاف۔	Disagree Ment,
اختلاف دار:	مختلف اشخاص کا الگ الگ ملکوں میں ہونا۔	Enemy Territory,
اختیار:	کسی معاملہ میں عمل کی آزادی دینا، اکراہ کی ضد	Preference,
☆	چند میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا۔	Election,
اخراج:	اندر سے باہر کرنا۔	Get Out,
اِخطار:	کسی چیز پر بطور خاص تنبیہ کرنا۔	Notification,
اداء:	ادائیگی، اداطلب چیز کی ادائیگی۔	Payment of Debt,
☆	وقت مقررہ پر کسی ذمہ داری کی ٹھیک ٹھیک تکمیل۔	Performance,
ادبی:	اخلاقی،	Moral,
☆	کسی چیز کا اخلاقی طور پر پابند ہونا۔	Moral Obligation,
ادخار:	ذخیرہ اندوزی۔	Saving
ادمان:	کسی شئی کا تسلسل۔	Addiction,

عربی	اردو	انگریزی
اذن:	کسی مجبور شخص سے معاملات کی پابندی اٹھانا۔	Emancipation,
ارتثاث:	میدان جنگ سے کسی زخمی کو اٹھا کر لیجانا، کسی زخمی شخص کا مرنے سے قبل زندگی کے منافع سے فائدہ اٹھانا مثلاً کھانا پینا وغیرہ۔	**To Keep Barely Alive,**
ارث:	وراثت، یعنی مال کا میت سے ورثہ کی طرف منتقل ہوجانا۔	Inheritance,
ارش:	زخم وغیرہ۔	Wound,
☆	دیت، اور زخموں یا نقصانات کا تاوان	Blood Money,
☆	جان کے علاوہ دیگر نقصانات کا ضمان۔	**Compensa Dion, Indemnity,**
ارض:	کرۂ ارضی جس پر انسان آباد ہے۔	Earth,
☆	کسی کی خاص زمین۔	Land,
☆	بے آب وگیاہ زمین۔	Fallow Land,
☆	غیر آباد زمین جس کا کوئی مالک نہ ہو۔	Arid Land,
ارمل:	جس کے شوہر یا بیوی کا انتقال ہوچکا ہو۔	Widower, Widow,
استئمان:	کسی ملک میں داخل ہونے کے کئے اجازت طلب کرنا۔	**Request of Protection,**
☆	کسی کے پاس امانت رکھنا۔	**Assurance of Protection**
استبداد:	بغیر مشورہ اپنی رائے سے کام کرنا۔	**Despotism, Arbitrariness,**
استبراء:	ذمہ داری سے سبکدوشی چاہنا۔	Absolution,

عربی	اردو	انگریزی
استتابة:	کسی مرتد کو اسلام کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دینا۔	Recanta Tion,
استثناء:	کسی چیز کو عام قاعدہ سے خارج کرنا۔	Exception,
استحاله:	قلب ماہیت۔	Trans Formation,
☆	ناممکن ہونا۔	Impossibility,
استحباب:	کسی شئی کی طرف طبیعت کا میلان۔	Admiration,
☆	مخصوص فقہی اصطلاح جس کا درجہ سنت سے کم ہے۔	Praise Worthy,
استحسان:	کسی شئی کو بہتر سمجھنا۔	Approbation,
☆	مخصوص فقہی اصطلاح۔	**Application of Discretion, in a legal decision**
استحقاق:	کسی چیز کا حقدار ہونا۔	**Vindication (of Immouable Proery)**
استدراک:	تلافی مافات، نقصان کی تلافی۔	Attainment,
استدلال:	صحت دعویٰ پر دلیل قائم کرنا۔	Reasoning,
استرداد:	کسی شئی کی واپسی کی طلبی۔	Revendication,
استرقاق:	جنگی قیدیوں کو غلام بنانا۔	Enslaving,
استسلام:	سر تسلیم خم کرنا۔	Surrender,
☆	فیصلہ پر اترنا اور جزیہ قبول کرنا۔	Submission,
استشهاد:	شہادت طلب کرنا۔	Martyrdom,
☆	دعوی پر دلیل قائم کرنا۔	Quotation,
استصحاب:	کسی کے ساتھ چپک جانا۔	Accompanyin,

عربی	اردو	انگریزی
☆	مخصوص فقہی اصطلاح، زمانہ ماضی میں کسی شئی کے ثبوت کی بنیاد پر اس کے بعد اس کے ثبوت پر استدلال کرنا یا اس کے برعکس۔	**Presumption of Continuity,**
استصلاح:	اچھی چیز طلب کرنا۔	Reclamation,
☆	مصالح مرسلہ کے مطابق عمل کرنا۔	**Consideration of the Public Interest,**
استصناع:	کسی شئی کا آرڈر دینا۔	Custom Order,
☆	آرڈر پر کوئی معاملہ طے کرنا۔	**Contract for Manufacture,**
استطاعة:	کسی ذمہ داری کی ادائیگی کی صلاحیت۔	Capability,
استعانة:	کسی سے مدد طلب کرنا۔	Seeking Help,
استعمال:	کسی شخص کو کسی شہر کا گورنر بنانا یا کوئی ذمہ دارانہ منصب دینا۔	Appointment,
استغاثة:	مدد کی درخواست کرنا۔	Appeal for Help,
استفتاء:	حکم شرعی معلوم کرنا ۔	**Request (for A, formal Legal Opinion Consultation (on A Point of Law)**
استفسار:	وضاحت طلبی۔	**Request An Explaation,**
☆	ایسے سوالات جو معاملہ کی تہہ تک پہنچنے میں معاون ہوں۔	Enquiry,
☆	موضوع کے مختلف اجزاء کے تعلق سے سوالات	Asking for details,
استمہال:	مہلت مانگنا۔ مہلت دینا۔	**To Ask for Respite, To Ask for Deferment,**

عربی	اردو	انگریزی
استنابة	کسی معاملہ میں دوسرے کو اپنا قائم مقام بنانا	Commission Royatoire,
استنباط	کوشش کر کے کوئی چیز نکالنا۔	Deduction,
☆	حکم شرعی کا استنباط۔	Extraction,
استیطان:	کسی مقام کو وطن بنانا۔	Dwelling,
اَسُر:	قید کرنا، دشمن کو زندہ پکڑ لینا۔	Captivity,
اسکار:	نشہ میں مبتلا ہونا۔	Intoxication,
اسهام:	قرعہ ڈالنا، قرعہ اندازی کرنا۔	Participation. To Draw lots,
☆	کسی کو حصہ دینا۔	To Give A Share,
اشارة:	علامت۔	Signal,
اشتباه:	کسی معاملہ کا مشتبہ ہونا۔	Mixed,
اشراف:	اوپر سے دیکھنا	Over See,
☆	بڑے کی طرف سے چھوٹے کی نگرانی کرنا۔	Supervi Sion,
اشهاد:	گواہ بنانا۔	Affidavit,
اصرار:	کسی بات پر جم جانا۔	Persistence,
☆	کسی حق کو ثابت کرنا۔	Assertion,
اصطلاح:	عرف خاص، کسی مخصوص حلقہ کا کسی خاص لفظ یا مفہوم پر متفق ہو جانا۔	Terminology,
اصل:	کسی شئی کی بنیاد۔	Ascendents,
اصلاح:	اختلاف دور کرنا۔	Restoration,

عربی	اردو	انگریزی
☆	غلطی دور کرنا۔	Correction,
اصول:	فروع کی ضد۔	Principles,
☆	اصول فقہ۔	**Principles of Jurisprudence,**
☆	اصول شریعت یعنی شریعت کے بنیادی مصادر قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔	Theoretical Bases of Islam,
اضطرار:	سخت مجبوری کی حالت۔	Compulsion,
اعارة:	کوئی چیز مفت نفع اٹھانے کے لئے دینا۔	To Lend,
اعتبار:	عبرت پکڑنا۔	Considerration,
☆	ایک نظیر کا حکم دوسری نظیر پر لگانا یعنی قیاس عقلی	Analogy,
☆	شرعی اعتبار، یعنی کسی کا مکلّف ہونا۔	Legal Capactiy,
اعتراف:	کسی چیز کا اقرار کرنا۔	Cofession,
اعتقاد:	یقین کرنا، ایمان لانا۔	Belief,
اعتقال:	فیصلہ ہونے سے قبل قید کر لینا۔	**Detention, Cofinement,**
اغاثة:	کسی پریشان یا ضرورت مند کی مدد کرنا۔	Relief,
☆	پریشانی سے نکالنے والا شخص۔	Assistant,
اغارة:	دشمن کا اچانک حملہ کرنا۔	Raid. Invasion,
افتاء:	فتویٰ دینا، حکم شرعی بیان کرنا۔	**Deliverance of Formal Legal Opinion,**
افراج:	غم دور کرنا۔	Cheering,
☆	قید سے رہائی دینا۔	Release,

عربی	اردو	انگریزی
اقالة:	باہم رضامندی سے معاملہ ختم کرنا۔	Reversal of Sale,
اقتدار:	قوت وغلبہ حاصل کرنا۔	Power,
اقطاع:	کسی کو کوئی زمین الاٹ کرنا، جاگیر دینا۔	Feudal System,
اقلية:	ایسی قوم جسکی تعداد آبادی کے نصف سے کم ہو۔	Minority (Racial)
اقليم:	ملک، ایک انتظامیہ کے تحت علاقے۔	Region,
اکراہ:	کسی پر جبر کرنا۔	**Compulsion Duress,**
الحاد:	لا مذہب ہونا۔	Atheism,
اِمارة:	روئے زمین کے کسی حصہ پر حکومت کرنا۔	Princedom,
امام:	امیر قوم۔	Leader. Imam,
امامة:	ریاست عامہ۔	Leadership,
☆	خلافت، امامت کبریٰ۔	Caliphate,
☆	امام نماز۔	Prayer Leader,
امضاء:	حکم نافذ کرنا۔	Execution,
☆	کسی چیک یا دستاویز پر دستخط کرنا۔	**Signature, Ratification,**
اموال:	اموال	Wealth,
☆	اموال باطنہ۔	Possessions,
انتقال:	ایک حال سے دوسرے حال یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔	Translocation,
☆	فکری یا مذہبی تبدیلی۔	Transition,

عربی	اردو	انگریزی
انتهاء:	وقت پورا ہونا، ختم ہونا۔	Expiration,
انجيل:	حضرت عیسیٰؑ پر نازل شدہ آسمانی کتاب۔	**Bible. New Testament,**
انصاب:	علامات، بت۔	Idols,
انقلاب:	تبدیلی۔	Transfer,
اهانة:	حقیر سمجھنا۔	Insult,
☆	کسی کی تحقیر کرنا۔	Injure,
اهل حل وعقد:	وہ لوگ جن کو قوت وشوکت حاصل ہو اور عقل وتدبیر بھی۔	Influential People. Tho se In Power,
اهل ذمة:	اسلامی حکومت کی غیر مسلم اقلیت:	**A Free Non Muslim Subject, Living In A Muslim Country,**
اهل سنة:	جو لوگ قرآن وسنت پر یقین رکھتے ہوں اور ابو منصور ماتریدی (م ۳۳۳ھ) اور ابوالحسن اشعری (م ۳۳۰ھ) کے مطابق اسلامی عقائد رکھتے ہوں۔	Sunnis.
اهل كتاب:	یعنی یہود ونصاریٰ۔	**Scripturaries. People of The Book,**
اهلية:	کسی شخص کی ایسی صلاحت جس کی بنیاد پر اس پر حقوق عائد ہوسکیں اور اس کے لئے حقوق کا ثبوت بھی ممکن ہو۔	Capacity,
☆	**اہلیت التزام:** اپنے ذمہ کوئی مقررہ ذمہ داری لینے کی صلاحیت۔	**Capacite De Obliger. (F)**

عربی	اردو	انگریزی
☆	**اہلیت تصرف**: کسی ذمہ داری کو ادا کرنے کی صلاحیت	**Capacite De Disposer (F)**
☆	**اہلیت وجوب**: حقوق وواجبات حاصل کرنے کی صلاحیت۔	**Capacite De Jouissance (F)**
☆	**اہلیت ادا**: شرعی تصرفات کو قطعیت دینے کی صلاحیت۔	**Capacite De. Exercice (F)**
اولوالارحام:	اقرباء ورشتہ دار، ولادت کی بنیاد پر پیدا شدہ قرابت۔	Reltivev,
اولوالامر:	قابل اتباع شخصیات، علماء وامراء۔	**Scholares And Rulers,**
اَیمان:	یمین کی جمع، بات کو پختہ کرنے کے لئے قسم کھانا۔	Oath,
اِیمان:	یقین اور اعتقاد رکھنا، ایمان نام ہے تصدیق بالجنان، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا۔	Belief,
باطل:	حق کی ضد، جس کی کوئی اصلیت نہ ہو۔	Vain Invalid. Void,
باطن:	مخفی، کسی چیز کا اندرونی حصہ۔	Sub Contract,
باغی:	ظالم، حد سے تجاوز کرنے والا۔	Oppressor,
☆	حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والا	Rebellious,
بحث:	تحقیق وجستجو۔	Research,

عربی	اردو	انگریزی
بدعة:	نئی ایجاد	Innovation
☆	دین میں کوئی ایسی ایجاد جس کا ثبوت قرآن وحدیث اور عہد صحابہؓ میں موجود نہ ہو۔	Heresy
برأة:	عیب سے سلامتی، حق سے پاک ہونا۔	Freedom From Liability
☆	برأت ذمہ: ذمہ میں دین نہ ہونا۔	Release of Deed,
برقع:	عورت کا نقاب۔	Veil,
بطریق:	موٹی چڑیا، معزز شخص۔	Penguin,
☆	یہود ونصاریٰ کے یہاں ایک دینی منصب۔	Patriarch,
☆	فوجی کمانڈر، رومی فوجی نظام کے مطابق اس کے ماتحت ایک ہزار پیدل فوجی ہوتے ہیں	Romaean Genral (Leader of 1000)
بعث:	اٹھنا، رسول کو بھیجنا، جماعت کو مخصوص مہم دیکر بھیجا	Emission,
☆	موت کے بعد اٹھایا جانا۔	**Resurrection (From Dead)**
بلوغ:	بالغ ہونا، اپنی عمر کو پہونچنا۔	Of Age Dault,
بندوق:	بندوق	Bullet Hazelnut,
بینک:	بینک، مال محفوظ کرنے کی جگہ۔	Bank,
بیان:	وضاحت، اظہار۔	Statement,
☆	بیان تبدیل، حکم منسوخ کرنا۔	Statement of Abrogation,
☆	بیان تغییر: تعلیق، استثناء یا تخصیص کے ذریعہ موجب کلام کو بدلنا۔	**Statement of Interchange,**

عربی	اردو	انگریزی
☆	**بیان حال:** دلالت حال کو بیان کا قائم مقام ماننا مثلاً مقام بیان پر خاموش رہنا	**Statement of Condition,**
بيت الطاعة:	وہ مکان جس میں عورت کوشوہر کے ساتھ رہنے کا قاضی فیصلہ کرتا ہے۔	Husband's House,
بيت المال:	وہ گھر جہاں مملکت کے اموال محفوظ ہوں۔	Public Treasury,
بِيُعة:	گرجا، کلیسا، یہود ونصاریٰ کی عبادتگاہ۔	**Church. Synagogue,**
بينة:	دلیل، ثبوت، شہادت،	Evidence,
تاجيل:	ادائے حق کے لئے کوئی مدت مقرر کرنا۔	Postponement,
تاخير:	لیٹ ہونا، کسی چیز کواس کے وقت کے بعد کرنا	Delay,
تاديب:	تنبیہ کرنا، حاکم کی طرف سے ہلکی سزا دیا جانا	**Corporal Punishment,**
تأقيت:	مدت بیان کرنا، وقت کی تحدید کرنا۔	**Determining The Time,**
تاكيد:	کسی چیز کو پختہ کرنا، قطعیت دینا۔	Assurance,
تامين:	بیمہ، دوفریق کے درمیان ایک معاملہ جس میں بیمہ کرانے والا قسط وار کچھ رقم ادا کرتا ہے۔ اور مرنے کے بعد یا بیمہ شدہ شئی کے ضائع ہونے یا مدت پوری ہونے کی صورتمیں بیمہ کرنے والے سے مقررہ مقدار مال لیتا ہے۔	Insurance,

☆	**تأمین اجتماعی:** حکومت کی طرف سے اپنے ملازمین کے لئے بیمہ۔	SOcial Security,
☆	**تامین تبادلی:** کسی جماعت کا باہم ایک دوسرے کے خطرات ونقصانات کی ضمانت لینا۔	**Reciprocal Insurance**
تاویل:	کلام کی مراد متعین کرنا، ظاہری معنی سے کوئی محتمل معنی مراد لینا، مگر اس کی تین شرطیں ہیں (۱) کلام کو ظاہری معنی پر محمول کرنا ممکن نہ ہو (۲) جو معنی مراد لیا جارہا ہو اس کو مراد لینا درست ہو، (۳) اس لینے کی کوئی دلیل موجود ہو۔	Interpretation,
تبدیل:	بدلنا، منسوخ کرنا،	**Alteration. Replacement,**
تجارة:	مالی لین دین۔	Trade.Commerce,
تجدید:	پھر سے کرنا، کسی شئ کو نیا بنانا۔	Renew,
تجسس:	تحقیق، عیوب کی تفتیش۔	Spying,
تحاص الغرماء:	قرض خواہوں کا باہم حصہ تقسیم کرنا۔	Apportionment,
تحالف:	فریقین میں سے ہر ایک کا قسم کھانا۔	Taking The Oath,
تحامل:	طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا یا اٹھانا، ظلم، ناانصافی۔	**Overload. Unfairness,**
تحریر:	غلامی سے آزادی دینا۔	Liberation (F) Manumission,
☆	قید سے رہائی دینا۔	Release,
☆	لکھنا، ایڈٹ کرنا۔	Editing,

عربی	اردو	انگریزی
☆	مسئلہ کو صاف لکھنا۔	Differentiate,
تحریف:	کلام کے معنی بگاڑنا۔	Misconstruction,
تحقیق:	کسی بات کو دلیل و برہان سے ثابت کرنا	**Reserching The Basis,**
☆	صحیح مسائل مدلل طور پر بیان کرنا۔	Verification,
☆	**تحقیق مناط:** نص یا اجماع کی علت کو کسی مخصوص صورت میں ثابت کرنا۔	**Pinpointing The Defect,**
تحکیم:	نزاعی معاملہ میں کسی کو حکم یا ثالث بنانا۔	Arbitration,
تحلیف:	کسی کو قسم کھانے کا مکلّف کرنا۔	**Administerfing The Oath,**
تحلیل:	حلال کرنا، ممانعت ختم کرنا، مطلقہ مغلظہ کا حلالہ کرنا	**Breaking Ub Absolution,**
تحمل:	شہادت کی ذمہ داری اٹھانا۔	Imposion Bearing,
تحیة:	سلام کرنا، استقبال کرنا۔	**Asalutation A Greeting,**
تحیر:	حیران ہونا،، بھولنا، متردد ہونا۔	Astonishment,
تخریج مناط:	نص یا اجماع کے کسی حکم ثابت سے علت کا استنباط کرنا	**Dervation of Consequence of the Facts of A Case,**
تخصیص:	تعمیم کی ضد، فرد واحد پر انحصار۔	Specification,
☆	کسی مستقل دلیل کی بنیاد پر عام کو بعض افراد کے لئے محدود کرنا۔	Specializing,
تخفیف:	کچھ کمی کرنا صرف اس قدر کہ خلل واقع نہ ہو	Mitigation
☆	سزا میں تخفیف کرنا۔	Commutation of Penalty

عربی	اردو	انگریزی
تخییر:	اختیار کا موقعہ دینا۔	Selection,
☆	چند چیزوں میں کسی ایک کو اختیار کرنے کی آزادی دینا۔	Free Well,
تداخل:	دو چیزوں کا باہم ایک دوسرے میں داخل ہو جانا	Inter Ference,
تدبیر:	غور کرنا، انجام کار کو دیکھتے ہوئے قدم اٹھانا	**Planning of Design,**
ترادف:	دو کلمہ کا ایک دوسرے کا ہم معنی ہونا۔	Synony My
ترتیب:	ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھنا۔	Arrangement,
ترجمه:	کسی کے حالات بیان کرنا۔	Biography,
☆	ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا	Translation,
ترجیح:	ایک کو دوسرے پر فوقیت دینا	**To surpass. Or Preference,**
تزکیة:	تطہیر، پاک کرنا، بڑھانا۔	Purification,
☆	تزکیۃ الشہود: گواہوں کی تحقیق حال۔	**Attestation of Witness,**
☆	تزکیۂ مال: مالی واجبات کو ادا کرنا۔	Giving Aims,
تسجیل:	رجسٹر میں اندراج کرنا۔	Registation,
تسعیر:	بحران سے بچنے کے لئے مارکیٹ ویلو مقرر کرنا	**Appraisal Estimation,**
تشہیر:	لوگوں میں کوئی بات عام کرنا۔	**Defamation Public Scorn,**
تصحیح:	غلطی کی اصلاح کرنا	Correction,
تصدیق:	کسی کی تائید کرنا۔	Affirmation,
تضامن:	ایک دوسرے کے واجبات کا ضامن ہونا	Solidarity,

عربی	اردو	انگریزی
تطبیق:	نافذ کرنا، موافق بنانا۔	Application,
تطفیف:	زیادتی کرنا، حق سے کم دینا، ناپ تول میں کمی کرنا	Fraud,
تطلیق:	طلاق دینا، قید سے آزاد کرنا۔	Divorce,
تطہیر:	پاک کرنا، گندگی دور کرنا۔	Sanctification,
تعادل:	مقدار میں اعتدال، دلائل کی قوت میں توازن	Equilibrium,
تعارض:	دو چیزوں کا باہم مختلف ہونا، ضد ہونا۔	Opposition.
☆	دلیلوں میں اختلاف ہونا۔	Contradiction,
تعبیر:	بیان کرنا،	Expression,
تعجیز:	کسی کو عاجز قرار دینا۔	**Disabled, Deefeneless**
تعجیل:	پیشگی دینا، وقت سے پہلے حق ادا کرنا، ٹھیک وقت پر ذمہ پورا کرنا۔	Transgression,
تعدیل:	برابر قرار دینا۔	Amendment,
☆	شاہد کو عادل قرار دینا۔	**Attestation of Witness,**
☆	تعدیل ارکان، نماز کے تمام ارکان ٹھیک ٹھیک ادا کرنا۔	Setting Right,
تعریف:	پہچان بتانا، تعارف کرانا۔	Acquainting,
☆	کسی شخص کا ایسا واضح تعارف جس سے اس کی شہادت کی اہلیت یا نا اہلیت ثابت ہو۔	**Identifying The Witness**
تعزیر:	ایسے جرائم کے بارے میں قاضی کا اپنی صواب	Discretionary Punishment

عربی	اردو	انگریزی
	دید سے سزا دینا جن کے برے میں کوئی حد مقرر نہ ہوتا کہ مجرم آئندہ ایسی حرکت سے باز رہے	
تعطیل:	معطل قرار دینا	Neglecting,
تعلیق:	ایک چیز کو دوسری چیز سے مربوط کرنا۔	**Connection (Conditional Manumission)**
☆	کتاب کا حاشیہ لکھنا۔	Annotation,
تعلیل:	علت بیان کرنا، کوئی ایسا وصف بیان کرنا، جس پر حکم کا مدار ہو۔	Justification,
تعییر:	عار دلانا، کسی کی طرف عیب کی نسبت کرنا۔	Blame,
تعیین:	کسی شئی کو متعین کرنا۔	Determination,
تغریب:	وطن سے دور ہونا، یا دور کرنا۔	Emigration,
☆	جلاوطن کرنا، بعض حالات میں مجرم کو جلاوطنی کی سزا دی جاتی ہے۔	Exile. Banishment, Evacuation
تغریر:	اپنے کو ہلاکت کے لئے پیش کرنا۔	Imperil,
تغلیظ:	سختی کرنا۔	Thick,
☆	بھاری قسم لینا، مثلاً قرآن اٹھا کر، یا کعبہ کے پاس یا مسجد میں قسم لینا۔	Strong Oath (Q.V. Solemai Oath)
تفتیش:	صحیح حالات کی کھوج لگانا۔	Inquisition,
تفریق:	جدا جدا کرنا۔	Parting,

عربی	اردو	انگریزی
☆	میاں بیوی کے درمیان قاضی کی طرف سے تفریق کرنا۔	Separation of The Spouses,
تفلیس:	قاضی کا کسی کو مفلس قرار دینا۔	Declaration of Bankruptcy,
تفویض:	معاملہ کسی کے سپرد کرنا۔	Authorization,
تقادم:	بہت قدیم ہونا، دعوی پر لمبی مدت گذر جانا، حق سماعت تقادم سے ساقط ہو جاتا ہے۔	Prescription (F)
تقاص:	قرضخواہوں کے مالی مطالبات کی تکمیل کرنا۔	To Set of.
تقاضی:	دین پر قبضہ کرنا، دین وصول کرنا۔	Reciprocal Taking Possession,
☆	عدالت تک مقدمہ پہنچانا۔	Trial,
تقسیط:	قسط وار ادائیگی کرنا۔	**Payment By Instalement,**
تقسیم:	حصہ لگانا۔	Division,
تقویم:	قیمت مقرر کرنا، قیمت لگانا۔	Valuation,
تکلفة:	خرچ۔	Cost,
تکلیف:	کسی شئ کا پابند کرنا	Legal Capacity,
☆	حکم تکلیفی، شرعی لزوم۔	Commandment of Allah. or Mandatory
تلفیق:	ایک شق کو دوسری میں ملانا۔	Collection,
☆	کئی مذاہب پر اس طرح عمل کرنا کہ وہ کسی مذہب کے لحاظ سے درست نہ قرار پائے۔	**Combination (of View of Different Schools,**
تلقین:	آمنے سامنے سمجھانا۔	Instructing,

عربی	اردو	انگریزی
☆	گواہوں کو تلقین کرنا۔	**Suborning a Witness,**
تملیک:	کوئی چیز دوسرے کو دینا۔	Possession,
تنازع:	ہر فریق کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ حق پر ہے۔	Dispute,
تنازل:	ہر ایک کا اپنے دعویٰ سے دستبردار ہونا۔	Waive Withdrawal,
تناقض:	ایک دوسرے کا مخالف اور ضد ہونا۔	Contradiction,
تنفیذ:	فیصلہ نافذ کرنا۔	Execution,
☆	عملی اختیارات، تنفیذی اختیارات، انتظامی عہدہ دار	Executiv Power,
تھدید:	سزا کی دھمکی دینا۔	Threat,
تھریب:	بھگانا، غیر قانونی طور پر سامان دوسرے علاقوں میں بھیجنا	Smuggling,
تواتر:	کسی بات کا اتنے لوگوں سے منقول ہونا جن کے کذب پر متفق ہونے کا گمان نہ ہو سکتا ہو	Tradition,
تورات:	حضرت موسیٰؑ پر نازل شدہ کتاب۔	**Torah (Old Testament)**
توکیل:	نائب بنانا	Appointment As Rapresentative,
☆	تصرف میں کسی کو اپنا قائم مقام بنانا۔	Procuration,
تولیة:	کسی کو کسی کام پر مامور کرنا۔	Appointment,
☆	ذمہ داری حوالہ کرنا۔	Installation,
ثار:	خون کا مطالبہ، بغیر عدالتی حکم کے اپنے رشتہ	Revenge.

عربی	اردو	انگریزی
	دار کے قاتل کو قتل کر دینا۔	
ثبوت:	بے شبہ کسی شئی کی بقاء۔	Constancy,
ثغر:	سرحد۔	Frontier's
ثقة:	قابل اعتماد شخص۔	Trust Worthy,
☆	ایسا شخص جو دینی، اخلاقی، مالی اور قول و فعل ہر لحاظ سے انتہائی قابل اعتبار ہو۔	Reliable Person,
جائز:	ایسا کام جس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہو	**Allowed. Permissible**
جائزة:	نیکی پر انعام دینا۔	Reward,
جار:	پڑوس۔	**Next Door Neighbour**
جاسوس:	جو لوگوں کے عیوب خفیہ طور پر معلوم کرے	Spy
جامکیة:	اوقاف سے متعلق لوگوں کے لئے وظائف	Pay Roll,
جاه:	عہدہ و مرتبہ۔	Dignity,
جبایة:	رعایا سے ان کے مالی واجبات وصول کرنا	Levying (of Taxes)
جبر:	زبردستی کرنا، اختیار سلب کر لینا۔	**To Force. Compulsion**
☆	کمی کی تلافی کرنا۔	Completion,
جرح:	گواہوں پر ایسی جرح جس سے وہ شہادت کے لائق نہ رہ جائیں۔	To Invalidate,

عربی	اردو	انگریزی
جزء:	کسی چیز کا ٹکڑا۔	**Portion. Fraction Piece,**
☆	حصہ	Share,
☆	فقہی جزئیات اور مسائل۔	Items. Detail,
جزية:	غیر مسلم اقلیت پر عائد ہونے والا ٹیکس	Polltax
جلّاد:	مجرمین کو جسمانی سزائیں دینے کے لئے مقرر شخص	Executioner,
جمهور:	جماعت کا بڑا حصہ، اکثریت۔	**Consensus (of Scientists)** **Majority,**
جند:	لشکر، فوج۔	Army,
☆	معاون و مددگار۔	Troops. Soldiers,
☆	فوجی چھاؤنی کا علاقہ۔	Aegion,
جنسية:	شہریت، فرد اور حکومت کا باہمی رشتہ جو فرد کو حکومت کا فرمانبردار بناتا ہے۔	Nationality,
جواز:	کسی چیز کا جائز ہونا۔	Permissible,
☆	غیر ملکی سفر کا اجازت نامہ، پاسپورٹ۔	Pasport.
جيش:	لشکر،	Army,
حاجب:	دربان۔	Chamberiain,
حارس:	محافظ، نگراں۔	Keeper,
حاشية:	بادشاہ کے مقربین۔	Attendants,

عربی	اردو	انگریزی
حاضر:	شہری	City Resident,
حاکم:	حاکم، قاضی۔	Governor. Judge,
☆	سربراہ مملکت۔	President,
حبس:	روکنا، وقف کرنا۔	Lien,
☆	قیدخانہ میں ڈالنا۔	Detention,
حجابة:	دربانی، سکریٹریٹ۔	**Office of A Chamberiain**
حد:	شرعی سزا، مثلا حد زنا، حد سرقہ، وغیرہ۔	**Punishment Stipulated In The Quran,**
حرابة:	ہتھیار کا غلط استعمال، ڈاکہ زنی۔	Robbery,
حِراسة:	نگرانی، محافظت۔	Guarding,
☆	کوئی متنازع سامان جس کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہو کسی معتبر شخص کے پاس محفوظ کرنا۔	Sequestration,
حرام:	حلال کی ضد، ممنوع، ناجائز۔	Forbidden,
حرب:	جنگ۔	War, Battle.
☆	دارالحرب، حربی کافروں کا ملک۔	Anenemy's Country
حربی:	جنگجو۔	Combat,
☆	دارالحرب کا شہری۔	**Aninfidel (an Inhabitabt of Dar-Al-Harb,**
حرمة:	جس کی توہین جائز نہ ہو۔	Sacredness,
حریم:	کسی آدمی کی بیویاں۔	**His Wives Or Harem,**
☆	کنواں یا چشمہ کے اردگرد احاطہ۔	Inapproa Chable,

عربی	اردو	انگریزی
حصار:	فصیل شہر۔	Siege,
حصن:	قلعہ۔	Fortress,
حق:	درست، ایسی ثابت شدہ چیز جس کا انکار صحیح نہ ہو۔	Right. Title. Claim Truth. Reality,
☆	**حق شخصی**: یعنی ایسا حق جو کسی شخص معین کے لئے واجب ہو۔	Personal Right,
☆	**حق عینی**: ایسا حق جو کسی مقررہ چیز سے متعلق ہو ذمہ سے نہیں۔	Real Right,
حقیقة:	لفظ کا اسی معنیٰ میں استعمال جس کے لئے اس کو وضع کیا گیا ہو۔	Fact,
حکم:	فیصلہ۔	Judgment,
☆	وہ تجویز جو فریقین کا نزاع ختم کرنے کے لئے جاری کی جاتی ہے۔	Decision,
حکمة:	حقائق اشیاء کا علم، شی کو اس کے صحیح محل میں رکھنا	Wisdom,
حکومة:	فیصلہ، تجویز۔	Arbitration,
☆	سلطنت۔	Government,
حلال:	جائز، حرام کی ضد۔	Licit, Lawful,
حَلف:	قسم۔	Oath,
حوالة:	منتقل ہونا، دین کو مقروض کے ذمہ سے	Bill of Exchange,

عربی	اردو	انگریزی
	دوسرے کے ذمہ میں منتقل کرنا۔	
حیلة:	حیلہ جوئی، جائز کے نام پر ناجائز کا ارتکاب	Stratagem,
خائن:	خیانت کرنے والا شخص۔	Faithlessness, Dbceiving,
خازن:	اموال کی حفاظت ونگرانی کا ذمہ دار۔	Treasurer,
خراج:	زمینی پیداوار کا ٹیکس (غیر مسلم اقلیت سے)	Kharaj (Land Tax)
خزانة:	مال محفوظ رکھنے کی جگہ۔	Treasure House Safe Vault,
خصم:	جھگڑا کرنے والا۔	Opponent,
☆	متنازع حق کا فریق۔	Litigant Adversary
خصومة:	جھگڑا، ایک فریق کی طرف سے کسی حق کا دعویٰ اور دوسرے کی طرف سے انکار۔	Litigation,
خطا:	غلطی، صواب کی ضد۔	Fault,
خلافة:	امامت کبریٰ۔	Caliphate,
خلفاء راشدین:	حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور وہ تمام خلفاء جو ان کے نقش قدم پر چلیں۔	The Four Lawful Caliphs Immediate Successors of Prophet,
خلیفة:	اسلامی حکومت کا سربراہ۔	Caliph(Sovereign)
خیانة:	نقض عہد۔	Breach of Trust.

عربی	اردو	انگریزی
دار:	گھر، انسانی رہائش گاہ، ملک۔	**House. Yard. Country,**
دارالاسلام:	ایسا ملک جس میں مسلمانوں کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہو	Islamic Country,
دارالحرب:	ایسا ملک جس پر غیر اسلامی حکومت کا غلبہ ہو اور اسلامی حکومت سے جنگ کی پوزیشن میں ہو۔	Enemy Territory
دارالعھد:	جس ملک نے اسلامی ملک سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہو۔	Country Linked In A Peace Treaty,
دارالکفر:	جس ملک میں غیر اسلامی حکومت ہو اور مسلمان اقلیت میں ہوں۔	Non Islamic Country
دجال:	کذاب۔	Impostor. Liar,
☆	ایک مخصوص شخص جو قرب قیامت میں نکلے گا۔	**Swindler (Antichrist)**
درھم:	چاندی کا سکہ جس کا وزن چھ دانق ۴۸حبہ ۲٫۹۷۹ گرام۔	
☆	وہ درہم جس سے اشیا کا وزن کیا جاتا ہے اس کا وزن ۱۵حبہ ہے ۳٫۱۷۱ گرام۔	
☆	بغلی درہم جس کا وزن ۴۶حبہ ۳٫۷۷۶ گرام	Dirham (Coin)
دستور:	وہ قاعدہ جس پر عمل کیا جائے۔	Statute,
☆	سلطنت کے اساسی قواعد کا مجموعہ۔	Constitution,

عربی	اردو	انگریزی
دعویٰ:	دعوی کرنا۔	Lawsuit,
☆	عدالت میں مطالبۂ حق کا دعویٰ۔	**Legal Proceedures, Case,**
دعوة:	دعوت اسلام۔	To Propagat Islam,
☆	دعوت طعام۔	Invitation,
دفتر:	دفتر تجار، دفتر سلطانی۔	**Account Book official Register,**
دلالة:	بمعنی دلاّلی، خرید وفروخت کے لئے۔	Auctioneer,
دلیل:	رہنما، قائد۔	Guide. Evidence,
دنیا:	برزخ سے قبل اس روئے زمین کی زندگی	Life In This World,
دَهری:	قیامت اور ثواب وعذاب کا منکر۔	Atheist,
دهشة:	حیرانی، بوجہ خوف یا حیا عقل وحواس کا فقدان	Astonishment,
دیانة:	خلوص سے کام کرنا۔	**Worship Faith Religion,**
دیة:	دیت جان۔	**Blood Money (Diyah)**
☆	دیت اطراف۔	**Indemnity (For Wound's And Frac Turest**
دَیر:	نصاری کے رہبانوں کی جگہ۔	Monastery,
دین:	مالی مطالبہ، قرض۔	Financial Claim,
☆	دین ضعیف مثلاً مہر، وصیت، بدل خلع وغیرہ	Commitment,
دینار:	سونے کا سکہ، وزن بیس قیراط، ۲ے حبہ ۲۵، ۴ گرام	**Dinar of A Gold Coin,**
دیوان:	دفتر، دیوان حکم، جس میں حسابات یا عدالتی فیصلوں کا اندراج کیا جائے۔	Register,

عربی	اردو	انگریزی
دیوث:	ذلیل، اپنی عزت کے معاملے میں بے غیرت شخص۔	Procurer .
ذبح:	ذبح	Slaughter,
ذکاة:	شرعی طور پر ذبح یا نحر۔	**Conditional Slaughter**
ذمة:	عہد وامان۔	Safekeeping,
☆	وہ مخصوص عہد جو جان و مال کے تحفظ اور مذہبی آزادی سے عدم تعرض کے عوض غیر مسلم اقلیت سے اسلامی حکومت کرتی ہے ایسے غیر مسلم ذمی کہلاتے ہیں۔	Covenant of Protection Giving to The Zimmis,
ذمی:	جس کو عقد ذمہ حاصل ہو چکا ہو۔	Zimmi (Non Muslim Subjects At Home)
ذنب:	گناہ، پاپ۔	Sin,
ذھب:	سونا۔	Gold,
ذوالرحم:	رشتہ دار۔	Cognate,
☆	خاص میراث میں ذوالارحام کی اصطلاح	Maternal Kinsman,
ریاسة:	کسی قوم کا رئیس ہونا۔	Leadership,
راتب:	وظیفہ، تنخواہ۔	Salary,

عربی	اردو	انگریزی
رأس المال:	اصل پونجی۔	Capital,
راعی:	نگراں۔	Guardian,
☆	چرواہا۔	Shepherd,
راھب:	دنیا سے بے تعلق۔	Monk,
رایة:	نصب کردہ علامت۔	Sign,
☆	لشکر یا ملک کا جھنڈا۔	**Army Banner of Flag,**
رئیس:	قوم کا بڑا۔	Chief,
☆	نگران شعبہ۔	Head,
ربا:	سود، زیادتی، عقد میں ایسی زیادتی جو عوض مشروع سے خالی ہو۔	Usury,
☆	رباء **النسیئة**: مدت کے بالمقابل مشروط زیادتی	Delay Usury,
☆	ربا **الفضل**: اموال ربویہ کا جنسی تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ۔	Excess Usury,
رباط:	سرحد کی نگرانی،	**Beon Guardin A Frontier Station**
ربح:	نفع-	Profit,
☆	ربح اجمالی: اصل سرمایہ سے زائد کل منافع تقسیم اور اخراجات وغیر کی منہائی سے قبل۔	Gross Profit,
☆	ربح خالص: اخراجات کی منہائی کے بعد والا نفع۔	Net Profit,

عربی	اردو	انگریزی
رجم:	سنگ سار کرنا۔	Stoning (To Stone)
رخصت:	ملازمین کو مقررہ نظام کے تحت چھٹی دینا	Leave of Absence,
رسالة:	پیغام۔	Message,
رسول:	پیغامبر۔	Messenger,
رشوة:	رشوت	Bribery,
رطل:	ایک پیمانۂ وزن۔	Ratl (A Weight)
☆	رطل عراقی = ۱۲۸-۷/۴ درہم - ۴۰۷،۵ گرام	
☆	چاندی کا رطل = ۴۸۰ درہم - ۱۲ اوقیہ = ۴، ۱۴۲۸ گرام۔	
رعية:	ملک کے عام لوگ۔	Subjects,
رقم:	درج شدہ۔	Written,
☆	عدد، شمار۔	Number. Digit,
رياضة:	ورزش، روحانی ریاضت۔	Spiritual Exercise,
☆	بدنی ریاضت۔	Physical Exercise,
زحام:	بھیڑ، تنگی۔	Thronging. Jam,
زرع:	کھیت،	Plantation,
زنا:	عورت سے غلط تعلق۔	**Adultery. Fornication**

عربی	اردو	انگریزی
زندیق:	بے دین،	Unbeliever,
☆	منافق، اندر سے کافر اوپر سے مسلمان۔	Hypocrite,
زیارة:	ملاقات۔	Visit,
سائل:	طلبگار، سوال کرنے والا۔	Ask. Request,
☆	بھیک مانگنے والا۔	Beggar,
سوال:	سوال کرنا۔	Question,
☆	بھیک مانگنا۔	Begging,
ساعی:	کوشش کرنے والا۔	Endeavouring,
☆	مالی واجبات وصول کرنے کا ذمہ دار۔	Tax Collector. Revenue Officer,
سجن:	قیدخانہ۔	Jail. Prison,
سفتجة:	گھنڈی، حوالہ	**Bill of Exghange Letter of Credit**
سلب:	کسی کی چیز چھین لینا۔	**Plundering Robbery,**
سلطان:	بادشاہ۔	**Sultan. Supreme Ruler,**
سمسار:	دلال۔	Broker,
سنة:	سال۔	Year,
السنة:	طریقہ اور سیرت۔	**Sunnat of The Prophet (Enact Ment)**
☆	سنت قولی۔	Prophet's Sayings

عربی	اردو	انگریزی
☆	سنت فعلی۔	Prophet's Doing,
☆	سنت تقریری۔	Practice Tacitly Approued By The Prophet,
☆	سنت وضعی۔	Prophet's Descriptive
☆	سنت بالمقابل بدعۃ۔	Tradition (Opp. to Innovation)
☆	اصطلاحی سنت جس کا درجہ واجب سے کمتر ہے	Recommended,
سور:	دیوار وغیرہ۔	Fence. Wall,
سوط:	کوڑا۔	Whip Lash,
سوكرة:	ضمانت۔	Security,
☆	بیمہ کا معاملہ۔	Insurance,
سياسة:	حکمت عملی۔	Policy Grooming,
☆	شریعت کے مطابق امت کی نگرانی وانتظام	Adminstration of Justice,
☆	مقاصد شریعت پر عمل میں لوگوں کے مصالح کی رعایت	Expediency,
سيطرة:	حالات کی نگرانی، غلبہ۔	Dominion. Control,
سيوح:	نہریں اور ندیاں۔	Flowing Over The Ground (Water)
شاذ:	عام قاعدہ یا قیاس یا عرف کے خلاف بات	Irregular.
☆	قول شاذ: حکم شاذ	Abnormal Decisoin

عربی	اردو	انگریزی
☆	حدیث شاذ۔	Irregular Tradition,
☆	قرآت شاذۃ۔	Rare Reading,
شارع:	صاحب شریعت۔	Law Giver,
شاهد:	گواہ۔	Witness
شبه:	ہم مثل، مشابہ۔	Similar To
☆	قتل شبہ عمد:	**Quasi-Deliberate Intent** **Quasi Intentional Killing**
شبهة:	شبہ	Contu Sedness, Judicial Error
☆	شبہۂ **عقد**: یعنی صورۃً عقد موجود ہو لیکن حقیقت میں نہ ہو، مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح۔	Confusednesso of Contract
☆	شبہۂ **فعل**: اس کو شبہۂ اشتباہ بھی کہتے ہیں، یعنی حرام کو حلال سمجھ کر کرے مثلاً مطلقہ ثلاثہ کو حلال سمجھ کر وطی کرلے۔	**Suspicion of Practice.**
☆	شبہۂ **محل**: اس کو شبہۂ حکمیہ بھی کہتے ہیں یعنی غیر محل کو محل سمجھ کر کام کرلے مثلاً اپنے بستر پر موجود اجنبیہ کو بیوی سمجھ کر وطی کرلے	
☆	شبہۂ **ملک**: یعنی جزوی ملکیت موجود ہو، اور اس میں تصرف کرے مثلاً مشترک مال سے چوری کرلے۔	Suspicious Property
شتم:	گالی دنیا، تہمت لگانا۔	Insult. Abuse,

عربی	اردو	انگریزی
شجۃ:	سر یا چہرہ کا زخم۔	Face And Head Injurles,
شخص:	وجود، جسم ظاہر۔	Object,
☆	شخص حقیقی ءکوئی معین انسان۔	Individual,
☆	شخص اعتباری: جس کے ساتھ ایک حقیقی شخص کی طرح معاملہ کیا جائے، مثلاً کمیٹی اور وقف وغیرہ۔	Juristic Person,
شرط:	معاملات میں جو بات باہم رضامندی سے طے ہو۔	Pre-Requisite, Condition
☆	شرط وجوب: جیسے نماز کے لئے عقل کی شرط۔	Condition of Conclusion
☆	شرط صحت: مثلاً نماز کے لئے نیت کی شرط۔	Condition of Vailidity,
☆	شرط لزوم: مثلاً لزوم بیع کے لئے اہلیت تصرف کی شرط	Condition of Irrevocability,
☆	شرط نفاذ: عقد کے نافذ ہونے کے لئے شرط۔	Condition of Efficacy
☆	شرط خیار: بیع میں کسی ایک فریق کا اختیار لینا۔	Stipulated Right of Cancellation,
شرع:	بندوں کے لئے خدا کا نازل کردہ قانون	Law,

عربی	اردو	انگریزی
شرعی:	شریعت کے مطابق چیز	Lawful. Legal,
شرک:	حصہ، حصہ دار۔	Share. Partner,
☆	خدائی الوہیت یا ربوبیت میں کسی کو شریک کرنا۔	Poly Theism,
شَرکة:	حصہ داری۔	Partner Ship.
☆	**شرکت مساہمت**: کمپنی جو شیر جاری کرتی ہے، اور لوگوں کو حصہ دار بناتی ہے۔	**Joint Stock Company**
☆	**شرکة التوصیة**: جس میں دو فریق ہوتے ہیں ایک فریق پر کمپنی کے تمام معاملات کی ذمہ داری آتی ہے جب کہ دوسرے فریق پر کمپنی کے قرض وغیرہ مسائل میں کے بقدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔	Partnership Commendam
☆	محدود ذمہ داری والی کمپنی۔	Limited Liability,
شریعة:	دین کے احکام عملیہ۔	**Muslim Law (Constitution Prescribed By Allah**
شفاعة:	سفارش کرنا۔	**Intercession, Advocacy,**
شفعة:	ایک حق جو شریک یا پڑوسی کو زمین کی بیع کے وقت حاصل ہوتا ہے۔	Preemption,
شفیع:	جس کو مذکورہ حق حاصل ہو۔	**Preemption Claimant,**
شهادة:	مشاہدہ و معاینہ۔	**Attestation Testimony Deposition**
☆	کسی شخص کے حق میں رویت اور معاینہ کی بنیاد پر گواہی دینا۔	Evidence of Witnesses,

عربی	اردو	انگریزی
☆	بغیر دیکھے ہوئے محض شہرت کی بنیاد پر یا کسی معتبر شخص سے سن کر شہادت دینا۔	Hearsay (Evidence of Testimony)
☆	جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینا۔	False Evidence
شهرة:	مشہور ہونا، مشہور کرنا۔	**Publicity. Reputation**
شهيد:	راہ حق میں جان دینے والا شخص۔	Martyr,
شورى:	کسی معاملہ میں اہل علم و کمال سے مشورہ کرنا	Consultation,
شيطان:	شیطان	Satan. Devil,
صادر:	سرکاری دفاتر سے جاری ہونے والا اعلامیہ	Out Mail
☆	بیرون ملک برآمد کی جانے والی پیداوار	Exports,
صاع:	ایک پیمانہ، حنفیہ کے نزدیک صاع کا وزن ہے ۴/مد، ۸/رطل ۳۶۲، ۳ لیٹر، ۵، ۳۲۶۱ گرام اور دوسرے فقہاء کے نزدیک اس کا وزن ہے ۴/مد، ۱/۳_۵ رطل ۴۸ ۷، ۲ لیٹر، ۲ ۷ ۲۱ گرام۔	Saa. (A Measure of Capacity)
صحابة:	صحابۂ رسول ﷺ	The Companions of The Prophet,
صحبة:	رفاقت۔	Companionship,
صحة:	کسی شئی کا قانونی طور پر درست ہونا۔	Validity (of Contract)

عربی	اردو	انگریزی
صحیح:	جس میں تمام شرائط وارکان کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہو۔	Vailid, Legally Effective,
☆	حدیث صحیح، جس کو عادل وضابط راویوں نے نقل کیا ہو اور شذوذ وعلت سے پاک ہو	Authentic Tradition,
صداق:	نکاح میں عورت کا مہر	Dower,
صدقة:	وہ عطیہ جو رضائے الٰہی کے لئے دیا جائے	Charity,
☆	صدقۂ فطر۔	Almsgiving At The End of Ramadan,
صریح:	واضح، صاف۔	Pure, Clear,
☆	صریح لفظ: یعنی لفظ اپنے حقیقی معنی میں مستعمل ہو اور مراد بالکل واضح ہو۔	Explicit.
☆	طلاق صریح: جو طلاق صریح لفظوں میں دی جائے۔	**Unequivocal Divorce**
صف:	صف۔	Row, Rank
صفقة:	عقد بیع۔	**Conclusion of A Contract**
صلاة:	نماز	Prayer,
صلح:	باہمی رضامندی سے جھگڑا ختم کرنا۔	**Reconciliation, Arbitration,**
صلیب:	دو ایسے خط مستقیم جو ایک دوسرے کو قطع کرتے ہوں جن میں ایک عمودی ہو اور دوسرا افقی یہ نصاریٰ کے نزدیک ایک مقدس شکل ہے۔	Cross,

عربی	اردو	انگریزی
صواب:	درست، لائق۔	Right. Just,
ضال:	جو راستہ بھول جائے	Errant,
☆	گمراہ، جو راہ حق نہ پا سکے۔	Deviating,
ضامن:	کسی چیز کا ذمہ دار، نقصان کا ذمہ دار۔	Guarantor. Surety
ضبط:	کسی چیز کو پوری طرح انجام دینا، پوری طرح محفوظ کرنا۔	**Exactitude. Exactness, Control Core Storage,**
ضد:	مخالف	Contrary.
☆	دو متضاد چیزیں۔	Contrast,
ضرورة:	شدید حاجت۔	Necessity Compulsion
☆	ایسی چیز جو پانچ بنیادی مقاصد میں سے کسی ایک کو نقصان پہنچائے، وہ پانچ مقاصد یہ ہیں، حفظ نفس، حفظ دین، حفظ عقل، حفظ آبر، اور حفظ مال	Necessity Knows No Laws The Five Fundamentals.
ضعیف:	کمزور۔	Weak. Doubtful
☆	حدیث ضعیف، جس میں حدیث صحیح کی شرائط مفقود ہوں۔	Doubtful Tradintion
ضمار:	مال غائب جس کے ملنے کی امید نہ ہو۔	Debt Deemed Unco Llectible.

عربی	اردو	انگریزی
ضمان:	کسی کا ذمہ لینا۔	Guarantee,
☆	اجتماعی ضمان: مثلاً گورنمنٹ یا کوئی رفاہی ادارہ ضرورت مندوں کی ذمہ داری لے	Social Security,
☆	ضمان الدرک: بائع مشتری کو ممکنہ نقصان کی تلافی کی ضمانت دے۔	Guarantee For defective Title
☆	ضمان تعرض: بائع متعلقہ مبیع میں کسی ممکنہ نزاع کی صورت میں مشتری کو حمایت کا یقین دلائے۔	**Garattie De Rtouble (F)**
ضمانة:	ضمانت کی دستاویز یا رہن، کفالت وغیرہ	Warrntty Deed.
طاری:	اتفاقاً پیش آنے والے حالات۔	**Emergency Circumstance,**
طاعة:	بندگی، حکم کی بخوشی تعمیل۔	**Pious Deed, Obedience**
طاهر:	پاک	Pure,
طب:	علاج معالجہ	Medical Treatment,
☆	قوانین طب کا علم۔	Medicine,
طبقة:	درجہ۔	Class. Generation
طبیب:	معالج	Physician,
☆	قوانین طب کا ماہر	Medical Doctor
طغیان:	سرکشی، ظلم	Tyranny

عربی	اردو	انگریزی
طلاق:	عقد نکاح ختم کرنا۔	Divorce, Repudiation
☆	طلاق رجعی۔	Revocable Divorce
☆	طلاق مغلظہ۔	IRrevocable or Final Divorce
طهارة:	صفائی، ستھرائی۔	Cleanness
☆	پاکی۔	Purity,
طهر:	عورت کی حیض ونفاس سے پاکی۔	Asepsis
☆	وہ سفید مادہ جو حیض کے اختتام پر عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے۔	Aseptic Infarction
طواف:	خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا۔	The Procession Round The Kaabah
ظاهر:	جس لفظ کا معنی بالکل واضح ہو، صیغۂ کلام سے جو مراد ظاہر ہو	Literal Or Apparent Meaning
ظن:	غالب گمان۔	Conjecture. Opinion
ظهار:	مرد کا اپنی بیوی سے ظہار کرنا۔	**Injurious Assimilation (of Wif To Mother)**
عائلة:	خاندان۔	Family,
عاجل:	نقد، پیشگی، فوری۔	Urgent Price

عربی	اردو	انگریزی
عادة:	جس پر لوگ بلا تکلف ایک سے زائد بار عمل کرتے ہوں	Custom, Habit,
عارض:	خلاف اصل حالت۔	Indcidental
☆	آسمانی عوارض یعنی جن میں بندہ کے اختیار کا دخل نہ ہو۔	Contingency,
☆	خود کا پیدا کردہ عارضہ۔	Accidental
عاقل:	عقلمند، نفع ونقصان کو سمجھنے والا شخص۔	**Sany, Fully Responsible,**
عالم:	دنیا، خدا کے ماسوا ہر چیز عالم ہے۔	Universe, World
عام:	ایسا لفظ جو اپنے مدلول کے تمام اجزاء کو شامل ہو	Collective,
عامل:	کارندہ۔	Labourer
☆	امیر	Prince,
☆	جس کو حکومت کی طرف سے کوئی عہدہ دیا گیا ہو۔	Governor, Ruler,
عامی:	عام شخص۔	Common,
☆	ایسا شخص جس کے پاس نہ علم ہو نہ تہذیب	Illi Terate,
عبادة:	عبادت	Act. of Devotion ,Performance of Rituals
عبرة:	ایسی چیز جس سے آدمی سبق حاصل کرے	Example
عجم:	غیر عربی،	Non Arabs
عدالة:	قابل اعتبار حالت	Honorability, Moral Intergrity, Justice
عدة:	وہ وقفہ جو طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد عورت گذارتی ہے۔	**Woman's Precribed Reteat, or Waiting Period (AFter Divorce Or Death of Husband)**

عربی	اردو	انگریزی
عدو:	دشمن، مخالف۔	Enemy Foe
عذر:	ایسا سبب جس سے انسان کو اصل حکم پر عمل نہ کرنے کی اجازت ہو۔	Excuse.
عرف:	عام لوگوں کا طور وطریق	Custom
عرفی:	احکام عرفیہ، جن احکام کی بنیاد عرف پر ہو	Customary Martial Law
عزل:	عورت سے عزل کرنا۔	Setting Apart
عزیمة:	پختہ ارادہ،	Decision
☆	وہ ثابت شدہ حکم جو کسی دلیل معارض سے پاک ہو	Decisive Judgment
عسکر:	لشکر	Troops
عشر:	زمینی پیداوار کی زکوٰۃ	Tithe, One Tenth
عشق:	ایسی محبت جو عقل کی حدود پار کر جائے،	Passionate Love
عصبة:	عصبہ سببیہ	**Kindred Relations or Agnatic Relatives**
☆	عصبہ نسبیہ	**Relations On Father's Side, Paternal Relative**
عصمت:	ممانعت، حفاظت۔	**Inviolability, ProTection**
عفو:	غلطی سے صرف نظر	Pardon
☆	کسی کے ذمہ واجب حق ساقط کرنا۔	Release
☆	گناہ کو مٹانا۔	Forgiveness
☆	مجرمین کی عام معافی	Amnesty

عربی	اردو	انگریزی
☆	ضرورت سے زائد مال	**Favour Or Redundant Surplus**
عقاب:	کیئے کی سزا۔	Punishment,
عقد:	باہم کوئی معاملہ کرنا۔	Contract
عقیدة:	عقیدہ	Faith. Creed
علاقة:	ربط باہم۔	Connection
☆	قیاس کے لئے دوشئی کے درمیان امر مشترک، مثلاً علیت اور اضافت وغیرہ۔	Ratio. Relatio
علامة:	علامت۔	Sign
علة:	سبب، جس وصف پر حکم کا مدار ہو۔	Effective Case
عمل:	وہ کام جو قصد وفکر کے ساتھ کیا جائے	Action. Practice
عنین:	نامرد	Impotent
عھد:	پختہ معاہدہ۔	Covenant
☆	اہل عہد، جس سے معاہدہ ہو	**Letter of Appointment**
عوامل:	کام کرنے والے جانور	Beasts of Burden
☆	اسباب ومحرکات	Effectives
عیب:	عیب۔	**Defect. Fault, Blemish**
☆	عیب یسیر: تھوڑا عیب جو زیادہ مؤثر نہ ہو	Flaw
☆	عیب فاحش: جو مؤثر ہو، یا مقصد کو نقصان پہنچاتا ہو	Imperfection

عربی	اردو	انگریزی
عید:	یوم جشن	Feast
☆	عید الفطر	Lesser Bairam (Ist of Shawwal)
☆	عید الاضحیٰ	**Greater Bairam Feast of Immolatio**
غائب:	غیر حاضر۔	Absent
غارم:	ایسا مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو	Debtor
غرامة:	وہ جرمانہ جو بطور تنبیہ یا بطور عوض عائد کیا جائے	Fine
غرر:	جہالت، دھوکہ	Risk Uncertainty
☆	بیع غرر: ایسی بیع جس میں جہالت موجود ہو	Aleatory
غرم:	وہ رقم جو کوئی شخص کسی نقصان کے بدلہ ادا کرتا ہے، جس نقصان میں اس کی جنایت یا خیانت کا دخل نہ ہو	Payment And Performance Bond
غریم:	قرضخواہ یا قرضدار (سیاق سے مراد متعین کی جائے گی)	**Adversary, Antagonist**
غزو:	دشمن سے جنگ	Invasion, Incursion
غصب:	کسی کا مال ناحق لے لینا	Usurpation
غضب:	غصہ	Anger
☆	ایسا غصہ جس میں دماغی توازن ٹھیک ہو	Wrath
☆	ایسا غصہ جس میں دماغی توازن بگڑ جائے	Passion
غلول:	خیانت	To Act Unfaith Fully

عربی	اردو	انگریزی
☆	مال غنیمت سے تقسیم سے قبل کچھ لے لینا	**Stealing From the Warbooty Before Ist Distri Bution,**
غنى:	مالدار	Richness. Wealth
غنيمة:	جنگ میں دشمن سے حاصل شدہ مال	Booty
غيرة:	اپنی محبوب چیز میں کسی غیر کی شرکت گوارہ نہ ہونا	Jealousy,
فئة:	جماعت، گروہ	Group, Class. Band
فارس:	گھوڑسوار	Horseman
فاسق:	گناہ کبیرہ کا مرتکب یا اصرار کے ساتھ گناہ صغیرہ کرنے والا شخص	**Person Not Meeting Legal Requirements of Rightness, Sinner**
فتح:	کامیابی	Victory
فتنة:	امتحان	Trial, Temptation
☆	مصیبت میں پڑ جانا	Affiction
☆	کفر	Impiety, Unbelief
فتوىٰ:	حکم شرعی جو فقیہ سائل کو بتائے	**Formal And Legal Opinion**
فدية:	اپنے کو بچانے کے لئے جو مال خرچ کیا جائے	**Redemption (From Omission of Religious duty)**
فرائض:	مقررہ حصے	Shares in Estate, Prescribed Shares
فرار:	بھاگنا	Desertion, Runningaway
☆	بیوی کو وراثت سے محروم کرنے کے لئے طلاق دینا	Elopement Divorce

عربی	اردو	انگریزی
فراسة:	مخصوص فہم، دل میں جو بات پیدا ہو	**Insight, PhysioGnomy**
فرسخ:	مسافت، تین میل، بارہ ہزار ہاتھ، ۵۵۴۴ میٹر لمبا فاصلہ	**League(About threemiles)**
فرض:	وہ حکم جس کا وجوب دلیل قطعی سے ثابت ہو	Divine Command, Precept, Duty
☆	فرض عین، جس کا پابند ہر شخص ہو۔	Individual Obligation
☆	فرض کفایہ، ایسا حکم کہ کچھ لوگ ادا کرلیں تو باقی سے ساقط ہو جائے۔	**Collective Obligation**
فرق:	مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان فرق،	Legal Distinction
فرقة:	میاں بیوی کے درمیان جدائی۔	**Separation (of Man, Woman or Friends)**
فسخ:	ختم کرنا، عقد کی ضد۔	**Annulment, Cancellation Abrogation**
☆	فسخ نکاح۔	Revocation,
☆	فسخ بیع۔	Redemption,
فضولی:	بغیر استحقاق کسی معاملہ میں دخل دینے والا شخص	**Officious of Unauthorized Agent**
فقه:	دقائق امور کا ادراک	Comprehend
☆	علم فقہ۔	**The Science of Shariah**
☆	علم اصول فقہ	**The Sacred Law of Islam**
فقيه:	علم فقہ کا ماہر	**Jurisprudent (The Religious Lawyer of Islam)**
فقهاء سبعة:	عہد تابعین میں مدینہ کے سات فقہاء (۱) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود	The Seven Jurisprudents,

عربی	اردو	انگریزی
	(م ۹۴ھ) (۲) عروہ بن زبیر (م ۹۴ھ) (۳) قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیں (م ۱۰۶ھ) (۴) سعید بن المسیبؒ (م ۹۱ھ) (م ۹۴ھ) (۵) ابوبکر بن عبدالرحمٰن المخزومی (۶) سلیمان بن یسار (م ۱۰۷ھ) (۷) خارجۃ بن زید (م ۹۹ھ)	
فلسفة:	حکمت، علوم اربعہ کا مجموعہ، ہندسہ، حساب، منطق، الٰہیات اور طبیعات، لیکن اب ان میں سے بعض علوم مستقل علم کا درجہ حاصل کر چکے ہیں، اور فلسفہ الٰہیات یا ماروا ء الطبقات تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔	Philosophy
فن:	فن	Art
فهم:	سمجھ	**Comprehension Conception**
فئی:	کفار سے جو مال بغیر جنگ کے حاصل ہو۔	War Booty, Gained Without Fighting
☆	ایلا کے بعد فئی، یا طلاق رجعی کے بعد رجوع	Remarry (Take Back A Divorced Woman AfterPaying Afine)
قاضی :	حکومت اسلامیہ کا مقرر کردہ شخص جو لوگوں کے مقدمات حل کرے۔	Judge, Magistrate (Qadi)

عربی	اردو	انگریزی
☆	قاضی القضاۃ، بڑا قاضی۔	Chief Justice
قاعدة:	قاعدۂ کلیہ جو تمام جزئیات کو محیط ہو۔	Rule,
قافلة:	مسافروں کی جماعت۔	Carvan
قانون:	ہر چیز کا پیمانہ، قاعدہ کلیہ جو تمام جزئیات کو شامل ہو	Canon
☆	مملک کا تحریری دستور جس کی پابندی تمام طبقوں پر ضروری ہو	Law
☆	ایک آلۂ موسیقی۔	Harp,
قبالة:	دستاویز	Midwifery
قبر:	وہ گڑھا جس میں انسانی لاش دفن کی جائے	Grave, Tomb
قبل:	شرمگاہ کا اگلا حصہ	Penis And Wagina
قبلة:	خانہ کعبہ	Direction of Prayer
قبول:	کوئی چیز رضامندی سے لینا، فریقین کا کسی بات پر متفق ہونا،	Acceptation
قبیلة:	خاندان، یا کوئی سیاسی، یا اقتصادی اجتماع باہم خونی رشتے ہوں یا نہ ہوں۔	Tribe
قتال:	مسلح جنگ۔	Fighting
قتل:	جان سے مارنا۔	Killing
☆	**قتل عمد:** ہتھیار سے عمداً قتل کرنا۔	Tntentional Killing
☆	**قتل شبہ عمد:** ارادۂ قتل ہو مگر ہتھیار دھار دار نہ ہو	**Quasi Intentional Killing**

عربی	اردو	انگریزی
☆	قتل خطا: بغیر ارادۂ قتل کسی کو مار دینا	Accidental or Unintentional Homicide
☆	بطور حد کسی کو قتل کرنا مثلاً مرتد کا قتل	Execution
☆	بطور قصاص کسی کو قتل کرنا۔	Retaliation
قحط:	حبس مطر، بارش رک جانا	Drought,
قدرة:	زندہ انسان میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی طاقت	Might, Ability
☆	قدرت ممکنہ، کم از کم اتنی قدرت کہ کسی طرح مطلوبہ کام انجام دے سکے خواہ مشقت ہی سے سہی	Power, Aptitiude
☆	قدرت میسرہ، اتنی قدرت کہ آسانی کے ساتھ مطلوبہ کام انجام دے سکے۔	Capability
قرء:	مطلق وقت۔	Moment, Measure
☆	یہ الفاظ اضداد میں سے ہے اس کے معنی حیض بھی ہیں اور طہر بھی۔	Menstruation Or purity
قرآن کریم:	سید الاولین والآخرین امام الانبیاء ، رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر خدا کی طرف سے نازل شدہ آسمانی کتاب	Holy Quran.
قرار:	محکمہ کی تجویز، کسی مسئلہ پر ثابت شدہ حکم	Decision
قربة:	ثواب کی نیت سے کام کرنا۔	Offering, Oblation, Sacrifice, Approach.
قرض:	قرض۔	Loan

عربی	اردو	انگریزی
قرعة:	قرعہ۔	Lot
قریب:	نزدیک، رشتہ دار۔	Near. Relative,
قسامة:	ایسے مقتول کے لئے جس کے قاتل کا پتہ نہ ہو مقام واردات کے لوگوں سے قسم کی کاروائی کرنا۔	**Compurgation (By Oath) The Oath Taken by Some people(50Men)of the Tribe of A Person Who is Being Accused of Killing Some Body**
قسمة:	تقسیم کرنا، مشترک حصوں کی تعیین	Division
☆	**قسمت افراز**: ایسی تقسیم جس میں بغیر کسی رد کے برابری ممکن ہو۔	Partition in Kind
☆	**قسمت تعدیل**: تقسیم برابر کرنے کے لئے ایک دوسرے کے حصے کو باہم عوض قرار دیا جانا	Conset Partition, Adjusted
☆	**قسمت غرماء**: کسی مفلس کا مال غرماء میں ان کے دیون کے تناسب سے تقسیم کرنا۔	Distribution Par Contribution
قصاص:	جنایت کا پورا بدلہ	Retaliation
قصد:	ارادہ واختیار مثلا جرم کا ارادہ کرنا	Intent, Aim, Purpose Criminal Intention
قضاء:	قضاوقدر	Acts of Allah
☆	مقدمات کے بارے میں فیصلہ کرنا	**The Courts (of Law), Judgment**
☆	قانونی واجبات کی ان کے مثل کے ذریعہ بعد از وقت تلافی مثلاً قرض کی ادائیگی، نماز کی قضاوغیرہ	Payment
قطیعة:	جاگیر جو حکومت کی طرف سے کسی کو دی جاتی ہے	Piece of Land, Fief

عربی	اردو	انگریزی
قمار:	جوّا	Gambling
قنصل:	دوسرے ملک کا وہ نمائندہ جو اپنے ملک کے مفادات کے تحفظ اور اس ملک سے رشتہ کی استواری کے لئے یہاں مقیم ہو اس کا درجہ وزیر اور سفیر سے کم ہوتا ہے۔	Consul
قوة:	ضعف کی ضد	Strenght, Force
☆	کسی کام کی طاقت	Power, Ability.
قیاس:	کسی مشترک علت کی بناپر ایک نظیر کو دوسری نظیر پر قیاس کرنا۔	Analogy
کاتب:	منشی، ادیب، لکھنے والا۔	Clerk
کافر:	اسلام کا منکر۔	**A Disbeliever of Allah,**
کثیر:	قلیل کی ضد، زیادہ	Abundant, Plentiful
الکحول:	نشہ آور مادہ، خلاصۂ خمر	Alcohol
کذب:	جھوٹ	**Lie, Falsehood, Untruth**
کراهة:	ناپسندیدہ چیز	Reprehensi Bility
کساد:	بازار سے کسی چیز کا رواج ختم ہو جانا	Slump, Depression
کفاء ة:	برابری، نکاح میں کفاءت	Fitness (Matching)

عربی	اردو	انگریزی
☆	کفاءت فی العمل۔	Qualification
کفارة:	گناہ مٹانے کے لئے شریعت کے بعض مقرر کردہ اعمال اور وظائف۔	Religious, Expiation, Expiatiory Gift
کفاف:	بقدر ضرورت خرچ۔	**Sufficient Means for Aliving**
کفالة:	ضمانت۔	Bail Bond, Guaranty, Suretyship
کفر:	انکار۔	**Atheism, Blasphemy,**
کفیل:	ضامن۔	Guarantor, Surety, Bondsman, Bailsman,
کلالة:	جس شخص کی نہ اولاد ہو نہ والدین، لاوارث شخص	**One Who Has No Parents or Children Left.**
کنایة:	صراحت کی ضد، اشارہ میں کوئی بات کرنا	Allusion.
کیل:	غلہ کا ایک پیمانہ۔	**Measurement Scale**
لائحة:	جو چیز بالکل ظاہر ہو	Appeared.
☆	وہ مجموعۂ قواعد جن کو حکومت تنفیذ قوانین کی تنظیم کے لئے جاری کرتی ہے۔	Regulation.
لازم:	ضروری، واجب۔	Obligatory
لحیة:	ڈاڑھی۔	Beard
لزوم:	پختہ ہو جانا جس سے رجوع درست نہ ہو مثلاً لزوم بیع۔	**Condition of Irrevocability**

عربی	اردو	انگریزی
☆	وجوب۔	Irrevocability
☆	صحبت کو لازم پکڑنا، چپک جانا۔	Inseparable
لطم:	طمانچہ مارنا۔	Slapping
لغة:	زبان۔	Language
لغو:	ناقابل اعتبار کلام۔	Nonsense, Vain Discourse
☆	ایسی چیز جس کا کوئی اثر مرتب نہ ہو، مثلاً یمین لغو	**Thoughtless (In Your Oaths) Oath of No Value**
لقطة:	راستہ سے اٹھایا ہوا مال جس کے مالک کا پتہ نہ ہو	Article Found
لقیط:	راستہ سے اٹھایا ہوا بچہ جس کے باپ کا پتہ نہ ہو	Foundling Waif.
لواء:	لشکری جھنڈا	Flag
☆	فوج کا سب سے بڑا جھنڈا۔	Major General
لواط:	اغلام بازی۔	Sodomy, Homosexuality.
لوث:	شبہۂ ربط بالخصوص قسامة کے مسئلے میں۔	Suspicion,
ماء:	پانی۔	Water
☆	ماء جاری: بہنے والا پانی۔	Running Water
☆	ماء کثیر: بہت زیادہ پانی۔	**Abundance of Water**
☆	ماء مطلق: تازہ پانی۔	Fresh Water
ماء مستعمل:	استعمال شدہ پانی۔	Used Water.

عربی	اردو	انگریزی
مأذون:	جسے نکاح کرانے کا اختیار ہو	**The one Who Performs Marriage Ceremonies**
☆	جسے تصرفات کی اجازت ہو	**Who Authorized With Limited Legal Rights**
ماضی:	حال سے قبل کا زمانہ۔	Past.
مال:	ایسی چیز جس کی طرف انسانی طبیعت کا میلان ہو اور اس کی ذخیرہ اندازی ممکن ہو	Finance, Assets, Property
☆	مال متقوم: جس مال سے انتفاع ممکن ہو	**Things With Commercial Value.**
☆	مال غیر متقوم: جس مال کی کوئی قیمت نہ ہو۔	Thing Without Commercial Value.
☆	مال حرام	ILL-Go Ttin Gain
☆	مال منقول	Movables
☆	مال غیر منقول	Immovables
مؤلفة القلوب:	جن کو ابتداء عہد اسلام میں تالیف قلب کے لئے زکوٰۃ دی جاتی تھی۔	The People With Reconciled Heart
ماهية:	شئی کی حقیقت۔	Quiddity Essence
مباح:	جائز	Lawful, Permissible
مبادلة:	ایک چیز سے دوسری چیز کا تبادلہ	Exchange
مباشرة:	خود سے کام کرنا۔	Carrying Out
☆	بغیر حائل جسم کو چھونا شہوت ہو یا نہ ہو	Tuching
☆	مباشرت فاحشہ	Sexual Intercourse

عربی	اردو	انگریزی
مباهلة:	ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا۔	**To Curse One Another**
متأخرون:	چوتھی صدی کے بعد کے فقہاء	Later Jurisprudents
متاركة:	ایک دوسرے کے حقوق سے دستبردار ہونا	Truce
متروک:	مہمل، حدیث متروک، جس کو کوئی متہم بالکذب راوی روایت کرے	Disregarded Hadith
متشابه:	متماثل۔	**Similitude, Consimilar**
☆	جس کی مراد اتنی مخفی ہو کہ اس کے معلوم ہونے کی کوئی امید نہ ہو محکم کے خلاف	**Allegorical Opp of Basic or Fundamental (of Established Meaning) Quranic Verses Wich Are Diffecult to Understand**
متصل:	ملا ہوا، منفصل کی ضد	Continuous,
☆	**حدیث متصل:** جس میں شروع سے لے کر آخر تک راوی نے اپنے سے اوپر والے راوی سے سنا ہو خواہ وہ حدیث موقوف ہو یا مرفوع	**Hadith With Uninterrupted Line of Transmission**
متعة:	کسی چیز سے مسلسل نفع اٹھانا۔	Enjoyment
☆	**متعۂ نکاح:** الفاظ متعہ کے ذریعہ وقت معین کے لئے مقررہ مہر کے عوض نکاح کرنا	**Temporary Marriage**
☆	**متعۂ طلاق:** وہ کپڑا جو مرد اپنی مطلقہ کو طلاق کے بعد دیتا ہے۔	Indemnity Payable in Certain Cases of Requdiation
متواتر:	**حدیث متواتر:** جس کو اتنی بڑی جماعت	Hadith Ensured By

عربی	اردو	انگریزی
	روایت کرے جس کا کذب پر متفق ہونا ممکن نہ ہو۔	Many Lines of Transmission
متولی:	نگراں، ذمہ دار	Charge Daffaires
مثقال:	ایک مخصوص وزن، سونا کے لئے اس کا وزن ہے ۷۲ حبہ = ۲۴،۴ گرام اور دوسری اشیاء کے لئے اس کا وزن ہے، ۸۰ حبہ = ۵،۴ گرام۔	(Mithkal) A, Weight
مثلی:	جس طرح کی چیز ملنا بآسانی ممکن ہو	Funigible
مجاز:	لفظ اپنے غیر حقیقی معنی میں مستعمل ہو	Metaphor
مجبوب:	جس کا عضو مخصوص کٹ گیا ہو	Apocoptic Penis
مجتہد:	کسی چیز کی طلب وجستجو میں اپنی پوری قوت صرف کرنے والا شخص۔	Ajurist,
☆	وہ فقیہ مجتہد جو درج ذیل شرائط کا حامل ہو (۱) قرآن وسنت کا علم، (۲) مسائل اجماع کا علم، (۳) لغت عربی اور اس کے اسرار ودقائق کا علم (۴) اصول فقہ اور طرق استنباط کا علم (۵) ناسخ و منسوخ کا علم (۶) اسلام (۷) کمال عقل (۸) فطانت۔	(Mujtahid) Qualified Scholar,
☆	**طبقات مجتہد:** حنفیہ کے یہاں سات طبقات ہیں	Classification of Mujtahideen
مجروح:	زخمی، جس کی ضبط وعدالت پر کلام کیا گیا ہو اور اس کی شہادت وروایت کو رد کر دیا گیا ہو	**Suspected of Irreligion, Object Improbation (F)**

عربی	اردو	انگریزی
مجلس:	نشستگاہ، مقام عقد	Stock Exchange
	مجلس کسی منافی عمل سے تبدیل ہوجاتی ہے۔	
☆	اہل مجلس	**Concilium, Board.**
مجمع:	کسی خاص موضوع پر لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ	**Assembly, Academy**
مجمل:	مفسر کی ضد، جس کلام کی مراد معلوم نہ ہو	Abstract
☆	دو یا دو سے زائد احتمالات کا حامل لفظ	Synopsis
مجنون:	**فاقد العقل:** جس کا قول وفعل عقلاء کے قول وفعل کی طرح نہ ہو	Mad,
☆	**جنون مطبق:** جو ایک ماہ اور بعض علماء کے نزدیک ایک شب وروز تک قائم رہے	Insane
مجہول:	جس کے خاندان اور حالات کا پتہ نہ ہو	**Someone of Unknown Descent.**
محارب:	ڈاکو، رہزن	Highway Robber,
☆	محارب کفار	Antimuslim Warrior
محال:	ناممکن	Absurd Incredible.
☆	عادۃً جس کا وقوع نہ ہوتا ہو	Im Possible
محامی:	وکیل عدالت	Advo Cate, Attorney
محترم:	قابل احترام	Esteemed

عربی	اردو	انگریزی
محتسب:	گورنمنٹ کی طرف سے امر بالمعروف اورنہی عن المنکر کے لئے مقرر شخص	The Islamic Inspector of the Market or Administrative Supervisor Disciplinary Control.
محدث:	جس کو حدث اصغر یا اکبر لاحق ہو	Ritual Impurity
محدَّث:	سچے احساسات کا مالک (Intuition) جس کی سوچ کے مطابق کوئی حکم جاری ہو	A man of Mental Perception
محدِّث:	جس شخص کو حدیث کے ساتھ خصوصی اشتغال ہو اور شیوخ حدیث نے اس کو راویت وتدریس حدیث کی اجازت دی ہو	Representative of the Science of Hadith
محرم:	محرم فی النکاح: جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو	Unmarriageable.
☆	محرم فی السفر	In A Degree of Consanguinity Precluding Marrage.
محرم:	جس نے احرام باندھ رکھا ہو	Who Has Entered The State of Ritual Consecration
محروم:	نعمت سے محروم شخص، میراث سے محروم آدمی	Suffering Privation
محصل:	لوگوں سے مالی واجبات وصول کرنے والا شخص	Tax Collector.
محصن:	شادی شدہ مسلمان، عاقل، بالغ آزاد شخص	One Who Isin Protection From Adultery (Wedede Man or Woman)
محصول:	خلاصۂ کلام	Result, Summary.
☆	غلہ یا پھل کا بقیہ حصہ	Harvest.

عربی	اردو	انگریزی
محض:	خالص، صرف	Purity.
محضر:	جس میں فریقین اور گواہوں کی حاضری درج ہو	Minutes Record
محظور:	ممنوع	Prohibited.
محکم:	پختہ، قابل اعتماد	Firm, Perfect.
☆	غیر منسوخ حکم	**Quranic Verses Which Are Not Abrogated**
☆	مفسر حکم (متشابہ کی ضد)	Clear.
محکّم:	جس شخص کو دونوں فریق اپنا حکم تسلیم کریں	Arbitrator
محکمة:	جس مقام سے قاضی کا فیصلہ صادر ہو	Court
محلل:	مغلظہ عورت کا حلالہ کرنے والا شخص جب کہ اسی شرط پر نکاح کرے	**Who Marries A Divorced Woman in Order to Dismiss Her, So That The First Husband May Marry Her Again.**
مخالعة:	مال کے عوض خلع کا معاملہ کرنا	**Divorce At Instance of Wife Who Pays Compensation**
مخالفة:	حکم کی خلاف ورزی	**Violation, Misdemcanor**
مخبر:	خبر دینے والا، حکومت کا جاسوس۔	Detective
مختار:	قول مختار، یہ فقہاء کے یہاں الفاظ ترجیح اور الفاظ فتویٰ میں سے ہے۔	The Most Exquisite
مخدرة:	پردہ نشیں خاتون	**Woman Kept in Seclusion**
مخرج:	نکلنے کی جگہ	Outlet
☆	قبل اور دبر	Genitals

عربی	اردو	انگریزی
مخنث:	ہجڑا	Effeminate
مد:	ایک پیمانہ، حنفیہ کے نزدیک اس کا وزن ہے دو رطل = ۱،۰۳۲ لیٹر - ۸۱۵،۳۹ گرام اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ایک رطل اور ثلث رطل = ۰،۶۸۷ لیٹر = ۰،۵۴۳ گرام	Mudd (measured)
مد هنة:	کسی کی رورعایت میں یا مفادات کے تحفظ کے لئے حق بات نہ کہنا	Sycophancy
مدة :	وقت، عرصہ	Period (of Tim).
مدخل:	داخل ہونے کی جگہ	Entrance.
مدد:	فوجی کمک	Reinforcement
مدرک:	امام کو ابتداء نماز سے پانے والا شخص	**To Catch Upthe Prayor Without Missin A (Rak'a)**
مدعی:	حق کا دعوی کرنے والا شخص	Claimant, Plaintiff
مدعی علیه:	جس کے خلاف دعوی پیش کیا جائے	Defendant
مدی:	ایک پیمانہ جس کا وزن/ ۱۵ کوک = ۲۲،۵ صاع ہے یہ حنفیہ کے نزدیک ۷۵،۶۴۵ لیٹر = ۷۳۳۸۳،۵۷ گرام کے برابر ہے، اور جمہور علماء کے نزدیک ۶۱،۸۳ لیٹر = ۴۸۸۷۰ گرام کے برابر ہے۔	**Madi (A dry Measure)**
مدينة:	مدینۃ الرسول ﷺ	Al-Madinah

عربی	اردو	انگریزی
☆	شہر	City
مذہب:	مخصوص مکتب فقہ	**School of Religious Law.**
مذی:	ایک مادہ جو عورت و مرد کی ملاعبت کے وقت قبل سے خارج ہوتا ہے	Sperm Atorrhea, Gonacratia
مرابحة:	سامان کو قیمت خرید سے زیادہ قیمت پر بیچنا	Resale With A Stated Porfit
مرابطة:	سرحد کی نگرانی	**Garrison, Be on Guard in A Frontier Station**
مرتد:	تارک اسلام	Apostate
مرتزقة:	کرایہ پر حاصل کردہ فوج	Mercenaries
مرفوع:	حدیث مرفوع جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہو۔	**Traceable in Ascending Order Of Hadith to Prophet**
مسابقة:	کسی شئی کو حاصل کرنے کے لئے مسابقت	Competition
مسافة:	زمینی فاصلہ	Distance
مسئلة:	حکم طلب امر	Problem
مسئولية:	ذمہ داری	Responsibility
مستاجر:	کرایہ دار	Leas Holder
مستحب:	جس کے کرنے کی شریعت نے ترغیب دی ہو	Desirable
☆	ایک مخصوص اصطلاح جو سنت سے کم درجہ کی ہے	Recommendable
مستحق:	صاحب حق	Beneficiary
مستور:	جس کی عدالت و فسق معلوم نہ ہو	**One Having Blameless Record**
مسجد:	مسجد	Mosque

عربی	اردو	انگریزی
☆	مسجد جامع	**Mosuqe Wher The friday Prayer is Conducted**
☆	مسجد حرام	Al-Masjid (The Holy Mosque in Makkah)
☆	مسجد بیت	**PrayerPlaceintheHouse.**
☆	مسجد سوق	Market Mosque.
☆	مسجد محلّہ: کسی مخصوص قبیلہ یا محلّہ کی مسجد	Local Mosque.
مشہور:	حدیث مشہور	**Well Known Tradition.**
مصالح:	منافع، مصالح مرسلہ جن کے ردو اعتبار کے بارے میں شریعت خاموش ہو۔	Public Intrest.
مصالحة:	فریقین کا باہم صلح کرنا	Compro Mise.
مضطرب:	حدیث مضطرب	Disordered Hadith.
مطلق:	جس کلام میں کوئی قید نہ ہو	**Unlimited Uncondition Al.**
معاشرة:	سماجی رشتے	Social Relations.
معاوضة:	بدلین کا معاملہ کرنا	**Commutative Contract.**
معاون:	مددگار	Assistant.
معتوه:	خفیف العقل، فاسد التدبیر شخص	Lunatic, Idiot.
معذور:	صاحب عذر	Excusable
معروف:	منکر کی ضد	**Fairness Right (Opp Wrong)**
معصوم:	گناہوں سے معصوم (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام)	Sacrosanct
☆	معصوم الدم: جس کا قتل جائز نہ ہو۔	Protected By law

عربی	اردو	انگریزی
	مال معصوم جس کا لینا بلا اجازت جائز نہ ہو	
معصية:	نافرمانی	Disobedience
معيار:	کسوٹی جس پر کسی کو پرکھا جا سکے	Standard
مغازی:	احکام جہاد	Military Campaigns
مفتی:	مسائل شرع بتانے والا	**Mufti (Expounder of The law of the Quran)**
مفسر:	اتنا واضح کہ اس میں کسی تخصیص وتاویل کی گنجائش نہ ہو۔	Commentator
مفقود:	گمشدہ شخص، لاپتہ	Missing Person
مفلس:	محتاج، جس کا قرض اس کے مال سے زیادہ ہو، جس کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ ہو	Bankrupt
مفهوم:	لفظ سے حاصل شدہ مطلب	meaning
مقادير:	پیمانہ، وزن، یا عدد کے مختلف معیار	Quantity

شرعی مقادیر کا ایک خاکہ درج ذیل ہے۔

(۱) اوزان شرعیہ

هباءة: ۱۷۴۱۸۲۱/۱حبۃ = ۰،۰۰۰۰۰۰۳گرام

ذرة: ۲۴۸۸۳۲/۱حبۃ = ۰،۰۰۰۰۰۰۲گرام

قطير: ۲۰۷۳۶/۱حبۃ = ۰،۰۰۰۰۰۲۹گرام

نقير: ۲۵۹۲/۱حبۃ = ۰،۰۰۰۰۲۳۹گرام

فقیل: ۴۳۲/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۳۴۱ گرام

فلس: ۷۲/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۸۲ گرام

خردلة: ۶/۱ حبۃ = ۰،۰۱۰۳۳ گرام

حبة: ۶ خردلۃ = ۰،۰۶۲ گرام

طسوج: ۲ حبۃ = ۰،۱۲۴ گرام

قیراط: (چاندی اور اشیاء کے لئے) ۴ حبۃ = ۰،۲۴۸ گرام

قیراط ذهب: ۳ ۲/۷ حبۃ = ۳،۴۲ حبۃ = ۰،۲۱۲۰ گرام

دانق: ۸/حبۃ = ۰،۴۹۶ گرام

درهم چاندی: ۴۸ حبۃ = ۲٫۹۷۶ گرام

درهم اشیاء: ۵۱ حبۃ = ۳٫۱۷۱ گرام

درهم بغلی: ۶۴ حبۃ = ۳٫۷۷۶ گرام

مثقال: (اشیاء کے لئے) ۶۸ حبۃ = ۴٫۵ گرام

مثقال: (سونا کے لئے) ۷۲ حبۃ = ۴٫۲۴ گرام

نورة: ۲۴۰ حبۃ = ۵ درہم = ۱۴٫۸۸ گرام

استار: ۳۱۵،۴۲ حبۃ = ۶٫۷/۴ درہم = ۱۹٫۵ گرام

اوقیة الفقه: ۱۹۲۰ حبۃ = ۴۰ درہم = ۱۱۹٫۰۴ گرام

اوقیةالاشیاء: ۳۶۰ حبۃ = ۷٫۵ درہم = ۲۳٫۷۸۲ گرام

رطل الفقه: ۲۳۰۴۰ حبۃ = ۴۸۰ درہم = ۱۲ اوقیہ = ۱۴۲۸٫۴۸ گرام

رطل: (دوسری چیزوں کے لئے) ۶۵۵۷ حبۃ = ۱۲۸،۵۷ درہم = ۱۲/اوقیۃ = ۸۱۵٫۶۹۵ گرام

من: ۱۳۱۱۵ حبۃ = ۲۵۷٫۱۴ درہم = ۲۴، اوقیۃ = ۲ رطل = ۸۱۵٫۳۹ گرام

عربی	اردو	انگریزی
مقاطعة:	ترک تعلق	Boycotting
مقبرة:	مدفن	Graveyard
مقبول:	حدیث مقبول، جو وجوہ ضعف سے محفوظ ہو	Accepted Hadis
مقتدی:	تابع	Following
☆	نماز کی اقتدا کرنے والا	Praying Aftar
مقتر:	غریب	Poor
مقتضیٰ:	مقتضائے نص	Due
مقتل:	قتل گاہ	Vulnerable Spot.
مقدمة:	شئی کا اگلا حصہ، جس پر کوئی چیز موقوف ہو	Premise
☆	مقدمۃ الجیش	Forefront (Army)
☆	مقدمۂ کتاب	Introduction
مقصود:	مقصود	Intended Meant
مقصورة:	خاص کمرہ	Closet
☆	مسجد میں محراب کے بازو میں بادشاہ کی مخصوص عبادت گاہ تاکہ حملوں سے وہ محفوظ رہے۔	Closet Most Private Room
مقلد	امام کا تابع	Who Imitates
مقیاس:	پیمانہ	**Measurement Unit, Scale**
مقید:	محدود	Limited, Qualified.
☆	کسی حکم میں کوئی قید لگا دی گئی ہو۔	Restricted

عربی	اردو	انگریزی
مکتب:	آفس	Office
مکروہ:	ناپسندیدہ عمل	Reprehensible
☆	مکروہ تحریمی	**Disapprved Disagreeable**
☆	مکروہ تنزیہی	Unpleasnt
مکلف:	احکام کا پابند	Responsible
ملائکۃ:	فرشتے، نورانی مخلوق	Angels
ملاعنۃ:	میاں بیوی کا لعان کرنا	Sworn Allegation of Adultery Committed By Either Husband or Wife
ملحد:	بے دین	**Unbeliever, Apostate.**
ممیز:	صاحب تمیز شخص، جو نفع نقصان میں تمیز کر سکے	Rational.
مناسخۃ:	فرائض میں کئی پشتوں کا حساب	Abolishment
مناط:	علت، مدار حکم	**Place Where Something is Suspended**
منافق:	منافق	Hypocrite
منجنیق:	ایک آلۂ حرب	Mangonel
☆	بھاری وزن اٹھانے کا ایک آلہ	Crane
مندوب:	جس کو کرنا باعث تحسین ہو	Recommended
منقطع:	حدیث منقطع	Interrupted Hadith
منکر:	بری چیز	forbidden

عربی	اردو	انگریزی
☆	حدیث منکر	Denied Hadith
مہر:	مہر مثل	Dower
☆	مہر بغی، اجرت زنا	Prostitution Rate
موالاة:	**عقد مولات:** کوئی مجہول النسب کسی معروف النسب سے کہے کہ تو میرا ولی ہے جب میں مر جاؤں تو میرا وارث تو ہے اور جنایت کروں تو جنایت کی دیت تو ادا کرے	**Contract of Clientage**
موت:	موت	Death
موسر:	خوشحال، صاحب نصاب شخص	Wealthy
موسیقی:	موزوں نغمے جو مقررہ قواعد کی روشنی میں آلات نغمہ پر دہرائے جائیں۔	Music
موقوف:	حدیث موقوف	**Discontinued Hadith**
☆	عقد موقوف	Mortmain
مولود:	نیا پیدا ہونے والا بچہ	New Born
میت:	مردہ	Dead
میزانیة:	اخراجات کا تخمینہ، بجٹ	Budget

عربی	اردو	انگریزی
	مال معصوم جس کا لینا بلا اجازت جائز نہ ہو	

معصية:	نافرمانی	Disobedience
معيار:	کسوٹی جس پر کسی کو پرکھا جا سکے	Standard
مغازی:	احکام جہاد	Military Campaigns
مفتی:	مسائل شرع بتانے والا	**Mufti (Expounder of The law of the Quran)**
مفسر:	اتنا واضح کہ اس میں کسی تخصیص وتاویل کی گنجائش نہ ہو۔	Commentator
مفقود:	گمشدہ شخص، لاپتہ	Missing Person
مفلس:	محتاج، جس کا قرض اس کے مال سے زیادہ ہو، جس کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ ہو	Bankrupt
مفهوم:	لفظ سے حاصل شدہ مطلب	meaning
مقادير:	پیمانہ، وزن، یا عدد کے مختلف معیار	Quantity

شرعی مقادیر کا ایک خاکہ درج ذیل ہے۔

(۱) اوزان شرعیہ

هباء ة: ۱۷۴۱۸۲۱/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۰۰۰۰۳ گرام

ذرة: ۲۴۸۸۳۲/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۰۰۰۲ گرام

قطير: ۲۰۷۳۶/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۰۰۲۹ گرام

نقير: ۲۵۹۲/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۰۲۳۹ گرام

فتيل: ۴۳۲/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۳۴۱ گرام

فلس: ۷۲/۱ حبۃ = ۰،۰۰۰۸۲ گرام

خردلة: ۱/۶ حبۃ = ۰،۰۱۰۳۳ گرام

حبة: ۶ خردلۃ = ۰،۰۶۲ گرام

طسوج: ۲ حبۃ = ۰،۱۲۴ گرام

قيراط: (چاندی اور اشیاء کے لئے) ۴ حبۃ = ۰،۲۴۸ گرام

قيراط ذهب: ۳ ۳/۷ حبۃ = ۳،۴۲ حبۃ = ۰،۲۱۲۰ گرام

دانق: ۸/حبۃ = ۰،۴۹۶ گرام

درهم چاندی: ۴۸ حبۃ = ۲٫۹۷۶ گرام

درهم اشياء: ۵۱ حبۃ = ۳٫۱۷۱ گرام

درهم بغلی: ۶۴ حبۃ = ۳٫۷۷۶ گرام

مثقال: (اشیاء کے لئے) ۶۸ حبۃ = ۴٫۵ گرام

مثقال: (سونا کے لئے) ۷۲ حبۃ = ۴٫۲۴ گرام

نورة: ۲۴۰ حبۃ = ۵ درہم = ۱۴٫۸۸ گرام

استار: ۳۱۵،۴۲ حبۃ = ۶٫۴/۷ درہم = ۱۹٫۵ گرام

اوقية الفقه: ۱۹۲۰ حبۃ = ۴۰ درہم = ۱۱۹٫۰۴ گرام

اوقيةالاشياء: ۳۶۰ حبۃ = ۷٫۵ درہم = ۲۳٫۷۸۲ گرام

رطل الفقه: ۲۳۰۴۰ حبۃ = ۴۸۰ درہم = ۱۲, اوقیہ = ۱۴۲۸٫۴۸ گرام

رطل: (دوسری چیزوں کے لئے) ۶۵۵۷ حبۃ = ۱۲۸،۵۷ درہم = ۱۲/اوقیۃ = ۴۰۷٫۶۹۵ گرام

من: ۱۳۱۱۵ حبۃ = ۲۵۷٫۱۴ درہم = ۲۴, اوقیۃ = ۲ رطل = ۸۱۵٫۳۹ گرام

وحدتیں	بذریعہ	گرام		لیٹر		دوسری وحدتوں کے ذریعہ
اکائیاں	صاع	جمہور	حنفی	جمہور	حنفی	
مد	۱/۴	۵۴۳	۸۱۵,۳۹	۰,۶۸۷	۱,۰۳۲	۱/۳,۱رطل=۴,۱۷۱درہم
صاع		۲۱۷۲	۳۲۶۱,۵	۲,۷۴۸	۳,۳۶۲	۴/مد=۵ ۱/۳رطل=۶۸۵درہم
کلیجة	۱/۲	۱۰۸۶	۱۶۳۰,۷۵	۱,۳۷۴	۱,۶۸۰	
قسط	۱/۲	۱۰۸۶	۱۶۳۰,۷۵	۱,۳۷۴	۱,۶۸۰	
مکوک	۱,۱/۲	۳۲۵۸	۴۸۹۲,۲۵	۴,۱۲۲	۵,۰۴۳	
فرق	۳	۶۵۱۶	۹۷۸۴,۵	۸,۲۴۴	۱۰,۰۸۶	۶/اقساط
ویبة	۵,۱/۲	۱۱۹۴۶	۱۷۹۳۸,۲۵	۱۵,۱۱۴	۱۸,۴۹۱	
قفیز	۱۲	۲۶۰۶۴	۳۹۱۳۸	۳۲,۹۷۶	۴۰,۳۴۴	۸/مکوک
مدی	۲۲,۵	۴۸۸۷۰	۷۳۳۸۳,۷۵	۶۱,۸۳	۷۵,۶۴۵	۱۵/مکوک
اردب	۲۴	۲۵۱۲۸	۷۸۲۷۶	۶۵,۹۵۲	۸۰,۸۸۶	
قربة	۴۰	۶۸۴۸ پانی	۶۸۴۸ پانی	۶۸,۴۸	۶۸,۴۸	
جریب	۴۸	۱۰۴۲۵۶	۱۵۶۵۵۲	۱۳۱,۹۰۴	۱۶۱,۳۷۶	۴/قفیز
وسق	۶۰	۱۳۰۳۲۰	۱۹۲۶۹۰	۱۶۴,۸۸	۲۰۱,۷۲	
قلتان	۹۳,۷۵	۱۶۰,۵ پانی	۱۶۰,۵ پانی	۱۶۰/۵	۱۶۰/۵	۵۰۰/رطل
کرّ	۷۲۰	۱۵۶۳۸۴۰	۲۳۴۸,۲۸۰	۱۹۷۸,۵۶	۲۴۲۰,۶۴	

(۳) طول وعرض والے شرعی مقادیر

شعرة البغل: ۰,۰۵۴ سینٹی میٹر

شعیرة: ۰,۳۲۰ سینٹی میٹر

اصبع: ۶/شعیرة = ۱,۹۲۵ س م

قبضة: ۴/اصابع = ۷,۷ س م

شبر: ۶/اصابع = ۱۱,۵۵ س م

قدم: ۴/قبضہ = ۳۰,۸ س م

ذراع العامة: ذراع الکرباس ۶/قبضہ: = ۴۶,۲ سینٹی میٹر

خطوة: ۳/قدم = ۹۲,۶ س م

غلوة: ۴۰۰/ذراع = ۱۸۴,۸۰ میٹر

میل: ۴۰۰۰/ذراع = ۱۸۴۸ میٹر

فرسخ: ۳/میل = ۱۲۰۰۰ ذراع = ۵۵۴۴ میٹر

برید: ۴/فرسخ = ۱۲ میل = ۴۸۰۰۰ ذراع = ۲۲۱۷۶ میٹر

مرحلة: ۲/برید = ۸/فرسخ = ۲۴ میل = ۴۴۳۵۲ میٹر

(۴) شرعی پیمائش

ذراع هاشمی: ۸/قبضہ = ۶۱,۶ س م = ۳,۷۹۴۵۶ میٹر مربع

قصبة: ۶/ذراع = ۳۶۹,۶ س م = ۱۳,۶۶۴۰۱۶ میٹر مربع

جریب: ۱۰/قبضے = ۳۶۹۶ س م = ۱۳۶۶,۴۰۱۶ میٹر مربع

(ماخوذ از معجم لغة الفقہاء، محمد رواس قلعہ جی، حامد صادق قنیبی: ص ۴۴۸ تا ۴۵۱، مطبوعہ دار النفائس بیروت)

عربی	اردو	انگریزی
نائب:	تصرفات میں کسی کی اجازت سے نیابت کرنے والا شخص مثلاً نائب قاضی۔	Representative
☆	مجالس نیابت میں مختلف شعبوں کا نمائندہ	People's Representative, Deputy.
ناظر:	نگراں، ناظر مدرسہ، ناظر وقف	Administrator
نافلة:	وہ انعام جو جنگ کے موقعہ پر امام کسی مجاہد کو اس کے حصہ سے بڑھ کر دیتا ہے۔	Superfluous.
نبی:	پیغمبر	Prophet
نسبة:	دو چیزوں کے درمیان رشتہ	Ratio
☆	فی صد کی نسبت	Percentage
☆	کسی مقام یا کام کی طرف نسبت کرنا مثلاً مدنی، مدینہ کی نسبت سے۔	Affiliation
نسک:	ذبیحہ، عبادت	Sacrifice
نسیان:	بھول جانا	Forgetfulness
نش:	ہر چیز کا آدھا، نصف اوقیہ کی مقدار= ۲۰ درہم = ۵۹,۵ گرام۔	Nash (A Weight =20,Drachms)
نشر:	اعلان، عوام کی اطلاع کے لئے کوئی اعلامیہ جاری کرنا	Advertising
☆	کتابوں کی اشاعت	Publication

عربی	اردو	انگریزی
نص:	اصل عبارت	Text
☆	ایسا کلام جس میں تاویل کا احتمال نہ ہو۔	Wording
نصاب:	اصل، مرجع، نصاب زکوٰۃ۔	**Minimum Amount of Property Liable to Payment of Zakat**
☆	حد سرقہ میں چوری کا نصاب۔	The Minmum Amount of Thett Liable to Cut The Hand
نصاری:	حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھنے والی قوم۔	Christians
نصب:	وہ مجسمہ جو یادگار کے لئے یا عبادت کے لئے نصب کئے جائیں۔	Monument, Idol
نصرانیة:	مذہب نصرانیت، حضرت عیسیٰؑ پر نازل شدہ دین	Christianity
نظام:	کسی باب میں مخصوص قواعد کا مجموعہ	System Regulation (Law), Order,
نظیر:	ہم مثل	Similar
نفی :	انکار کرنا	Denying
☆	جلاوطن کرنا	**Deportation, Banishment, Exile**
☆	بعض لوگوں کے نزدیک قید خانہ	Jail
نقض:	توڑنا، علت کے باوجود حکم کا نہ پایا جانا۔	Antinomy
☆	حکم کو توڑنا، تعمیل نہ کرنا	Cassation, Reversal
☆	اعتراض کا حق	Right of Veto.
نقیب:	نمائندہ، ایک فوجی عہدہ۔	Captain
نقیض:	ضد، مخالف	Contrary

عربی	اردو	انگریزی
نکاح:	وطی کرنا، ملنا	Sexual Intercourse
☆	عقد نکاح	Marriage
☆	نکاح متعہ: لفظ متعہ کے ذریعہ	**Temporary Marriage (Mut'a)ڈ**
☆	نکاح موقت: لفظ نکاح کے ذریعہ نہ کہ متعہ کے ذریعہ	**Temporary Marriage**
نکول:	ادائے شہادت یا قسم کھانے سے انکار کرنا	**Refusal to Testify or to Take The Oath**
نمو:	بڑھوتری	Growth
نهار:	دن	Daytime
نهبة:	لوٹ مار	Booty
نهر:	خون بہانا	Bloodshed
نهي:	روکنا، پابندی لگانا	Prohibition
نية:	ارادہ	Intention
نيروز:	مارچ کی اکیسویں تاریخ، اہل فارس کے نزدیک یوم جشن ہے۔	Persian New Year's Day
هاتف:	فون	Telephone
هجرة:	وطن چھوڑ کر دوسرے ملک میں قیام کرنا	Emigration
هداية:	خیر کی طرف رہنمائی کرنا	Guidance
عربی	اردو	انگریزی
هدی:	وہ جانور جو حرم کی طرف بھیجا جائے	**Animals for Immolation**

هرب:	فرار	Escape
هزيمة:	شکست، مغلوب ہونا	Defeat
هلاک:	کسی شئ کا قابل انتفاع نہ رہنا	Des Truction.
هلال:	پہلی تاریخ کا چاند	**Crescent New Moon**
هئية:	جماعت، مخصوص کا زر کھنے والی کمیٹی۔	**Organization, Commitee of Public Morality**
واجب:	ضروری	Duty
☆	فرض اور سنت کے درمیان ایک مخصوص اصطلاح	Obligatory (ACT)
وادی:	پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کا کھلا حصہ	Valley
واقعة:	نئ پیش آمدہ صورت	Event
والی:	حاکم، ذمہ دار	Governor
وثاق:	بندھن، پابندی	Tia A Bond.
وثيقة:	پختہ چیز	Trusty
☆	قرض وغیرہ کا چک	Voucher.
☆	قابل اعتماد دستاویز	Document.
وجدان:	پانا، حاصل کرنا	**Find What Was Lost**
☆	ایک مخصوص کیفیت جس سے آدمی فکر سے زیادہ متأثر ہوتا ہے۔	Affection.

عربی	اردو	انگریزی
☆	ضمیر	Conscience
وحی:	کسی نبی پر خدا کی طرف سے القاء	Inspiration
وداع:	رخصت کرنا	Farewell
ودیعة:	امانت:	Deposit
وسع:	طاقت، صلاحیت۔	Capacity
وسیلة:	ذریعہ	**Means, Instrumentality**
☆	ایک بلند مقام جو قیامت میں اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں گے	**Wasila (Honourable Station)**
وصف:	صفت	**Description, Attribute**
☆	علت (اصولیین کے نزدیک)	Cause
☆	حکم تکلیفی، مباح، مندوب، سنت، واجب، فرض وغیرہ (حنفیہ کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک شئی کے تابع چیز جو اس سے جدا نہ ہو	Circum Stances of Transatction
وطن:	رہنے کا مقام	Native, Country
☆	وطن اصلی، جہاں انسان پیدا ہوا ہو، یا مستقل رہنے کا ارادہ رکھتا ہو۔	Fatherland, Point Oforigin
☆	وطن رہائشی	Home Land
وظیفة:	ڈیوٹی، مسلسل کسی کام کی ذمہ داری	**Function, Occupation.**

عربی	اردو	انگریزی
وقایۃ:	ڈھال، تحفظ	Protection
وقف:	روکنا، اللہ کے لئے کوئی چیز وقف کرنا۔	Mortmain, Religious Endowment
☆	**وقف خیری:** کسی مخصوص جہت خیر کے لئے وقف	Charitable Waqf
☆	**وقف ذری:** واقف کی ذریات کے لئے وقف	Family Waqf
وکالۃ:	کسی کو مخصوص تصرف میں اپنا قائم مقام بنانا	Power of Attorney
وکیل:	قائم مقام شخص	Deputy, Agent, Proxy Attorney
☆	**وکیل مسخر:** مدعی علیہ کے غیابت میں حکومت کا مقرر کردہ وکیل	**Attorney (Inalitigation)**
ولایۃ:	امارت	Rule
☆	ملک کے صوبجات اور اضلاع	Province, District
☆	تصوف میں روحانی مقام	**A Favourite (of Allah)**
☆	قوت تنفیذ، ولایت اجبار	Guardianship
☆	**ولایت خاصہ:** مخصوص اشخاص پر ولایت	**Exclusive Jurisdiction**
☆	**ولایت مال:** جیسے کہ مجبور کے مال پر کسی کو نگراں بنایا جائے	**Tutelledes Biens (F)**
☆	**ولایت علی النفس:** کسی کے شخصی مسائل کا نگراں ہونا۔	Tutelle Sur La Personne (F)
ولی:	ذمہ دار	Guardian
ولی دم	مقتول کے ورثہ	The Avenger of Blood, Blood Heir.

عربی	اردو	انگریزی
☆	دوست	Friend, Intimate,
ولیمة:	وہ کھانا جو دعوت کے موقعہ پر لوگوں کے کھانے کے لئے پکایا جائے۔	Banquet
☆	نکاح کی دعوت	Wedding Feast
وھم:	دل میں پیدا ہونے والا خیال	Concept
☆	کمزور اعتقاد	Fancy
☆	شک	Suspicion
☆	غلطی	ILLUSION
ید:	ہاتھ، قبضہ	Hand
☆	ذوالید: صاحب قبضہ، صاحب تصرف	Upper Hand
یسر:	آسانی، سہولت	Ease, Facility
☆	مالداری، خوش حالی	Profusion, Affluence
یقین:	شک سے بالاتر علم، پختہ اعتقاد	Certainty
یمین:	قوت	Power
☆	قسم	Oath
☆	یمین منعقدہ: مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا	Promissory Oath

عربی	اردو	انگریزی
☆	**یمین غموس:** جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا	Binding Oath
☆	**یمین لغو:** صحیح سمجھ کر غلط بات کی قسم کھانا، یا بلا ارادہ جو قسم زبان پر جاری ہو جائے	Unconsciously Oath
☆	**یمین فور:** وقتی طور پر کسی بات کی قسم کھانا جس کی تعیین قرینوں سے ہوگی۔	Assertory Oath.
☆	**یمین مقیدہ:** کسی قید کے ساتھ قسم کھانا، مثلاً آج میں فلاں کام نہیں کروں گا	Aualified Oath
☆	**یمین مطلقہ:** بلا قید قسم کھانا	Unqualified Oath
یہود:	یہودیت، یہودی، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھنے والی قوم۔	Jews, Judaism, Judaic, Jew,

سب سے بڑا خادم

میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص زمانۂ حال کے جواس پروڈنس (اصول قانون) پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر احکام قرآنیہ کی ابدیت کو ثابت کرے گا، وہی اسلام کا مجدد ہوگا اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی شخص ہوگا، تقریباً تمام ممالک میں اس وقت مسلمان یا تو اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں یا قوانین اسلامیہ پر غور و فکر کر رہے ہیں...... غرض یہ وقت علمی کام کا ہے کیوں کہ میری رائے ناقص میں مذہب اسلام اس وقت گویا زمانے کی کسوٹی پر کسا جا رہا ہے، اور شاید تاریخ اسلام میں ایسا وقت اس سے پہلے کبھی نہیں آیا (علامہ اقبال)

☆ ☆ ☆

مغربی قوانین عالم اسلام میں

یہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہوں گے
نئ تہذیب ہوگی اور نئے ساماں بہم ہوں گے

نہ خاتونوں میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی
نہ گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روئے صنم ہوں گے

نئے عنوان سے زینت دکھائیں گے صنم اپنی
نہ ایسا پیچ زلفوں میں نہ گیسو میں یہ خم ہوں گے

عقائد پر قیامت آئے گی ترمیم ملت سے
نیا کعبہ بنے گا مغربی پتلے صنم ہوں گے

ہماری اصطلاحوں سے زبان ناآشنا ہوگی
لغاتِ مغربی بازار کی بھارت میں ضم ہوں گے

کسی کو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا
ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیر و بم ہوں گے

تمہیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبرؔ
بہت نزدیک ہے وہ دن نہ تم ہوگے نہ ہم ہوں گے

(اکبرالہ آبادی)

قانون خدا کا

سولن کا ہو قانون کہ آئینِ جمہورا
یونان کی حکمت ہو کہ ہو دانشِ روما
اللہ کے قانون سے کیا اُن کا تقابل
یہ نور کا تڑکا، وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا
فطرت کے مطابق ہے محمد کی شریعت
انصاف مجسم بھی ہے اور خیر سراپا
یہ کام وہ ہے جس میں بھلائی ہی بھلائی
اس بزم میں ہر سمت اجالا ہی اجالا
اسلام کے قانون کی ہر دم ہے ضرورت
جس دور سے بھی چاہے گزرتی رہے دنیا
الجھن ہوئی پیچاک ہے گمراہ مسافر
وہ ذہن کہ جس پہ نہ ہو قرآن کا سایا
تعبیر مسائل کی یہ اشباہ و نظائر
دنیا پہ ہے احسان گروہِ فقہاء کا
اس فکر خود آگاہ پہ اللہ کی رحمت
جس فکر نے ہر عقدۂ دشوار کو کھولا

انساں کے تراشے ہوئے قانون سے ابتک
دنیا نے یہ سوچا بھی کہ دنیا کو ملا کیا
اخلاق کی محفل ہو کہ انصاف کے دیوان
یہ بھی ہے پریشان تو وہ بھی تہ و بالا
یہ وہ ہیں کہ آنکھوں سے چرالیتے ہے کاجل
یہ لوگ بنا دیتے ہیں پیتل کو بھی سونا
اب ان کے ہاتھوں میں قیادت کی ہیں باگیں
مگر پھونک کے جو دیکھنے آتے ہیں تماشا
یہ بادۂ و شاہد کے ہمیشہ سے پرستار
یہ رند وہ ہیں جن کی اذاں قلقلِ مینا
گھٹی میں پڑی جن کی ہو تہذیب فرنگی
کیا ان کو خبر کیا ہے مشیت کا تقاضا
جاگو کہ نمایاں ہوئے پھر صبح کے آثار
اٹھو کہ بتدریج ابھرتا ہے سویرا
غنچے کی گرہ کھلنے لگی موج صبا سے
ہر طائر خوش لہجہ ہوا زمزمہ پیرا
ایسے میں سنادے جو کوئی سورۃ ''والفجر''
سینوں میں ہو بیدار ابھی صبح تجلی
دب جائے یہ باطل کی کھنکتی ہوئی آواز
گونجے پھر اسی شان سے پیغام خدا کا

(ماہرالقادری)